

کھنڈا ہنس کے دم رومار ہے
قضا علی جو شر اس کا عمل کی

بھرا اگلونہ رنگے چوئیں بور ہے • بہم بولس تر رومرو ہے
محہ میں شمر محبت کے بور ہے • قاتل سے بول کی تر آرزو ہے
مسل کے اریا تر سوج و سج ہے • اس قید خانہ میں کون کی آرزو ہے
تہا منے مع یہ شوق تری سطا لگا ہے • اکبر و معر کا یہ نظر عار سوت ہے
دو حو حلد سی تھر کتا ی کار کا ہے • برو میں گھر بنا کی تر آرزو ہے
بوج و ہر اعالیٰ روم و دیگر ہے • اس کا کو حیا کو جو یہ اسل میں ہے

شکوہ تھار صوف اتر اشر

کیا بھرتی ہے پار کی چھلور ہے

پڑھیں کوئی بوجھا لکے دل ہے • جیتے تیز رہتا ہر جہاں سماں ہے

حسرت تھا مرقع عالم کا + کون سے اور حوالات نہ تھے
 شراب رکھا ہر شے کا + تیرہیں اس کا مالک نہ تھے
 قدم دقت میں گر گئے والا جو + حشر کی کشتی طوفانی نہ تھے
 حشر میں اپنے کس جگر جان + قیصر کو ہوا تھا لیس تو دلہنی نہ تھے
 اس قدر کس اوج کی تھی + چاہے کس مرقع نہ تھے
 قبر لے کر کس کس خاک + عرصہ یہاں نہ تھے
 ویاختا کی گزرتا تھا + بدست ہر مرد و تھے پیمانہ تھے

حسرت میں جو گزرتا تھا
 ونگاہ باری خدائے تعالیٰ

تلاش قبر میں جو گزرتا تھا + کس کس کس جاگتے جا
 اوٹھائے نرم سے نرم جو چلو + قدم قدم پہ وہ رو چل چل

کہ اس کو مارا لیتا تھا مگر گاہ نہ اور لڑا ہوتا نہ چھوٹی لڑائی
 کھارتی ہر شے جالی ہم طلا جو شہر و ہمارے کس کوں گستاخانہ آتا ہے
 سالک مودے ہو گئے شہر عبادہ مصلح لعل کی باتو کا بیانہ آتا ہے
 تنقید کی قریب لیا تو کیا ہو گا کہ کہیں چھائی بہرے میں دلہ آتا ہے
 کیا چھوٹا شہر تھا تو کیا
 سب سے طلب کی کس سے رو لیا ہے

بارے محمد ملاقات ہو کر سے معنی میر تو سب طابع سر رہا نہ ہو جائے
 خوش احوال کے رہے پیر پاپا ہو خانہ دلیر ترقت نہ ہو جائے
 حشر کے دل ہر فکرم دگا ختم تاقی ملاقات ہو جائے
 حشر کے پر لگا حشر تاقی لکھ کر ملتا ہو جائے
 ائمہ سیرت کی ہے ملک کو یہ حشر کشف و کھفا ہو جائے

یاری ملے لیا دلے تو جی برلاو

شہر تاور کی سو گاہی کے ۛ رگت جو مقدر ہے مرگلا کے
صورت جو چشم یاری کی نظر غلام کے ۛ جیتوئے فی عہد مرگول جلا کے
لما او کیا نے سے خود ہو گل حادہ ۛ نالہ و حبیب و ہنس و رلا کے
و کیا تجھ تو سب کلا احار و شمع ۛ چھایا یہ سر تر و حلا کے
کلا حط من کا اکار یار نے ۛ افسوس تو کے نہ ٹہر و حلا کے
ہے بار بھلے برس آخار و کٹی ۛ لکاتے ہر سیا گاہ اکل کے
پرو نسر ماہ بزلے جانی عس ۛ عشق بار ۛ یا قوتماں غیر کی تیار و حلا کے
مرہم نذر نسر متا گدا لہاؤ ۛ افسوس کس کس لہاؤ کے
کچھ لے او سر نے جو بھلا شرف
چرو لہاؤ لہاؤ لہاؤ لہاؤ کے

لالہ کی جو سوسو سوسو محکوتہ درگاہ اگر خانہ عالم تر فلور لطر
مردم حیرت کو جو لوگ سیاہ کاسہ کو بیگ کا تھیما لطر
لو جان کا گاتہ جو فلور لطر لطر لطر لطر لطر لطر لطر
محشر کے سر آمدین تلامذہ دنیا میں گندہ سر جو او شوقی زفا لطر
مشاوقی بہا کی جو شوقی تاکا لطر لطر لطر لطر لطر لطر
مراولہا اندر دیکھا نہیں دیکھا پیر جانیں انیس مر سکار لطر
سے اوکا فلور لطر لطر لطر لطر لطر لطر لطر لطر
جی یا رجو فلور لطر لطر لطر لطر لطر لطر لطر لطر
انیس لطر لطر لطر لطر لطر لطر لطر لطر لطر
قسم کے گندہ لطر لطر لطر لطر لطر لطر لطر لطر
شہ قضا او کو سوسو سوسو لطر لطر لطر لطر لطر لطر
گندہ لطر لطر لطر لطر لطر لطر لطر لطر

نیز ایک سولہ ایک باطن کھجیا گیا + اتوار قاتل کا شہر آدرہ گئے
 کہ دریا دم نکلتا تھا خواہ خط سوا + بیس ہزار مر گئے جو آدرہ گئے
 رنگت بہت پایا تھا خود رفتہ بہت کھجیا گیا مانی سے تر آدرہ گئے
 لکھتے دریا بہت اوٹہ کھجیا تھا خجستہ کی تعبیر آدرہ گئے
 حقہ لکھا تھا کہ سیر ہوا فرج کھجیا کھجے کھجے دم سیر آدرہ گئے
 اس حال میں کہ رنگا دو ماہ گسا + اوٹتے اوٹتے سر آدرہ گئے

۱۰

بہت محنت میں آدرہ گئے + یہ عجیب ہے کہ سیر آدرہ
 تمام عمر میں کھجیا گیا + لکھتے دریا کھجیا گیا
 میں مالوہ میں السلام کہ درجہ روح خجستہ میں آدرہ گئے
 یہ وہی ہے جو کھجیا گیا + ہمارے درجہ میں آدرہ گئے

جولہ اس کا لگا کر تیرے گئے + جلد سے توڑ لی ہر شے کی دیکھ
رود مال کی ایک دھکی ڈوڑر چادر + ہاتھ لکھا جو مرا کہ دن دیکھ
انک سے اتنے لطف تیرے نظر کو + گریز حاکمی کو نہیں خود قدر دیکھ
رہا یہ سہوکارا کہ تیرے ہاتھ + ہاتھ نہیں کر سکا وہ اولہا لکھ
گدو دھکی سرخ پیڑ + ہن + ٹانگی دیکھ کر کہ شفق دیکھ
کس سے ایسا کہ تیرے سے سچا کہ + چوبیس تیرے سے سچا دیکھ
لکھ دیکھ عالم اولہا سر سہوکارا + رگڑ دیکھ اولہا دیکھ
حشر کو سر شہا کہ گدو دھکی + خیر ہر اتو رتے ہن دیکھ
رگڑ دیکھ مانہ لکھ دیکھ + اولہا دیکھ دیکھ دیکھ
دیکھ کہ تیرے ہو مٹر دیکھ + تیرے ہو مٹر کو اپنے دیکھ
مر لکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ دیکھ

اشتریتہ بندہ سر کو سے صلا کے

کسے پوچھ گیا گل کا خون مجھ ناٹا کے ہے دیکھ تو تیرے ٹٹوں کی تہہ سی صیاد کے
کسا حلق لمبھائی کسے فریاد کے ہے دیکھ اعلیٰ علم و سرچھیلی صلا کے
میرے ٹٹوں کے لبلی لکھ لو سی کا تھا ہے اسٹھ کا سر کو پر نہیں سے فواد کے
گل کھلا جو تیرے کجا سر کشتوں پہلو ہے نہ کر کے موجد ہو گلزار نے بنیا کے
جگہ ٹھہر محنت لگا دو لو و ہناتی لگا ہے گر ٹٹوں کے سر سے ہوا پر خدا کے
صویر میں ہی تر جوں کل ہر تصویر گہ ہے کیا مرقعہ پر پڑی گلشن ایام کے
سرفرو ہونا ہر آواش ہوا چھ ہے بیٹھ کر گردن پہکا کرنا سر خلا کے
گرگ پر باد کی دم بکھارے کو ہے کیا ملاح غبارت مولا ہر سر اسٹھ کے
یادنی ٹٹوں کے مٹا دو و صلی شکر کے جو ہے لکھتے ہر نام را بدلی مبارکادی
خنجر ناپید و کھتر گر ٹٹوں کے گشتی آیا ہے خود لکھا دم توڑنی تو سرا و گشتی

نور کی ٹکر سے حاضر ہو درگاہ پر پہنچا مہر بر او کو خبر کب ہو گی
 مار کی حق سیر شوق نروں پر یوں کا پہ پہ پہ جسم لگ لگ ہی کر کھو گیا
 گلہ خے کر جو خضانت تر جو شرمگی پہ رو بہا ر تر ای حب گ کب ہو گی
 صبح از نیند کی ستمی مورچے سے ۛ او سڑوٹ م سر سڑوٹ ہی او ہو گی
 حالت ترخ سر کی پسر عالم ہو گا ۛ جان و نیر کو دیکھ شکل مفک کب ہو گی
 ہجر سے سر پہ لکھتے ہو کہ دم دیکھ
 افسانہ محکوتہ تراش کر لکھی

کہ نہ نہ تو کہ نہیں تر تراشا کی ۛ ۛ کاف و فہم کمر سے ترقی ایسا کی
 دفعہ پڑھ کر انہ کو نے استاد کی ۛ ۛ ہو جہم قلب سے محو جہد کی ۛ ۛ کی
 عمر ہر حاضر محو یکیر و نا شا کی ۛ ۛ گور میں کے مدد و با اس اسد کی
 بچلا ہر چہ چہ گویا جو شوق پہ خوب کے آرا لکھی کے ۛ ۛ کی

بہو کر ہے نہ بہر خبر نے اوستہ ۛ اس قدر بھرتے سکر غافل ہو جا
کوزم جلد بھلا دھجے فرصت باو ۛ باخی باخی کہیں آنسو کے طلع ہو جا
دکھنا کہ جو تر تار کے حیرت سی ۛ چاہا نہ رہ مر ابلہ جائے تل ہو جا
تمغے ہم کہیں جو تو سر ڈال کی بولے لہو ۛ آبرو نہ رہی ناہم شکل ہو جا
جلد پر جا کہیں تر تمغے نہ گھوٹں برہ ۛ ہو نہیں جے جو ہم پشیمان نہ قادر ہو جا
آرزو نہ رہ بڑھی جا جا کر کام نہ ۛ جان نہ ہو جا اگر طلع نہ مار ہو جا
خون کی غنیمتیں گئے نہ نہیں دیت ۛ جھوڑا جس سے جسے دیہل ہو جا
جاو رکھنے ڈانٹنے نہ تر تبت برہ ۛ روشن باغ نہ گور کی سر ہو جا
ذکر سن کے جو خاطر شکے کا تیر کا ۛ صاف ہے جو ہو تو نہ بھلا ہو جا
کیا چہ تر نہ ہے اللہ واکبر نہ یہ ۛ قصہ طر کا کہ کہیں تو بسل ہو جا
خوش تر و نہ نہ پنا نہ جو حکم نہ پھر ۛ میر گنگ نہ پھر نہ اسل ہو جا

گدا کو اسکو بہ شوکر منڈان نہ رہی مگر محمد خاں سن مانند نقشب پانچا

کھنڈ شوکر کھنڈ ہر کوں محلو
فتر حوالہ کل پھر کھنڈ پانچا

دو ہفتہ کون کھنڈ کے پانچا اوکھا کھنڈ اوکھا کھنڈ

اولا لاتی بر بور کھنڈ کے پانچا کھنڈ کھنڈ کھنڈ

کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ

کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ

کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ

کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ

کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ

کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ کھنڈ

نرالد رنگے ان نازنیوں کی سیاست کا
 خاکو باغے لالہ کی پسونا پہن تہرے
 شہید نازمہن میں غرق ہو خونین ہو
 فرستے دینگے مجھ کو غسل میت ایک نرے
 گلونکو کر کی خدمت چہ صمد باغیانو کو
 کوئی ارمائی پہا سرور کوئی صنوبر سے
 کلونکو زکلف و کپڑا الی خواخارونکو
 پڑی اوس اس خزان پر حکم ہو کھنڈن سے
 سہی لاریب اپنی وقت کے اوس ہی مرد کو
 خدا بخیرے زبان دہی سہی تہا کوثری

مرا احمد دتا ہے نہواں لیلی کا
 شرف کفنا و غنونا کو مری ترے کج جاوے

خدا ہرے حور بادین شامی کی
 جہاں سر تو شاید کھیتا ملی کی
 تمام کمال و دل رابی کی
 خدا خوفنا کر کی محو کیا سر ملی کی
 چلے ہر نرم اوس کے نیاز کی ملی
 بہت ہے جو کھیر ٹھنی کو جامی کی
 سلام قیس کو سرا بہت کھنا
 جو تھر کے صحرے سر صامی کی
 ہر جسم سے بہا و امر سر
 کہیت یہ بھڑی چھڑ محو دست ملی کی
 زبیرت کو مریان نہ لڑنا
 تلاش کر کے کھلانا قیس عمامی کی

لہا کی سر نہ لکھا جس طرح ہی کہیں
 تو وہ اوپی ہوئی جہاں ہواں کہیں
 نیا جوں گزرتی گزرتی میں کہیں صبا
 سما کی پر محبتی لادی جو اشیان کہیں
 اور ادوں جسکی صبا دے ہن بدل کو
 نواب سو گاہ جو یوں لکھا ہن کہیں
 رہی کا مانع اوں مجھ نا تو انکی صیت کا
 سب کر سینگے وہ اکشت استخوان کہیں
 کہا تو زور ہو نازی سنی تو و جد کرنی
 ہر رہی میں مری دلچسپستان کہیں
 شکار ہوگی غدا دل لینگے غنیمت گل
 بہار ای ہی صبا و دیا غبان کہیں
 ستار ہی سن بکیرن اکی تربت میں
 عجب طبع کی قیامت کہیں
 صبا ہی خانہ دلیں تصور اس کل کا
 حوائی سجدا وارث اس مکان کہیں
 تپہ او سکونام سے اعلیٰ کے تفریح
 سلم گانہ لیا عطر عطر دان کہیں

جو کچھ چاہی تہا حق دوستی وہ کیا
 سرف مٹی مٹی اک اپنی مہر کہیں

بہار رفتہ لای ہی کٹھا گنہ گور ہی
 خدہ اجا ہی تو میری کج دین لو کجا غم
 تراز انو جیرا یا سو کی برکتہ مری سر
 ہم اغوش کو تر سیا با خدا بھی مہتر
 بہت دشواری و الینک زلف مغر
 خیر و کی حسیک اپنی دلچا نام نہی
 توی دیدار کا مارا تر تپا ہن دن ہر

غربت پہ میرا نزل رحمت کو خود کیا رو نیلگی ملک اس بحر سے دھکا
 جو چاہی تھی الفت شیریں وہ ادراک جان اپنی دیوی جسم فرما دی تھا
 دل رلف میں سر پہ ابرو کمان لکھنا سج تو بہی کہ سمنی کتنی بڑی تھا
 اندھ ہی نکالی طوفانِ غم سے دل کو افسوس ڈوبتی ہی کشتی کس لڑنے کا
 معشوقہ خبر جو میری دل کی طرح ہے اک دھوم اور سی سوس خورشنگی تھا
 طاعت تری سمجھی کرتی ہیں آغا عادت پر ہی سہی تسلیم اور رضا
 میری ہو سے تیرے طرہا نہو گا تم سونگہ کے تو دیکھو بواقی ہی تھا
 دنیا کو جوڑ بیٹا شاہو کلو تاج کشے باہر بانے سے سمت تری گواہ
 برہم ہی عالم فونے وہ نا پناہ خواہ جلد کی طلب ہے تیر میری لڑا
 جو کل صحن میں مسکا مرتجی او لکھو دیکھا جب روح تن میں ای عبرت ہو تھا
 ہیں دونوں جن نام صحرائیں بیلہ خلقت میں تہی جدای مٹی تہی ادا

غنیمتیں سر سبز ہیں لیکن تر ہو گئی
 ادا زاری بھی دل سے پیاسا ہے

تجہی قسمی جو رکھی قصاص تو با ستے
حمال نزع میں ای بی نیاز و کھلا دوسے
سرزد سوہن معنی خوش آریا ہوگا
ہمیشہ ناز و بوفے کر کی کہتے ہیں
بھوی ہی روح کو نادرہ آشتا کی تلاش
خزان کی قیادت کا قہر ڈالیا ہے
سوال و اصل کا ہا پر جواب صاف ملا
کمی کر لیا خاندان کا بنو نہ :
خدا ہی ہی کہ جو دریا سہا کی کوزہ ہیں
خدا کی سامنی زرقوں سے ہوگا پیر جاہر
غلبے کے موتی ہی عسرت اکیلی درختیں
تماری سن جو پر تنش کرونگا کہہ میں
غل کیا جی اوس غنہ زلف رفت نے

چری نہ روں اسی لطف سے گلو ستا
مری ہی دلی نہ ریحی ای آرزو ستا
زہی گی اوس میں عماری ہو کی بونیا
کونین میں گر کی ہی رہتی ہی آرزو ستا
مری یہ ہی ہی تمنا ہی جستجو ہے
خزان کا نام سن ہی کتا جو با ستے
ستم سہو قہر عی عای گفتگو با ستے
کلیہ چلتی ہی ہی سیکار فو با ستے
دنا سادل ہی سبت سے ہی آرزو با ستے
را سہا جو شید و غنی سے ہو با ستے
سوار کی غنی رکتا مقام سم با ستے
جگہ نہ رکھو نگا سجدوں سے جا رہو با ستے
کچھ آرزو نہ ہی اوس کے اوپر و سہے

شرف کو دھونڈہ جیو گاہ عالمی

سہا ہی جمع محشر میں جستجو با ستے

رہے

غافل نہ سمجھ رہی تھی مجھ اپنی جان تو
 اس دنی کے عہد سے مرنا قبول ہے
 بیدم پڑا ہوا سون ہو رہی مولو کے
 ستر ہوا یا رہا نہی والوں کا سو گیا
 ایا ترس جو غریب و تنہا پر مری
 دل لیکر جیسے بات نہ ہو کبھی کبھی مری
 سینچا سی تری دم کیلئی اپنی خون
 دیکھیں گے اب سکون وہ اکبر اور ہاکی
 پوچھنا نہ اونکو اس کے رحیمی نہ حشری
 اک ماتہ رسمیں پہا جو خوشی یاد کے
 کب دماغ دل کو میر کو لیا چراغ طور
 نسیم جو درد و لکھنا شکا یا کب شرف
 تقدیر لای بی اثری ہم دوا کی ساتھ

جرناسی تجھ کو دور نہ اپنی قصا سمجھ
 کشتی پر ابی جو خوش خبری دی ہے حسن
 اکون یہ واقعہ نہ ہی سوا سمجھ
 ای بار مجھ غریب کے اس کو دیا سمجھ

نکل بڑی سن اگر دُربازی اندھے چنگ جانی لبر ز سوتای جو جانم
 نشیلی چالی بر کرتی سن جو صحن آبی قاتل جگا دیتی سی کشتونکو تری ز قمارستانم
 نیا سودای مار ز محبت می جو بکنا تو اوس سودای کو داغ جگر ملامی سجانم
 نهن بستی سی قدر ز نزلت کج شیدا ریکا حشر ز کلا ز سی بهتر به دیوانم

مشرف ای شرفم موگی مولکی ز تیار
 خدا کی سہی مدد موگی اگر کھت کی مردانہ

ہم شبیہ یار ہی تصویریت اینہ + ہو گی سی یار ہی تسخیریت اینہ
 زانو نیر اوسنی رکھای او منصب حاص خلوت خانہ ہی جاگر نشت اینہ
 کہل گئے قلعی تو قدر اوسکی کشتی نیر کی خاکین سب بگسی اگر کشتیت اینہ
 طوطی و بیل شاکی کیوں بنای صیدا کاش دل کرتی لدا کچر نشت اینہ
 جاکی اوس خود بین کا قوت خود تماشای بونا بولتی سوئے اگر تصویر نشت اینہ
 دیکھی محکومہ جب چاہی اوسکی اون وای میں حیران خون نقدیر نشت اینہ
 جہانگشی جانا بھوس سودای حب زنگار غلی چپانی لگتی صحر ز بحر نشت اینہ
 زنی چہرہ کیٹل دہر کسد دی محکومہ شغل کونے ایسی کرون تدبیر نشت اینہ

اکدن بکد کئی کامراتیغ باریست
 ایدل سار طالع خفته جو جو نکتی
 حبابه چشم و دس سار یکا و یکنا
 ایدل ننگ کنگ چلینگی وہ اوری
 برسم وہ سو کی حجبہ یہ چو کی کتہ
 سونہا ہی واقعہ یہ قضا و قدر کی ساتہ
 سونہ لپٹ لپٹ کی ہم اوس سہ کبر ساتہ
 ادوری ہی الکی باغین کس کروفر کی تار
 رہتا ہی اتو طرہ گیسو کر کے ساتہ
 کیا کنگی لکای ہی دیوار و در کی ساتہ

لبتی دسویں غم حیرانے ای کرف

اوس بری تک جانین مگر کیا فائدہ
 جاکے گھر سے رشتہ نامہ میر پتر تاشن
 سو منن ای صیاد وہ بدل حسن کا جو
 کیوں ملی تھی تجھے ملی جواب ملتی سن
 حشر کیسی اسکا سایہ تجھ تک اسکا سن
 ماہ زندان ہی فضل علی کوی سن سن
 نرغین کیا ہی سی جوئی نو شوارد و یاد کی
 دہلی رونتی سو جانین جلوہ گرام جو ہو
 کیا بیٹھا تھو کیا اشد کو دوگی حباب
 مفت بین کہلین جوانی جانہ کیا فائدہ
 ایسے ظالم کی نمکائی سے خبر کیا فائدہ
 سرورش کرو پختی سے میر لبتی
 کیا حذر اب سے گیا نہا بستہ کیا
 گور بر باد د لکائی سے شجر
 قید و نگر ڈر ہی سو ہم جو سر
 دیکھی کرتا ہی اب کا اثر
 اچھی جوار ہی ایسے تمس جو
 باندنی سے صحن ناضی پر کر

کولہ ایجان جان بینی کما ہی تری عین کا
تشد کواذان کوسجدہ کونیت کونیت کو

شرف جو عالم ارواح سے ہی مانی

اجل کوسانہ کر دیتی ہیں اوکھی فضا کو

آنس افروز در ضبط نورای جانانہ دیکھ	شمع کی سربالی و جاننا ز سر روانہ دیکھ
عاشق معشوق کو دیدہ و خلوت خانہ دیکھ	کریا و سبہ ناخبر کما بارانہ دیکھ
بنم دنیا جو غافل کور کا کاشانہ دیکھ	حبیب رہنمائی سیت حل و فصل خانہ دیکھ
نہ سو جانیں بہن افراسیاب دیکھ	انکس کمل جانیج او سکی پریشانہ دیکھ
بہل سے قابض جو دراز فتنہ دیکھ	کیا ہم سر کی سر کا محبت روانہ دیکھ
شام رات سو ہمراہیل تریب دیکھ	تو ہی پروانہ میں چلی محفل جانانہ دیکھ
راہ کتر کر مرصع سے پیدا باگ جا	دل اولد و حاکم تیرا تو یہ ویرانہ دیکھ
بقولاری و لکی کتا ہون تو کتا ہر صف	اضطراب بلبل و بتیابی پروانہ دیکھ
تو جگارتو ابی خود عدم جسے نیک اور نول	امتحان سو جا شریب سے ملا ہی شانہ دیکھ
اکٹے دنیا سو سدا خاک اور انیلی نے	ای پری بیکرا اگر تو جانب ویرانہ دیکھ
صد مہر و صحت کا امیل ہو جو کج و شقی	کل کو خوشدل دیکھ لی بلبل کو بتانہ دیکھ
نعل سر جو درخیز بہن دین با تو سے	عاشقوں کا ای نہ خوبان جو ابر خانہ دیکھ

نشان انسا لکار تہا نہیں شہر خوشن
 ہماری انکھ بے پنی جو وقت غم کھل جانے
 کوئی تہا غم میں بدھ و بعد عالم میں تیار کی
 کوئی پرسان نہیں میرا خدا چاہے کین عین
 خدا عالم ہی شاہد ہی شہنشاہ کا قصد
 جمال ای یار دیکھد جاگن دینا سی خیرت
 خدا صیاد سے سمجھی اورادی اسکو دنیا سے

مسافر خاکین ملتا ہے نہ کی نرل کو
 خوشی سے دم کھتا دیکھ لیتی اپنی قاتل کو
 عجب عالم میں دیکھا نہیں جاکی اسکی لعل
 نہ ظالم ظلم کرتی بہن غم آنا ہی مائل کو
 کلیجہ منہ کو ایسا ہی موسیٰ جیسا دیکھو
 دم انکھ میں ہی انکا ہسل کر جا میری
 قفس کے گرد جبریاں رکھی سہما با خدا لگو

بیاؤ قبر کو دنیا کو جو رو مع دنیا
 کرو اباہ چل کر ای شرف دنیا و نرل کو

شہن وہ دہانیں لانیلی تصویر کی حریت کو
 خدا میں چکواں میں کیونکر اپنی قسمت کو
 قیامت کا حسین ہر نار و سوز قاتل نامی
 رہو لکھنا عمر ہر ممکن میں جس تصور کما
 تری حریت میں غنچوں فی گریبان پار وانی

کہ اپنی انکھ سے دیکھا کئی اس کی حریت کو
 کہاں دھونڈے ہوں کر کسی عطا ہو سکے
 اور دیتی ہو دل پر کشتہ کر دیتی ہو کشت کو
 لکھا باہی مری دل میں تری تصویر و قد
 لٹائی دیتی ہیں سہ سول اپنی اپنی رنگت کو

بی بی

بحالی لہو کی صلیب لٹھا
شہرت تھی تمہارا تو کئی
الکاح سے نفسی رک آگے
اشکو کی شہرت نہ نکالو
مجھ سے نہیں کا تو خیر و فادار
ای ماری شہرت و بلبل
انبوہ قاصد کو ہر جا کو گئی
کیا سال کرتی قمر علی خلدی
دم ہر جی آرام دی ای کوئی
نیکری تہا کی کہ رو بہ کی

دل و دھندہ دہا ہی ترسنا
جو کی بوجھ میں ہر صوفی و سیر
عز و ملک و بلا یا ہی جو ملک و دین
احلیو نسو اوڑنی سور و ملک
تیر و ملی بی پردی میں غنیمت
تیر ہر میں و ملک میں ہر میں
سبکی جو جو دی ہے کئی
منت مری محتاج ہی دنیا میں
ہوں تازہ مسافر ہی جو در
ہر شمع فی رکوع ہے ای جو

قاصد کو بھی آئی مبارک ہو وای

ہر دون میں شرف و منیو ہے کی

اتنا و نہایت گہلا مای نہ کو
جہنم ہی کوین سکڑوں جاؤ تو کو
کس طرح تہا لو گنا جو ہنوا
ناید کی سکو دلہا یا نہ دین کو

ری سوجا

سب سے سو دنی ہر اپنی طلبگار کو
 کر کا دھج جو صیاد گرفتاروں کو
 اپنی بگنائی مری طوطی رسول وی
 چدر بلبل کی جو صیاد کی فوجی
 مر صابی تری کج و کاکا کیا کسا
 مری صیاد کی اور خوشی گلشن
 جوڑی سوئی میں کو توں خوش کھائی
 کون تر ابریدہ پوشی جو ضعیفی غم
 دسوم سے گرمی بازار قمار کے جوئی
 للہ الحمد اوٹا پھول سے ملکا ہو کر
 متو کا بار اوٹا نیکی کی میں موجود
 چکنو کی تر اس مری دلچسپ
 موجود گلشن عالم کی مر کھائی
 جوئی شیر کو لیا مری مہال

بوی گل سبازندی سی باغی دلوار کو
 مشب راوڑ کی گئی دھوئی گلزار کو
 خم حرفوں کی دایع دیما یار کو
 یاس خسرت سرور سے سردار کو
 گلرو دلچسپ گلہ دینی میں سو حار کو
 خون بلبل سے لگا باغی دلوار کو
 گوشتن بھکی سلوانی ہویدار کو
 ۸ سالہ سال سے وہابی رہی کمار کو
 مری بوقتے بلایا ہی خرد دار کو
 مری مانوٹے لکھنیت دی یار کو
 ضعف دی سرب طام سے رخسار کو
 جیسے کشت میں ہم کہتی ہیں زوار کو
 سلوی گل میں ہوا بار کد خوار کو
 کاش خاتمگی کو دم میں سے تیار کو

سنبھالو دلو ذرا اپنی سسٹن

نرفہ آئی تھیں ہی فضا کرو

جان ادا شو گلوں میں
گفتگو سے سگ و غم دین کیونکر
بوی گل جس کے روئے صدف کیونکر
غم میں بلبل کی غمخاںہ چن کیونکر
کیونکر ابلوئے کبکبک نکلتی
کوئی صورت شہرستان میں
واہ ری خوشنوری اللہ کی شہر
حق کو ہی منظور اس سرور کی
عاشقوں کی جڑ دی ہر جگہ
باکد مانی نی دیا بس بڑی
پوری ہی گری حسیہ شہر
میرزا دل آری غم کی خبریں

نور کے صورت پر سے بہن کیونکر
لا جواب کا لقمہ کس کیونکر
پول سا مگر اسی غم ساویں کیونکر
جامہ گل او کی میت کا کفن کیونکر
جان کا عالم صدف کیونکر
مکت پران میں رشتاں کیونکر
اس لعل سے تصوف کیونکر
لالہ لہا زخون کیونکر
بیابا اس مانی کیونکر
پہر مرا خورشید کیونکر
اس شمع کی دھوے کیونکر
جل لے لے اتو سو یاد کیونکر

45

5.

تباہنہ تر دیوانو کی گون کا ہوا ہی شو کدیر لگی غبار و نگو
 ستمگر و لے سارے کار کر رہے ہیں ہر ای تھرو دی اللہ دوستدار و نگو
 ہوا جو کو غریب و سوسہ او نشان ثنائی کدائی نشان ہزار و نگو
 گلوئی کبیر تہا ہوا تو دہی ہیں لہو جو روٹن نو دیکھیں حکم فرما و نگو
 رستمی روضہ شویو پیر نہ کہ سدا بیار خوش جاہ گلوں کی رو و نگو
 اجل خوشتر خوشان میں لگی ہلو نہ ہم کو نہ ہجائنا صاحب دار و نگو
 طلب شویو ہر دفتر قیامت کے خدائی یاد کیا ہی کتہا ہلو
 نہ رکھو دیو دیر سے او نہیں محروم بڑی امیدی ہے امیدوار و نگو

شرف بقل ہی کو کون جنو علی عالم حق

جہت کی رو لین دوڑای سوار و نگو

کہون نہیں شاہ و شاہم سنگی بیان آرزو اسکی نیاز مند میں حو لہ سی حال آرزو
 اسکی مدد سی بھی ہم دلبر با نیاز عرشہ بکو لگی شوکت شان آرزو
 مار کا جلوہ دیکھتا سو گالہک ہمیں بوجھتی انتی مات اگر ہوئی زماں آرزو
 چاہ کی تجلو ہوئی مار سزاروں حشر میں دل میں ہماری دیکھیلی کھلی حو قان آرزو

ہم جس کو سونامی و چندم آہ کرنا
برای تو دیند نام دم کی آمد و کا
دعا میں مانگ کر تو ہم کو بلد مانی
خدا کو مانی دمی و کتو تو کھولہ دل
بیانہ بند کامی ہیں صرگائیم مارا کس
نہ مجھ میں ہوں سرنہ دل قابو میں مانی
سحر جیسی ہو کسلی حال رومی کی
ختم جام سونامی جو اعلیٰ دیو میں
جلاد تیرا او کو دیکھ لکھی ہو جو کلام
مجھ ہی لگتا ہے تمہاری سارا مانی
نگو میں سکونہ چوڑی سونامی
بجھا ہو ہم کو میں احوال کے

نہرو میں گھاؤں نہ نہیں کی ہر
ابھی تو دم لکھتا تھا ابھی تم سکرانی ہو

زخائی تو بلا دیا ہی حکما دل تلالی ہو
لکھ میں تم روم ہو کی آنی حال ہو
کے سائی ہو دیکھیں صلوہ تلالی ہو
سندھان اداں جو نہیں کلام نہائی ہو
ہمارا دل اولت دینی تو کم جادو جانی ہو
کلیہ برہم ہی پرتی ہی جدم بادانی ہو
ہر انگوٹھ کھوں ای تیار ہو جھلکا ہو
نہائی ہو تو عطر مشک کا دریا بانی ہو
لگتا ہی جو لوی حراغ او کا حکما ہو
کلیہ سے لکھی ہی تھا و کتا نہائی ہو
عجائز رنگ تلالی ہو لکھا ہو
بہت محظوظ ہوا ہوں جو مراد لکھا ہو

دشمن کسی بھی خاطر سرور ہونے وہ

اعوش میں آؤں محو فضا ہو

غل ہونی نہ بائی محی ہنساؤ وہ خبر

حب ہونہ ہنکار ہو میں ضد ہو

دیا میں لہان ڈھونڈتی جا ہی اویس

حسن سکھ کر گانہ سگانہ نہ بنا ہو

دلہاوی تھر اپنی رحیمی وارے

بلوای جمال مولاہ بستم روزا ہو

تم مالک و مخا ہوس نہ تریں میں

جاہو جیسے لٹواؤ نوازو جیسے جاہو

دامن کو چھوڑ گیا کرو عکس ہا ہی

اقا ہو مر رہی جو نصیر کی خدا ہو

رکھو نہ محی دولت در پے مالو میں

بندہ ہون تمہارا میں محلو کا ہو

مرا تو ہوں میں عالم ارواح سے ہم

لکھن نہ لکھلا صد کہ کم کون ہو لکھا ہو

سنائی محی اتی ہیں شاہی سطلجی

ای قند تو لگد نہ زندان میرا ہو

دل زلف نسل ہے حیرت لار تم با

کس بھکی باتیں میں شرف تیری سرا ہو

صوم لوگا اوکھا ملے انازل او ہو

گر ٹوٹ گیا پاؤں پر رہا قیامت ہو

ضبط کو کر موصوفائی فرستے ہو

صبر ک برداشت مارو دلائل غلو ہو

بی نیازی تم کرو اور آرزو میں اک

چاہی بھلو و فائیم بی مرو ہو

سبج

اہی ہیں یوسفؑ کیسے تیرے مکرناز
 ہن گل خولی گلابی پیرین میں ہم کو
 تو ہی منصف ہو کہ ہی ڈوٹوگ کھگو
 کرتے ہیں دم بازیاں قول و سخن میں
 ہم نہیں ہی قہر جسے چاہیں جانی
 بیہ تما کامل سور الفت کی فہم ہم
 سینی سہ عاشقی عشق کا چاری کیا
 ای نہ خواہاں کہری ہیں سخن ہر

ترک عشق عاشق کو پہنہ کہتا ای ترک
 جگو کہا میں مندر سچ و محسن ہم کو

طرح تری بار رساؤ گفتگو
 کرتا ہی زور تو نہی ایجاد گفتگو
 ایدل زباں ملا فی نہی بات نہی
 سننا ہنس کے وہ صلاؤ گفتگو
 کو چاہی وادوی کہندی افسار
 کجہ جانی میں طالع لب رساؤ گفتگو
 ویدار کی ہوس میں نہیں رہن تیرا
 کیا کر سچ مایع اشاؤ گفتگو
 دم ہندی مسیح کا تو رہے تری
 کیونکہ عشق کروں تری جس کلام
 لیونکر نہ کنتی اسکو خداؤ گفتگو
 لہجہ رولوب برنراؤ گفتگو
 بنیل بکڑی لائی تری صبا و باغبان
 دونوں میں سوئی سرتی میناؤ گفتگو
 کیا جانی کیا کلام ہی ظالم کی دعو
 ارواں بگیا نہ رہی یاد گفتگو

ہم نہیں ہی کہ ایدل اولی ماوند نہ جا
 سہا از سلاک عشق و میں میں ہم کو

ای خوش کریمانی بہ لکونکو سول جا	دکن دی اڈکنو نکا درم ابر بار کو
نہرم خیال و خوارین ٹوٹا ہوا	رو لو ارہا ہی جام جم
اتانی شاد شاد برسی کیو	کلش کا دیان کیو کلم
رستہ سی کی تہی گود غریبان رخسہ	لدا کٹان کٹان کٹان کرم
اوس چشم ترکی فیض کا جو یا ہی دل برا	جسے دیا ہی جیم چشم

کیا کی جیک جیک برتسا ہی ای ہر
کسے کیا ہی برقی دم ابر بار کو

مارا ڈالا ہی جو بچرم قضانی سکو	داو دینی کو بلایا ہی حذانی سکو
رنگی دیکھی ہم سستے میں اڈکا جلو	نچو دی نی نہ دیا سو سستے میں سکو
دل سارا جو دکھاتی تھی وہ خود ہی	آب دیدہ سن جو اتی تھی روکے سکو
نجد میں تسول و رست جو کبی محل کے	ای کلش کے سواراہ بتانی سکو
ای تھی عالم ارواح کے دی	خاک میں ملے جو رانہ قضانی سکو
وہ جود کی میں جو سہرے میں فریاد	انہک لوگ سن دیتی سن انی سکو
فلور ہی نہرم تھی وہ ری سہا نہ	نکاحوت کو سچا ہی بلدی سکو

اگاہ شرف تم سن اندکی خفگی سی

اس مرک مفاہات کو شہر دہی کو

سپٹ گیا الفت میں دل بُدلی ہوئی ہوئی

صدمہ ہمدردی باہد گر کیونکر ہو

صدمہ ہمدردی باہد گر کیونکر ہو

صدمہ ہمدردی باہد گر کیونکر ہو

صدمہ ہمدردی باہد گر کیونکر ہو

صدمہ ہمدردی باہد گر کیونکر ہو

صدمہ ہمدردی باہد گر کیونکر ہو

صدمہ ہمدردی باہد گر کیونکر ہو

صدمہ ہمدردی باہد گر کیونکر ہو

صدمہ ہمدردی باہد گر کیونکر ہو

صدمہ ہمدردی باہد گر کیونکر ہو

صدمہ ہمدردی باہد گر کیونکر ہو

صدمہ ہمدردی باہد گر کیونکر ہو

افسردہ دلی کیوں کرتا ہے شاد ہے بوجھو
 اس یاس کو میر دل برباد ہے بوجھو
 ظلم اوس کے نہ مجہ کشتہ میداوسے بوجھو
 بجرم جبری سپری ہی جلد دے بوجھو
 فریاد بونہن نام لکھا جانی گا میرا
 پیدا نہ مجہ کشتہ میداوسے بوجھو
 دیو نہ ہوں برباد ہوں دیر زینت
 اس لیش مراحت وطن آباد ہے بوجھو
 ہر بار جو ہم کو لکی رہی تھی ہنغار
 غم کو جگر آفتابا ہی صیاد
 دیکھا ہی ادنیوں پر روضہ کائنات
 حکام وہ طفلان برباد
 مردان حوٹے اسیری کا آقا نہ
 زنجیرین کیا دیری عدو
 کیا دل نے ستا یا ہی تو لکھی ہی ہے
 کیوں داو طلب ہے مری یاد
 صحرا میں جو کوری ہی کو قیس
 کیا دین نگرانی کو دما د
 کشتانے کسی شوقے کٹوای ہی کزن
 اس مہر کہ ارار کو خلد
 حبسوں کا ورق دیکھی لیلیدہ بیکار
 نقش ہی بہ کسی شخص کا
 بونچی حوریم قید کہ لدا ب اسیری
 ظالم نے کہا صاحب مباد
 کلکین نے کہا یا ہی رول جوجین
 برون ہی ہوتو کاہ
 جس جس کی محبت عورت ہی نکرن
 محبوب ہی کے بہ داماد
 کیا نذر جنون کرنے ہی ہوتا ہی جو سودا
 محبت ہی کے بہ داماد
 تحقیق کو قیس

لائیگی قاجو میں ہم ادس بادشاہ کن
 فوج جانبا ندگی بہت ہنو لشکر کن
 واری نارسو کل تک بارہا اگوں
 راج دھاسی کہ پلو میں دل مضطرب

دیکھتی ہن انا شروئے کوکستی ہن ہم
 غم ہر سیر کا جو سکونچ اسکو نہ

بہکدوں پسکی دکنجو تری یاد ہنو
 جیوٹ کتاہوں تو پلو کبی آباد ہنو
 حشر یا ہو جو لڑان دل صیاد ہنو
 میری نالی ہن یہ بلبل تری فریاد ہنو
 تمکو دنیا ہی بدھیمی ستم ایجاد نہ ہو
 دھوم اورای ہی اچھو تو جلد دھنو
 تم کرو ظلم یہ ہر وقت دعای میری
 اف کون میں تو یہ دل قابل فریاد ہنو
 اونکی آنکھوں میں ہر دن وہ جو نظر بند کریں
 قید ہر ہون تو بد قید ہون صیاد ہنو
 سوئی کل اقبو ہر تہی ہن کلشن میں
 اسقدر ہر کوی ادارہ وارنو ہنو
 مرغا والی جو شبہ ہن عدم ہن جاکی
 ناز کتا ہی یہ لیتے کبی لڑنو ہنو
 اپنی ساہ سے ہر کلشن میں جیک غائب
 دل لڑتا ہی کہ ہر کوی صیاد ہنو
 میری محبوب کی اندنی بیدا جو
 بولے یقہای کہ سایہ ہنو سحر او ہنو
 کوشی میری ہی ادلی تری فریاد ہنو
 اس طرح کچھو اندسے چپکی چک

سج سید

اوڑی پرزی جو ہو ہو کر کیا استین دامن
 سوئی حادہ سی کیوں باہر کر پیا استین دامن
 جنوں کی نام پر سہمی دنی فراد و محنون کو
 لٹائی ہوئی تنگی سر
 سہانی الفود کنگون سہرین زخم چوڑی
 رہی سرکون ہو بین تر
 سوئی ایسے تری حش کو زیبا با لودانی
 ہوئی حلد دم محشر
 جنوں کے پیچھے صحرائیں کو اپنی نکم سوگ
 پھریری ہوئی کا ٹو پھر
 پریر و جا کا صحرائیں انکوں کے نکم سوگ
 سخی دیوانوں کی اکثر
 خدائے بدوئی کی جاکی اس پر جو حش
 دم نکام محشر
 پریر و دل و دم نہ عوا کی نقاب چہ خوا
 سوئی میری و طالع ور
 سفید قیس کا انا جو صحرائی تاباں
 تو میری ہوئی گنگر
 وہ کلو حش کا شکوہ خوشی ہوئی پستی و
 کل زب جو ہر شب ہر
 جنوں کا سو گیا عالم پر جو دل ہار
 رہی ثابت ہر دم ہر
 نہ تھا خوشی جنوں حش کے سر پہ کا تھا
 کو نکامی میں ایک ہر
 ای سو گیا سودا جہان کو کس پر و
 سپہ کیوں پستی لگی کو کبر
 شرف سار تو سار ہر کوئی خوشی حش
 نے پرت ہو گیا در در کران استین دامن
 حش

کلیجہ بہت رہی غم کی ماری ہم نہیں
جب دنگو بار اچانک پھل اٹھ کر پیر
بچا ہی سہی بھئی کس پرورد کی توش
لیا تولدہ موہی کر کا جوڑا اسی ر
نفل میں یار کی خفیہ دماغ نہیں مکتی
مری طوق کلو کا قدر بدوانہ کیا جانے
نمایاں ہی جو اوسے نور کا لوسین ہی
شبہ اولسنی شہید ناز کی اپنی لکائی
گرام کا تبسین مونی لکی اعظمی نہ کو
سماہر دلے پوچھو تہ طوقا سری کا
حقیقت میں یہ جو پھول مر جا پاوہ مرایا
دل تیار کوئی کیا نذر قتل مونی کا
سجاکا ابر کو دست کی اسی نہیں لیتی

سماہر دنگو لٹکا یا پہا کی لکھلکھ
لٹائی میں اسے شوق اپنی اپنی در
گرا ہی کیوں گریبان دھجیا سو کھو
تہ دبالا کیا عالم کو جینے کی گریں
وہ کل تہا میں دفائی جو سوا اٹھو
اسے سہنی کا جینون رنگ سہنی گریں
کوی بدوانہ حلیکی رہ گیا شمع روشن
صوچا بولہو کی ارہی عور کی روشن
تور رحمت فیہ ایسا فرار از محبوں
یہ وہ زبور میں بچا ہی جقمعے لڑا
سہنی اتی بار رفتہ رخصت ککھل
کہ مرنی کی سوکھی رفتہ رفتہ جا پڑا
خورداسون تو پیر دن میں کس پائون

نہی انھوں نے کون کون گہرا چاھو

بار اتی سہنی لینا نذر ہارون بدرک

مشکلی بنی ناراشنا کو ارشنا کتاہو میں
 اسم اعظم سنکے عمام خدا کتاہو میں
 بکریا تو ہی تو محکوب ہی تجھی عشق سے
 گہیر لیتی تفسیری دلو دور کر
 ای فرشتہ قبرین عوجا و تم ہی ہوشیار
 بخش دی میری گنہ تو ہی کریم و کارساز
 ماتہ ادھار جو تبا دینا ہی محکوب ضرور
 منس ہی ہو تم جو سنکر میری تنہا دل
 ناز غینوں کی سیاست سی بجا لیا محی
 محدود و ارادہ قدر ہوں سوئی انسا نہیں
 گوشت زو جیوی سر لن ترانی کی
 اسی خوف دوس دن لو سکوکریا کتاہو میں

عشق تو یوسف کیا وصل کے تدبیر سن
 بی چوری ذبح لیا ہی محبی بہتانی نے
 حوا و دیہا ہی جس خواب کے تعبیر سن
 سین وہ سبیل ہوں کہ جو واقعہ تبکیر سن
 عشق بزار نے کشش کے بہت نیچر نہیں
 شیشہ دین جو او تر میں برزاد

حقانین سب از ان الفت کی دوا اچھی ہے
 ہم مبارک مرض جسکی شفا اچھی ہے
 خویہ دنیا و مافیہا کی نچے سیر ہے
 کوئی تیرے تیری محبت کو اچھی ہے
 اسی پری پکڑی سرکار عالیجاہ میں
 سب کہ اچھا سر غریب و نیر جفا
 دم پری جایار کا سوتی نفس میں سی تو
 ہوشین آغفلت اسی مرد خدا
 بور و زلالی عی رفیع کی ذرا غم
 اتنی چالکی سی اسی باد مہیا
 غم تو کتہا ہے کہ مانگو جان بخشی کے دعا
 سمجھ دل کہہ رہی ہے انجیا
 عالم اسباب میں جو ہے مگر وہی موجود
 کارخانہ میں خدائی کی قصا
 منزل ترستے ہیں سب کی توائی میں
 اسی حاسر کوین او تر تائی میں
 نوجوانی میں تھی کیفیت سار محرم کا
 ابتدا ہی میں مڑا ہے انتہا
 بھٹکرا غوش میں تار و سامان نہ کر
 جابے شرما باکر و بیجا حیا
 چاہی پر پیر حوزہ لوگ سے تو جسمیں اثر
 بی حقیقت جھوٹا ہو وہ دوا
 ظہر اسکا کہہ ہی مایں میں ہو کر اسی نزدیک
 تاشہ ادھار اس سے درنگی حنا
 دشمنوں کو شرمندہ کر دھا جات ایں شرف

فتنے سے نام نہاں ہر سہم قضا اچھی ہے
 خیر فکرم تری قدر تھی میں دریا میں
 مجلیا دشت میں بیدار ہو کر ل دریا میں

حشر کے روز تو عید ار سے دل خوشی اردو اج تک عالم ارواح سے غمناک سوئمن
 سار دنیا سے شاد ہے غمناک لوگ ایک دن سب کو مٹا دینا کا حکم ہوئی
 میں وہی خوف و فدا دلا ترانہ ہوئی سر بکار لگا کر قابلِ فدا کر
 نیر اکلسن میں جو غمناک سامہن دیکھا مشاق کل کو یہ غمناک سوار
 قول ہر اور ازل سے غمناک حیران کا لعل دلو کو ترانے کا وہ حکم
 نغمہ منبر و کرون بار کا بیل ہو کر پیر نہ جبریل کس نے طائر اوراں
 قول خاصانِ حذر سے صبر و پایداری تم لوگوں کو نور میں و پستار
 لا مکا میں ہر تمہیں جا کی کو فدا دریا اور کی بچو فدا دہی طائر اوراں
 تھا ہی لایا نہ کوئی بحریم کی تیری بار اس پیر اوراں سون و پستار
 بزم عشاق میں کئی ہے وہاں درگاہ موت کا سارے حذر کو سر پستار
 منزل کو رہی کتے سر پہ بیت میر وی نہیں سکتے سوارانہ وہ پستار
 بزم محبوب الی گامین کو دلا نہ سون لعل دلو کو فدا دہی طائر اوراں
 تو سہی محبو نماں مر عشق ہو نہ ہو عطر کچھ اکی لگا و جو کچھ خاک سوئمن
 خوشی عاشقے چہر نماں سدا کیا ہو گا
 اسی شرفِ جود میں گور کا خوداں سوئمن

جیسے دریا بس نہی اونکو سمارا پاس نہا
 تہی ہماری قدر جسے قدر دار کھلا
 اہی پری چکر ترا میری کاسی تم تک نہا
 سنج مویا فوس ماس غفرانی اریا
 بد مزاجی تو جو دانی فی سکھای ہر کونہ
 دشمن جان ہو گئی ہن مویا بی
 یار اذکلا نہا ایل پیر وہ کنوں نیلگا
 سو گیا آن ہے ہی اور نا کہانی
 بعد میری پیر کسینی بھی کستی اوار یار
 تہی محبتی کن ترانی ترانی ترانی
 باغین ہرین ہرین شہرین ہرین ہرین
 بند ہن کسجے قفس دانہ بانی
 تیری اور اپنی حقیقت جاکی عیسے کنوں
 شہینہ جب تک نہ سر نہر نہ صبط و کرا
 دلین طاقت نہ تر پتے نہی لیمیل کھڑے
 گور لیتی تہی جفا کاروند جفتہ نہی
 اپنی قدرت اوسمی دکھ دہی شہر ہمیں
 حال دل کو آتی تہی جفا صدا آتی جاتی
 ہوجا لیں مہمانی مہمانی
 نامہ شوی اور سچا مریا

دع دل دوسنی دیا تہا دلو سہنی کودا

اہی شرف اوس ہر شرفی نہا

بجائز ہم غائب کو جس تمام سمجھتی ہیں
 تری بندہ میں تجھ کو تیرے عالم سمجھتی ہیں
 رگ کرتے ہیں ہم دست نشین فقر کی
 سہر حواس کو دشمن ترقی اس فریب کی
 کوئی اور تہہ سمجھی تھی ہم نے کہ
 شہید ناز کو چریان لگاتی ہیں ہر پرہیز
 پہلے ہم کب پہنچتی ہیں کسیکے دویں روئے
 کیا ہر فقر و بیکس دو دل نے جنت کی
 فروغ انگسا درسی تمہاری خاکساروں کو
 بڑا ہی افسردہ دو دل اعلیٰ نیکی جوت
 سحر دم حاکم کلشن جو ہم باریک بینی
 کچھ جو خون جم جانایا دلکاشینہ کو ہے
 جیسو نہ جو انی میں سحر کی خواب کی
 جینا لگا دینے کی ہر جو غوغا فریب کی
 ہم دور اندیش میں حواس کو نشوونما
 ہم اپنی ہیئت کا کہہ کو ہم سمجھتی ہیں
 ہر یکہ کو کہہ کو نہ مقدم
 جل کے داغ کو جو یہ نہ خیرم
 جو ہن پر ہاتھ دل جانے ہم
 ہر جو خورے جاری وہ اکو ہم
 تری اگلی پر یہ کو ہم کی ہم
 سب کا دل کے کو ہی اتو ہم
 دنا کے دنا کو ہی نیر اعلیٰ
 کہ بیان کو ہر اہل گیسو ہر
 تہادت کو ملو نہ باغیان ہنم
 تو ہم زخم حواہ کا ادسے ہم
 کہ اپنی کہ میں اور وہ ملک
 ہم ایک سو ستر کی کو در کا نام
 ہر سوز میں غم اس بارے نہ ہو

خوفناک سوئی اور سکی مفضل کو دیکھو نہ ہوں
 فریاد کی سوس ^۳ اب کون دلو دیکھا
 چروانہ موہ رہی ہیں سیاری اسما پر
 معراج میں ہیں جو یا نادیرہ ناشتا کی
 تیری کرم سے عالم ایسا غنی ہوا ہے
 الفتن میں سو گئی سو دای سر فروشی
 ایل جفا کے توجہ بری عاشقی کا
 حسرت ہی تو عین یہی دیکھیں
 غصہ سے کہا کہی جو تہا ہی شوں سکو
 جو یا میں قاتلو عین معشوق رحم دل کا
 غمیت رفته سوئی مسافر منزل کو دیکھو نہ ہوں
 ظالم سے دل لکائی عامل کو
 ثابت نہیں کہے مفضل کو
 مفضل بارگاہ میں مفضل کو
 ملتا ہے نہ ہر دون سائل کو
 ہم میں اجل رسیدہ قاتل کو
 جو مرد ہیں مہم مشکل کو
 وقت روال باہ کامل کو
 اوٹھ اوٹھائی اپنی بار غافل کو
 سودا ہی ظالموں میں عامل کو

دیکھو نواہی شرف کمال فخر ہے
 دل لکھو دیکھو نہ ہوں دیکھو نہ ہوں

موسم کلی میں جو گر گر کی کہانی اس
 چل بے ملک عدم تمنی بلدا یا حسن کو
 روح تاری سوئی ترسینے ہنڈی ہنڈی
 سوئی اور جاتی ہیں حوض سو اس
 بادای تو غریبوں کی قصا میں اس
 باغ فردوس کے سو سے سو اس میں



بڑی روشنی آنکھوں میں دیکھ کر تم کو کہ اب تو صاف تمہاری فکر کو دیکھتی ہے
 شب اوس سے سوچ چکی رخصت اب اسکی
 وہ گہری راج تو ایل جیڑی لکائی
 کہ خود جیکی موی زخم جگر کو
 بہتی ہے عہد جوانی کی یادوں کی
 جیقت اب یہی دوسروں کو
 شب وصال سے تیرے دن تو رہا
 کبھی کبھی جو تیرا نہ سحر کو
 کسکو تیرے مودوم میں تمام سہن
 روارو میں ہیستہ لہر کو
 ہلاک ہم نہ سہی سہی مرقع ماتم
 لہر جو خاک میں ملتی لہر کو
 دلونکو اونکی اور اتنی تیرے مودوم کا
 حوہ کو رادری تر جی نظر کو
 تہا ہی جانی کہ یہ حوال اونہن کیا
 جودم بدم مرزقم جگر کو
 جلد ہی لیکر تری نیم سے رنہ وں داغ
 غریب دیکھ ہم اصل کو رنہ وں

قرب ہے کہ کوئی راج اسی شرف سوار

جو ہم صفر و نیکی ہمشت پر کو دیکھتی ہے

وہ نازنیو میں کل سے نکار صحبت میں
 بڑی ہے با عین اور میں سا صحبت میں
 حنا جو بلتی بکافہ نکار صحبت میں
 جن سے نور کا انی بار صحبت میں
 قرب ہے شمعوں کی دیکھنی اندل
 کسے بلال کی بٹنا ہی بار صحبت میں

لہ الحمد تری چاہی کو جان من دل ہم اس میں ہم تن

سالہا سال سے مشتاق بڑا تھا میں تیرا دم کلکاتا تھا

اج کلکوا دی جبر سے خدا را چلیں جان من دلبر من

دل مرا اندر نہ نکلونگا تو پروردہ تہا ہی ہم اندر سر نہ

میر کا تربت یہ بہت سچ بہا شمع روشن مای محبت کے چلیں

کل وہ مرجا گئی اتھا فتنے سے سو کا کلشن لہلہاتے تہا چلیں

کلشنی افروزدی تھالی تہا بہر کلشن رنہ میں سر و سخن

سکلی خاک میں سب عضو تری کشتونکی خوب زیب ہوئی

فغان فغان نہ لوی نہ کسو دوا موفن کون پہنکا کفن

ستگو میرا یہ کیا درد جگر عالم ہو گیا ذلتی من دم

نبض نہ کو نہ کیا سو بندگا جی سن ای سی جای ذلت

جان کیا ہی جو کوی راہ عدم میں دم کی حال عبرت کا یہ ہی

زندگی ہو کہی رستہ سنہ جلتی رہن ایسے تہلے ہی گئی

ارزو عفو جبرام کی اشارے ہی پر گئی دنگہ مرجی

مای اس مروت سے محبہ نہ ملی جان من مہلت چشم دن

رخصت کلتانے سارے چستان : : ناداب جو غیب تھی وہ تو کیا
 معشوق کس کی کہ چھپتا غم کہلا : : ہم ہی جگر و دل پہ کل کہاں
 معلوم نہیں کس پر غم اور نہیں آیا : : ہر دم ہی نواجہ اج وہ جھپکا
 گہرا کی سوا جانا تھا بلوے رونا : : دل کو تری تصویر سی سلا
 ذکر کی خوست کا تو کل پڑا نہیں : : ہم ایسے ستم دیدہ ہیں کہہ پا
 تو ہے محبت میں جواب نہیں ادا : : ہم ہی تو جگر سی بھی کیا
 صوا کی سی حسرت میں ادھی جنوں کے : : سنائی کی عالم میں گہرا
 سہ سے مری گہریا چلی اتنی خوشبو : : نزدیک کے باغ کی وہ اسی

اسی شمع لقا دل نہلا دنیا سرف کا
 پروانوں میں خفیہ کہن اسی میں

ممکن اوس ایسے رو کی جی تصویر کہاں : : صاف تو یہ ہی کہ ایسے مری تقدیر کہاں
 شکر کی جا ہی کہ دل میں معشوق سوا : : میں کہاں او قدر اندر ترا تیر کہاں
 تذکرہ عالم ہو سو ہم کا ترستی کیا : : سو کی جیت پر اوس خود کی تو کہاں
 تن بدن کا جگر خوش نہیں کی جانوں : : سو کہان قید نیلای جگر نہج کہاں
 تمہیں نصف جو ہم کرنا نہا حق سوا : : واجب الہم کو ملتی ہی ہم تقدیر کہاں

و دنیا میں جو تباہ تاج تاجان معلوم نہیں سنا وہ کہاں

عبرت کا محل کہہ نہیں اسے اب گورین ہی ہر نام نہیں

بلبل کے قنان پر خندہ زنی عین چون نے جو کی پروردہ ہو

ایسا بار حین و غمزہ پر نہ ہے کا بخیر انجام نہیں

و دیر کی سو کی تری جو ہیں ہی ختم او نہیں پر نفس

کچھ خدمت و فکر قوت نہیں دنیا کے فریے کام نہیں

تم قرین کون او نہ بیٹی شرف ارادہ کو اولام او

یارین وطن روتی ہیں تمہیں کچھ خیر نہیں کو انہیں

پری پیکر جو مجھ و حق کا پیر اس بنائی گریبان چاک کو دیتی ہیں لب و دامن کی

جو نہیں جا کجاں جو ہو رہو ہیں صحرا گلہ نکی شوق میں ویرانہ کو طلعہ کی

جنس عشق و محبت تہا نام جنتی طہارت سی ساری خاک کے ٹھرن بنائی

مرفع کھیتی ہیں جو تری گنج شہید کا تہ شمشیر تصویر کے گردن بنائی

دیا کرتی ہو تم حیل و بل زحاکو مسافر کھلی بون پہاں سیناں رنہاں

حسیناں جن پر خاتمہ ہی صابہ نہیں کا پٹا پڑتا ہی جو ہیں جو تیرا نہیں بنائی

تری گلشن جو دھونی راہی مٹی ہے
 کرو ساری مٹی لکھ کے پردہ سے
 ساری غلوئیں نوی مرد آتی ہے
 سہ دیا جو قطر اوسن عاشقوں کی مٹی کا
 اوسا کی ترنم سے غلوئیں مٹی جو لکھ جاتی
 وہ شکوہ نرم ہیں نہ سس کے پوختی مٹی
 ازل سے ہی بہ دو عالم میں رستی کو
 عروس باغ ہوی جاتی سن تار ادھر
 بیان ہی جس سے کوئی نہ پا سکی دم
 اوسا دلی ہیں اب کیا تم اپنی محفل سے
 کہ نئی دیکھ عنادل کو اس لکاو سے
 فریقہ رسی اس ترجی ترجی جھون کے
 سہاوی دفن کفن کے لبس کرو تدبیر
 یہ لپٹہ سمجھنے سودا یونہی رحم کرو

اجل رسیدہ سن مریدوئی مٹی ہے
 کہ میان سن تری ملائی مٹی ہے
 تمہاری سلو میں ہم حب ای مٹی ہے
 کہا کہ ہم نہ ملینگی نہای مٹی ہے
 یہ سوختی مٹی کہ اپنی برای مٹی ہے
 یہ کون سن کہ جو انسو ہا مٹی ہے
 اوسے چراغ سی ہم لو لکائی مٹی ہے
 جہن سن زکوة اپنا جامی مٹی ہے
 مزار میں ہی بیکس ای مٹی ہے
 ہم آرو سوکے کابھائی مٹی ہے
 عروس کل جو گنوگرے نہای مٹی ہے
 چہری کلیمہ سن اپنی لکاسی مٹی ہے
 خبری سی عین زہر کھائی مٹی ہے
 حواس کوک جنونین ادرا مٹی ہے

مراد دل خب کبی درو حدیثیں کراہی
 ہم اغوشے سی حب سی یارنی بدلتی
 ستری تصویر حب دہن دہنی اور ہاتھوں
 تڑپ تابہی دل تری حلائی یاداتی ہی
 تصدق تجھ پر حسن خدیں موعا یکا محو
 خذنت نازکی اند برادہ اسمین رتی ہی
 الہی مری اور او سلی وہ ہم اغوشے شہر
 سوا اسد صلیبہ اسپہ شہر سانسو نکا
 فی شیر لب مستو شانی کی زخم برداری
 برابر پنی بی بی دیکھا ہی یونکو روای

سر ہارون رونیکو ایسی سن زنجور سلو
 اوسیدل سی سوی سی بیکلی مامور سلو
 بیہا لیتی ہی منت کر کی محکو جو سلو
 چک جانا ہی یارب کس بریکانور سلو
 جگہ دیکھا تراد یوانہ مغفور سلو
 سپہ بابر دکن شہر یا کہ ہی مامور سلو
 کہ جسے دل کی حبیدگی مشہور سلو
 کہ اخرو دل عابد ہو گیا کافور سلو
 تسلط تو کیا دلیں موانا نور سلو
 خدا چاہی تو ایسی وہ رستہ نور سلو

مسلم اسکا ہونی شہر تہ سبر تلو
 پڑا ہی مد تو لے شیرت دل چور سلو

ہو کی ٹوای ہر زاد و نگر تصویر و عین
 پر لکھا و لکھا جو اپنی سی تری ترو عین
 جوت بھی حسن حسین کی کہ چکی ہی رگلی
 کی خوشی سنی سن جگر سوی زنجور و عین
 دھوم اور جانیگی اور سن مورخ و عین
 طور کی دوستی ہی کو تے تیور و عین

خون روتا ہر عین اباوی و دیرا میں
نسبتو عین میں جس بحر میں بکلا رہو عین
میں وہ مجرم کہ نواز ہی تری جیت
خاک سی جاک مع اسوں کے گیارہ عین

میں جاننا تھا نہ زکریا عمار او سکو

مردم ازاد جس جہنم کا بیا رہو عین

تری سو میں اگر الے کوزہ جان
یقین بر تندرہ جاوید میں جو مر جاو
سنہا ہی جسے پہ میں نے کہ وہ پروردی
پہ ازودی کہ دیوانہ ہو کی مر جاو
کیا ہی توفیق شاد دے گرداں وہ
لو میں تم مجھے بندو تو نکھر جاو
مہم عشق میں بارب کروں وہ جانبار
مری فعلی میں جس میں جان پہر جاو
کے کناہ کا یار نہ مجھو سوس رہ
عدم کو جاو تو دنیا سے بچ جاو
وہ دم دل میں جو جو میں کہو توفیق قاتل کو
ساری ورد کی اولے دوا یہ لو بختی ہی
ادب ہی حوالہ شکاری تو آرتو بوسا
سکے ہوں حیرت حلیہ میری مجھ پر
روانہ ساتھ حیرت سحر کی ہو کیا میں
جلوں میں بکد کو بخون دل تو پہلی کا
خدا ہی بوجھتی کو ای تو بک جاو
انزوہا کی کو جاو کہ بی از جاو
مجھے لیتی جلو ساتھ میں کہ مر جاو
نواب لی تری قربان ہو کی مر جاو
کہاں میں دھونڈنی الوقت سے ہوا
وہی میں جاچ کہ بتاں پر نہ سر جاو

کلمہ کفر نہیں ہے کہ سنا نہیں سکتیں

کدای دولت دیوار یار ہم ہی ہیں
 جھین نہ بھولو امید وار ہم ہی ہیں
 جو بندہ پروردہ نور یار ہو تم
 تو یہ ہی دیان ہی خاکسار ہم ہی
 شریک خاک غافل ریگی خاک اپنی
 بہار باغ کا گرد و غبار ہم ہی ہیں
 جگہ دور نی کی بھگو ہی طوڑ پر ہو
 لشکر میں بندہ پروردگار ہم ہی ہیں
 رزق شرف تری جان تدارک ہم ہی
 سپند امی ہی پردانوئی جو بتیانی
 اوپر ہی دیکھ لو تم بت پرست ہم ہی ہیں
 تمام عمر ساری نہ انکھ چپکی گئے
 حوائج مکرہ انتظار ہم ہی ہیں
 او نہیں کے بوسے معطر دماغ ہی اپنا
 وہ رشک کل ہی تو باغ و بہار ہم ہی
 لپٹ ہی جاو گلی سے ہماری خلوت میں
 اکیلی تم ہی سو اس وقت یار ہم ہی
 جہا نہیں تھی رخ روشنی تری پرداتہ
 امیدوار حیرانہ فرار ہم ہی ہیں
 کہی نہ لکھا اشارہ ہی بھگو چنگ کا
 جواب لکھی ہیں عابدہ لکار ہم ہی
 خیر ہی حسن پرستوں کو وہ نواز نیگا
 حوای لکھی ہیں عابدہ لکار ہم ہی
 عجب دورنگی لیلی و نہار ہم ہی ہیں
 کبھی نہ لکھا اشارہ ہی بھگو چنگ کا
 سر زار شکر کہ امید و حیرانہ ہم ہی
 عجب دورنگی لیلی و نہار ہم ہی ہیں
 کیسے تیر کی قابل شکار ہم ہی ہو
 نشانہ ناک کا کوی تو دل بچار ہیگا
 عجب دورنگی لیلی و نہار ہم ہی ہیں
 کیسے تیر کی قابل شکار ہم ہی ہو

مستوف کہ تھی ہن مرداغ عشق کو

ایسے جک دیکھتے سنن ایتا ہے

خدا پر ہم سے پر جو ضرور ہو گئی ہے

ہو تہا ہر کس زمانہ میں کہ تقدیر میں

قدرت سے حسن باریکا ایزد ہو گیا

ایمل دیکھا رہی لکھانہ نقابا

کس نے کیا ہر شرت دیدار کا سوال

کھلو اتی سو جو سوہ الما میں

اجا ہن ہی درویش از در عشق کا

دق ہو کہ مرگی اس ہزاروں میں

سچ کہہ نہ ہو اپنی تلوک صی قسم

نا شکر رہی کی سر کہ تقدیر میں

دل میں جگہ تو دی ہو نہ ہی قوی عشق کو

بحرین سہی بند کی اس جہاں میں

وہ وہ ہی کہ تری پسینے کی بوند

خوشبو زرد ہو لوٹکی مہکی گلزار میں

رخسے اطرط لکھاتا ہے جس

سہی خدا کی نور کا جلوہ نقابا

ہوا کی جا کی فطیح محبوب شریف

دیکھ اے دل صبیح صبح کباب

کیا حرا ہن جو بلدا میں تو وہ اہی کی ہیں

سعد دیکھو وہ جاسن تو اہی کمال کر دیں

ہم یہ کہتی ہیں کہ اونی کباب میں

کہ جنم یہ سن ہی ہو تری او وہ خدیں

محبتی دولت سرائی یازد کفایت بجا
 گهڑی چو گو گهڑی لبون خود و نشان
 خرامین خستجوگی کل باجم محبت
 صغیفی منی رسی گی میر خنوخوان
 نشان میرا شکی حشر لب خنوخوان
 زمین سے میرا سب کے طلبیہ گشتان
 غبار جو گدیگو نہ بکری صورت اگون
 رہا اس از نو میں متک و غیر کام
 خدا کی کارخانہ میں جو میر جمع محبتی
 لٹا سرتے موسوم میں بکار و اسرار
 عدم کی راہ میں ہر صغیفہ نونہ بانگی
 ملک انکی تعاقب سے سیرنگی نوحوان
 توفیق ہو گا اک عالم میں کس کی تصور
 یہ وہ ملا سرتے جو دین گریا نشان
 مری و کتو اور کی سیر پر کائی جایگی
 دیکھا رہی دیگی مشیر پر و کان
 تری شمشیر میں ظالم ایک کشتی
 کچھ دم میرا عالم شور و گمان

شکستہ چند فرس میں شکر اک سو کا عالم
 دکان رہا ہو میں اتنا سن ہر وہ جبار

چونکا ہوں جبکہ لوس کل کو خود
 بنیای تہوار ہر چشم سراسر
 جاتی کس کے دھنور میں اوہ خود
 لکھو ایسا رحیمی نے اپنی حساب
 تصویر وہ سو کی پرتا سونہاں
 لیتی تھی وہ محاسبہ غائب میں

جہانین قاتل عالم سنا ہی سنی حبیبؔ ترا دم پر رہی ہی پیر ہی شہر آشوبؔ

حضر کو ہم اکی عالم ارواح میں نوی کہ اتی ہی اجل کے پیر کی تصویرؔ

نہ ایکادہ ظالم اپنی منزل کو ہی کرناؔ سفر کایام دم تر ہی کون ناجر آشوبؔ

جال اپنا کی تو مردم دہ کو دکھاؤؔ یہ دونوں پیر کی تحریک نظر آشوبؔ

یہ سو کر نکلتی ہیں جودہ انسو ہی رونانؔ الہی کس جاوے سوتا شر آشوبؔ

میر سوئی کا عالم عالم ارواح میں رہناؔ کہ مردم اب یہ نہ ہی شہر آشوبؔ

کے محبوبؔ جس کے سر ہم جو جو جاوے
شرف ملک و جہانؔ دین جلال و انکس

حسن عالمگیر کا سکہ برائے شرف

مہر کی سی عاقبت فی دماغ ہمہ دلیس

تو نہ جس نرم سین کو سین کو غمی شکست
ای پری بیکر صفایم صرور محفل

خیری کون اج قتل عام ای قاتل
شوق سی خونیر نو یکا سانی میل

زندگانی کا ہر سا کرگی چہ حاصل
کیا یہ مشکل فن حریف کھیل

اس قدر لہا جو پروردہ ای ناز حسن کو
کیا مری انہن تر دیدار کمال

کل میں خوشیو لڑو دلیس بریزادو حسن
روح عیال بونے کمال فاضل

میں نہ مانو لکھتا رہی دوزخ فہاش
چپ ہو لہجہ چہ ہو قافو میں دل

کدوہ عاتقی میں جا دینی بخشود
شوق سہت کا تھا قصہ کوئی سائل

خاک کشتہ کی تیری ہر چہ کی رشت
کونسل کل ہی شہید زکا لہو سائل

میر کا دلیس لہی ای سیدی محمود
اک طعہ جسم کی کشتہ چہ محمل

حضرت توحید منی سی یادیں
ہم ہی میٹھا نگی تم پر ہم کمال

یارِ محاسنِ انبیا و اولیاء اللہ
 عصارہ کے ایک یاد کنی لکھی ہے
 نیم روت بہ کسا حادہ اچھا ہے

ہی ہر اک سنگینہ کا خون شری میں	کون تھا وہ جس کے پر لگی ہیں میں
کچھ رنقشہ میں خود مری خونریز کا	رنگ کے بدلی ہو ہر ہر دیا تصویر میں
شام کو دروازہ دراز لگا کھینچا	فضل بڑا ہی پر دل میں رہتا ہے میں
حق تعالیٰ ہم ہی خدایا مٹھی تھی	جاں پہی بڑی کھینچا کی تصویر میں
دیکھتا ہوں عالم او یا میں جس حال	خوف و کیف شہی میں جس حال تصویر میں
ایک دیا لو کی جو دیکھی برفانی	کس قسم کر ہی چھٹ عالم میں شہنشاہ
محو ہو جانا ہی تم سوتی ہو جس کے حکم	سحری باتو میں یا عجاری تقریر میں
دیکھ کر او کو جو میں ترا ہوں اطمینان	خون او تر تا ہی او کی دیکھ تصویر میں
دل دیا ہاں میں او کو او پر اوسنی جان	صاحبوہ کو تو قصیدہ تقریر میں

اوسنی کلن کے موقع کی جو کی لکھی تھی
 بولی کل الی لگی لکھو تہ تصویر میں

جنگل
 روح

خاک اور چاہے ستر اواد و دیوای نیمجہ سیکلی واک حیدر لئی ہن

میں صبح بیا بول اللہ کے حاکم میری نسخہ کی لئی حکم انہوں نے ہی

یار تو بسا صحت علی آوارہ کو گوشت میں مسافر صبر لئی ہن

اس طرف کہ غم کی طرح دہری میں جانہ نہ لگا انہی وہ لہر لئی ہن

نہ اس کے سر فخر یہ قیامت لئی ہن ناکے حکلی رگ لکی سی کمر لئی

کچھ شکاہ سر سزا دہی لاری کا مختار ہے حاصل آئے ہر لئی ہن

میں نہ ناپا علم صراط خواہیں اناھی بیکہا نہ کو بھی مافخو وہ لئی ہن

نہ اس کو صبر عبادت اور کمالی تبصر حکلی کا مکو وہ لئی ہن

اہستی میں حوزہ ملی و لیس کی لئی اسلی جو میں سا کر نہ نکہ لئی ہن

نقدیامہ و بیعام کو ترسایاھی بھیجی ہیں نہ خبر اپنی نہ خبر لئی ہن

دم لعلی میں گلچہ لہو جاری سالس لئی سری نقدہ لئی

غل لکری ہوئی تو ہستی میں نہ خبر لئی ہن جان جان چند نفس و مہ لئی

ہم وہ شہر کہ جو خون جگر ہم نہ شہر تار بھی موی خراہ لئی

سامنا کرے جس جھوٹ گلا کا تر باوشہ تخت رواں برائے لئی

جواب فیما ۛ کبر و ۛان ۛنوع ۛان ۛنوع

رفانی کی جو خبر ومانیں سنیں

خروج خمس و قمر و عاں شمس و عاں شمس

نمودند که هر دو دانشمندان

اگر امید کروں میں سے کیا ہے

طاف و اس اگر و غل میں ہو سکتی

نہیں ہو سکتی
کوئی سہاں سہم قتل کی

خفقتن من مری و تصویر

گرمایان غیر جوئی و امیکس

سید احمد علی شاہ صاحب

تعداد ۱۰۰

سید محمد علی شاہ

[Handwritten signature]

رولوا ای یار محکو گنهار کرین
 اعلیٰ بین تر تو یوں مر دامن
 امید وصل سنہی تو صد نہ کم ہوا
 کیا درو جا گیا جو دو اکا اثر نہیں
 دیکھو ہی دماغ دلکشی نہ کم ہوا
 یہ بوی اور سر سبز عراج سحر نہیں
 تنہا جلی میں مولا عشق جلی میں
 خالی صفائی قد کے سیر عشق
 فاضل کی راہ دیکھ لی دم تر نہ کیا
 ابدل قضا کو ال دی ہموں میں نہیں
 نیوکر بیان نہ ایک کروڑ تر اے
 سو کا مقام تو کر منزل فر کو نہیں
 رہا پس شگای حبس و تکلیدی وہ
 بی گن خون تر نہ مہم ہوگی نہیں
 اعلیٰ جسک سر میں مری ترقی حس
 پیش نظر ہو تم جہی تاک نظر نہیں
 یار و ملو لطف آنکس جھان میں
 اوس شوخ کی کدھر کو تھوڑا نہیں
 منہ نوذر میں رتوع و سجود میں
 طاعت کا فاضل ایک کوئی نہیں
 ہر یوگی باس و بس سوسل نہ بچنی
 سودا جو مول نون نہ محبی درو
 راہ عدم میں نہ رگی سری سوا
 چڑا تھیں نہ جو پور ہم نہیں
 خلوت ہر ای یار میں ہو کر کیا کوئی
 وہ نیک و حق نہ ہوا کا نذر نہیں

مہ جویم لوں کہ گھر ہو دور دور	ایدل جو عاتدہ روئے قابل ہونا
دم راہ ذوق خویش تہا نہیں	اسیری طرب ہو جو یہ منزل کو
کوئے خبر دلہ کروں انہی اختیار	راحت میرا تیری ہو مشکل کو
اک سی پوختی ہر آتش بکلی	مستوق ماویا رکے قابل ہونا
دید میں را عشق میں اوں نام	ناچاروں نہ توئی سالی ہونا
مائی جگر کی رخم میں نہ توں گما	ہل تیری با عکا ہو عا بل ہونا
اسکو منع کرتی ہو اچانہ اوں گما	یہ تو ہونہ مالی میرا دل ہونا
شاہ مجر حال دلہاؤں وہی	نظارہ کاہ ہو متحل ہو گیا

مرحول و دیگر شرف اس بار

نہ نہ ہو کر سب محل ہونا

ناچار ہو غم اسیری اندہ کاروں	پیلوئے لکا کوچ سر سہاہ لہاروں
دم سہرا مہیاں ہو کھلتا ہی	جسٹا سر عمر سہرا مہا ہواہ لہاروں
تو نے اندر اوں مائی نہیں ملے	ہر دل خبر اور تیری جہاہ لہاروں
توں میرا گدڑو نہ رہا راہ میں	ای لی تیرا رطل ہی نہ تھا لہاروں

کسمین شہن خدا نہیں نفسا نہیں مجھ کو
محبوبت اخلدال کے دادا دین میں

زنجیر کیا بننا رگاسو دار کو تری
عبرت کے ماری لگا ہے حد او میں

اللہ اپنی بند کو دیتا ہے چکی داد
اور اسلمی مری مرنا د میں شہن

برگ و قضا چھوڑی گوی کہیں جہاں
جا عارف کے عالم اچھا د میں

سکھلا رہا ہے مجھ کو فرشتوں کی صحبت
خوبی شہنیت میں غم لو میں

کل تا جو میں تو رہیں نہ تبا بے ناک
بلبل سوہن فابو صبا د میں

کس نقش کر نظر کا موجود نہیں تو
نیرنگ کون ہے راجا د میں

کیا وجہ ہے جو بلبل و گل میں نھاں
کیون بول جا ہی فخری و شہنشاہی

ای شرف کی مقصود کی مراد چار
 ولہ ری حوی قسمت کی مراد چار

بے رستی ہن جہول اپنی انی رست	راہ کرتا ہن مشتوق تیر باد چرست
خدا معلوم حصہ ہی مرا کس غفلت	نہی رست دیا و ما فیہا جو قسمت
خوابین نظرانی لگانم اوکے صورت	صفای نہ بڑھایا سوا ایدہ حیرت
ازل سے پوش سونا سون دلا رست	پہلون سو پونہ کار میں دنیا سے کی باغیت
رہن ہم اور تم اک جادو خال سونہ خلی	کرو ایسے لدا میں سمیع تصویر سوا
جو مرغوب خدا ہر حصہ فرای اسکی رست	نما ہری قسمت کی محرمیت توکل رست
تہدین اذوق میں سجدہ میں رست	نما سچا نہ میں سر جادو کی اوسکا
لیا ہی میرے طفل اسکا کون رست	مجل حیا پہ رکن ناہم کی رحم توکد رست
الہی خزانہ طلب سوتا ہر خلوت میں	دل لدا سچا ہر صورت سے اپنی شوق رست
خود کرتی میں رنگ امیران لغت ہمار	محل عشو میں جو خوشنما خولکا ہمار
نسل و ن میں ہوا اک بلی کر کلزار رست	خدا ہی وہیکر نہ ہر صبا میں چہا ناہول

میری پوری شوق کے دونوں انگلیں ہاں میں
 خدا جلی کہ دم نکلا دی الکا کے حیرت

منتخب

مرجانی لکلی کے تری انجمن سی ہم
 جاتی ہیں اوس کریم کی مایں کفن کی
 بیل شبنم چمن با جو مجلس چرس سی ہم
 حلقہ کا لطف اوتھا نیکلی اسن سوچ سی ہم
 مخلونہ روٹو یاد اسے خوب جان لو
 عیسے کو جس نے سچا نفس کیا
 خلوت میں لیچلن گئے تمہیں انجمن سی ہم
 کیونکر سینہ وہ بات تمہارے دین سی ہم
 قاتل کا ظلم وجود فرستو نہ کھل گیا
 حسرت جو ہو گے حسرت کی دن وصل یار کے
 زنجیر نہ سکتی تھی یا ہم حاشیر سہی
 برسوں جیسے مرتے تھے لے لے کی نام پر
 یا دل سے نہ نیکس تار کفن
 کوتاہی میں اپنی روح کو از توں
 بنجو دیکھا تھا سوز تباہی فی العذر
 العت میں جان دینگی جو نہ لے کیا لیا
 بول اکسین ہر دی قبر کا مٹی نکال کا
 مرجانی لکلی ہر رنگی نہ اپنی سخن
 روح اٹا جسم میں تو کس گور کی
 چشم سیر کیا جنوین جو یاد ای
 صحرائیں خوب دی پیکر برن
 حسرت تھی مری دن و فرج میں شہدائت

مجبور سوہا کی نکلی ہیں اپنی وطن سے
 حق و حق کا ادھس جوت و خطر کہہ نہی نہی
 بیخیر ہم وہ زمانی کی خبر کہہ سہی سن

تری در سطحی جانبہ کسینگی ہم ہم سہای ہی دلیں خدا قسم
رہ عشق سے رہتے ہیں کسینگی قدم بہت اپنی ہی صدق و صفائی قسم

مری پرزی اور ڈائیگا اگرچہ تو کل زخم سے کسینگی عشق کے بو
کسینگی تیرا تری تو رگڑو گلو مجھ تری ہی حور و صفائی قسم

مرام جو یار ہی بوجہ رہا ملین تاجون تجھی لقب سے مرا
مجھی کتی ہیں کشتہ باز و ادا تری عمرہ ہوسن باکی قسم

دب گور اگرچہ حور ہی میں ہوں مگر ایہ دلی صفائیں ہوں

ترا محو خدا ہے خدا میں ہوں مجھی اپنی ہی عشق و وفا کی قسم

کسی ظلم جو تم سے وہ میں نے سہی مری انکھوں سے رگون سے اترک ہی

کوی عشوہ و نار اب رہے نہ رہی تمہیں اپنی ہی باز و ادا کی قسم

سب عیر میں اب کہ جو بند ہو تری رتوں کے یاد دو چند ہو

مری سانس اور لہکی کند ہو مجھ تری ہی رتوں و وفا کی قسم

تری چال نے حشر بیا جو کیا تری خوفِ حشر برا یہ ہو

ہوی جاتی تھی روع بد میں فنا مجھی اور روزِ حشر اس قسم

مرا اہو نہیں چون ملو جو دزد اسے دیکھو تو زکیم ناما ہی کیا

روانہ ہو گیا وہ ہی کنار کش ہو کر غبار ہو کی جو بیٹی کے عذار سی ہم
 ہم وجہ ہی کہ ہو خوشی خوشی خدا کی سامنی جائیگوں ہن مزار سی ہم
 اک اور شرفیات میں ای شریک ہو گیا

کفن کو ساڑ کی کھینک جب مزار سی ہم

کیا ہے سو نکو مری فریاد کے کیا کام اباد رہو تم نہیں برباد کے کیا کام
 جلنی میں ہی سو روانہ تری اونی کے میں صلیب پہ ماراں اور میں برباد کے
 کیوں ساڑہ اپنی کے جگر کس رہی سایہ ہن جھکا اور ہن نہ ہو کے کیا کام
 ظالم کا گندہ مری گلشن میں نہ ہو کا ہوں بلبل سدرہ محبی صیاد کے کیا کام
 انشا و محبت کو برہوں کیوں کیس کے الہام ہو ہی محبی اوستاد کے کیا کام
 سنجس گشتش سے تری تصویر جانی مانی سے غرض کیا ہمیں نہ ہو کے کیا کام
 جبکہ جیا غم کی ساڑ اور سپہ گرای پیر جان دی شیریں تو فراد کے کیا کام
 تسکین جگر قوت دل غم تو ہی ہی سدا اسی یار بکلی میں تری یاد کے کیا کام
 دم بہر میں قضا کو کئی ہی ساتھ ہو گیا شیریں تو لیا کرتا ہی فراد کے کیا کام

بحر شرف کون ملد کالی کا میرا

خوشی میں نہ ہوں مجھے جلد ہو کے کیا کام

ظالم فی مری در کوچه بانه ای شرف

سٹ مشکی مینی مفت عین کی اپنی جان

ننگوہ کئی راضی برضا بی کیا کام

سائنس یعنی کونین حکم ہوا سی کیا کام

بوی گل خانہ صیا وین لیتی ہی

سالہا سال میں لکھائی صبا سی کیا کام

شاہ خواب ہی ہو گوی تو بھی کیا

سلطنت ہی جو کسی کو گداسی کیا

دوم ساری خدائی میں ہی رحمت

بیر میان بھی جو و جھاسی کیا کام

ایتوا کسیر کی دل نہ ہو کس ناتو

جاشنی موت کی جگہ ہی تو دوری

حشر کا روز ہی برش ہی کیا روکی

راج دی متقیون نگو خدا سی کیا کام

تو کمری حم مری روح ٹری تو تحلیل

چاہی خوف خدا خوف قضائی

تندرستی ہی عرض کیا ہی خوشی کی

سو جکا وعدہ برابر تو شفا سی کیا کام

تیری بندہ میں طرفدار ہی رحمت

مطمئن میں ہیں تعذیر و مزا سی کیا

گلشن سی عرض کیا ہی صحرائی ہون

سو کی عالم میں راہوں تو قضائی

کیون او نہیں یاد کریں ملک عدم میں

جوڑائی تو عزیز و رقا سی کیا کام

جلد یا روحی سنجی دوری میں

مشوق فردوس میں دنیا کی سودی

شرع جانید و خطیبی لپٹ جاؤ ہی

جان جان سو کی ہم آغوش جاسی کیا کام

وہ کون ہی کسی سچوں تری خبر کھلی
بلا کسین ہی ہکا تابی میری غفلت کا
سنا ہی سنی کہ ہی بی نیاز و بی پروا
فرشتی مانگی بجگو یوں میں وہ صبا
لگا ہر کی جو دیکھا تمہاری بھل کو
از کسی یوں کسی سیریدہ نشتر کا تزاری
بجاریے جو حقیقی کی جانب آئی ہم
جو مجسمہ گزری ہی حاجت نہیں کیا کنی کی
پیرائی روح جو مدغمین محکو جنکائی
عجب حکا بہلا وجہ یا ہی غفلت ہی
جا نہیں آئی ہی ناویدہ آشنا کی فٹی

کسی کو ہی تری گہ کا نہیں تھا معلوم
جہان کی خاک شون بجگو سیریدہ جا معلوم
تو افسانہ ہی بجگو ہوا نور معلوم
خدا کی فضل میں ہی کشور و ف معلوم
چار سمت ہوئی قدرت خدا معلوم
مرضی ہی وہ ہی کہ جسکی نہیں وہ معلوم
لگاہ کی تو ہوئی شان کبریا معلوم
خدا در تھیں سب حال ہی میرا معلوم
کھلی جو آئے ہوئی شاہ لاقتا معلوم
جا نہیں آئی کسی کو نہیں قضا معلوم
بیان وہ آئینگی کسوقت ہو گیا معلوم

جنوں کا جوش ہوا تھا یا نہیں ملتا

کہ ہر چلی گئی گہر سی شرف خدا معلوم

اللہ ری ناز حسن ہوا رک حیات تمام
استی میں ملکی ہی جو دو نشتر

باقی ہی امتحان ہوا امتحان تمام
دم دیکھی لوٹ لیکھی عمر روان تمام

رہتی ہیں گرویش بر نراد سیکڑوں
 رکھ موم می خدا نین جیسی شبا کی
 صیاد تو کر لگا ہماری جو کچھ ہی
 دل پر پڑا ہی تیرے صغیفی کی رنج کا
 صحر کی سیر کرتی ہیں اس عظم و شان ہے ہم
 عالم میں عشق کرتی ہیں دوسری حوالے ہم
 سمجھنے کی دوسری کو سوا آشیانے ہم
 جب کہ جب کی جلتی ہیں جو خمیدہ کمانے ہم

نیم ہی فراق میں غم بھرانے ای شرف

منہ سے لے دیکر لکل آئی جو کھانے ہم

شمع نرنگی تر کو یہ میں ای بار قدم
 اس قدر کرتی میں کو تر ہی بار قدم
 مینی رہا ہی رہ عشق میں ای بار قدم
 ہم کو اس عالم ایجاد میں کیا مطلب تھا
 مر مٹی ہو کر عشق میں ڈھنکی الی
 دست شفقت سے آواز نہ جسک ہوگا
 روس کی مٹکا ہی نگہ بان میں
 تنگ پوشاک کو جانوں نہ گریبان باروں
 کس طرح روٹھنے کی جلی جان میں تیری تیرے
 سر پہ لٹی آئی تو سر کا میں نہ رہا قدم
 چلتی میری سی پان میں ہی نہ رہا قدم
 ڈنگا ٹنگا نہ میرا کسی نہ رہا قدم
 دیکھنی آئی تھی ہم ہی تیری ای بار قدم
 منہ نہ دیکھائی پٹائی جو وفادار قدم
 گر کی قدم نہ چھوڑ لگا لگا قدم
 تا ب طاقت ہی جو رہی کوئی ہمار
 پہنکدوں سر سے تو ٹکڑا نہ رہا قدم
 دل گرفتہ وطن آوازہ گرفتار قدم

گردن پہ پیرہی چھلکی کھولیں ہاتھ کو روکا
 مانع نہ بھی ہو تم پردہ میں اولت دے دیا
 بی جرم و خطا مومن خط بھی نہیں پڑا
 خود قیدی الفت میں تو بھی میں تم جلا
 کیا جاوے حشرم چاہوں ملتی ہی ملے کر
 بسمل نہ کیا توئی بی موت کیا ہم
 ہی کس کا فرستادہ تو اس سے لو لیا
 مشتاق مومن جس کا وہ شکل کہاں ممکن
 لازم بھی تم تکو الفت کی پیروی

یہ کام ہی جلد کیا تاخیر سی کیا حاصل
 کچھ ہی نہ سونگائیں تقریر سی کیا حاصل
 رو کو ہی جری ناحق تکیہ سی کیا حاصل
 دل بستہ کامل مومن زنجیر سی کیا حاصل
 مسند یہ جو بیٹھیں تو قیر سی کیا حاصل
 صیا دیر ہو خون پھر سی کیا حاصل
 ای دل بھی ہوتا ہی اس شہر سی کیا حاصل
 ہو گا بھی یوسف کی تصویر سی کیا حاصل
 تم اپنی طرف دیکھو تغیر سی کیا حاصل

مہبت سی شرف کی تم لکھ نہ رہے ہو
 مٹی اسی دلواد و تشہیر سی کیا حاصل

ہمدرد اسکو جانکی شور و فغان ہم
 صیا د کی عناد سی بی خانمان ہم
 کڑی میں غم غلط جبر میں کاروان ہم
 آگاہ ہی ہوئی نہ کہی آشیان ہم
 پیر رہتی میں لیٹ کی تری آستان ہم
 دیو ہول مانگ لنگی کس بی باغبان ہم
 گلزار میں گذر جو نہ ہوتا بہار میں

حسرت کو تیری دیکھنی والو نکلی عین
قدسی ہوئی عین آگنی ہم باشندگان
قدرت خدا کی رنگ داغوں کا ای شرف

ہی اک عجائبات چمن بوستان دل

شمیم گل ہی ہووی ہزار کی قابل
دماغ جا بھی ہو متبوی یار کی قابل
فروتنی جو نہ کرتی تو رنگ کب جھتا
خالیسی تو ہوئی ہی سنگبار کی قابل
۱۲۔ بھی بلایا ہی اوسے کدہ کروں سجدہ
خدا فی جگو کیا وصل یار کی قابل
یہاں تک آجکا مینی تو رستہ دیکھا
کہ آنکھیں بھی رہن انتظار کی قابل
ہمارے دل پہ ہی اک تر تم لگا مینی
آگنی شکر اوسے سمجھی شکار کی قابل
تمہا ر شکل جو دیکھی تو دل ہی محسوس کیا
حقیقتاً مین یہ صورت ہی مبارکی
شہید باز ہوں ہوگی مری غبار کی قدر
یہم غارہ ہو ٹیگاروی لگا رکی
کسی حریف فی ایسا مٹا دیا محکو
کہ میری خاک نہ رکی غبار کی قابل
خونگ لیس کیا ہی جو سیس قاتل فی
یہم تیر ہی میری دلی شکار کی قابل
جہا خن و ہوم نہ ہو کر ہو کی داغوں کا
یہی زمین تھی میری مزار کی قابل
بہلا ہوا کہ ہوا دفن تیری کو جہن
خدا کری تجھی صبر و قرار کی
مراد آئی مبارک ہو داغ عشق این
کیا ہی رحمت ہو روگار کی قابل

ایسا شگوفہ یارنی جوڑا بہار میں
بابل گلو نسلی گل موی گلزار میں
چوڑا اسی خدائی نی اسی خدائی کو
رحمت تری ہوئی نہ گنہگار میں

روکا ہی نارسائی نی ایسا شاہن
اقتادہ ہوں جو پہلوئی دیو لڑی
روبا صبا خدا کر غنسل شفا کری
سب دہوگ ہوں تری عمارت میں

منظور ای شرف جو ہی یوسف گامی
گفت و شنید کجیو بازار میں

معتوق بی نیاز کا گھر ہی مکان دل
کیا منزلت ہی شان الہی شان دل

بیکان دل کا دل ہی ہی زبان دل
سو فارسی موت ہوا ہی زبان دل

قصہ ہی درخیز بڑی سرگزشتی
ای یار ہی بیان سی باہر بیان دل

دو ملکی بوجہ اوٹھالیں تری عشق کا
دس واسطی جگر سی ہوا ہی قرآن دل

ہر گل فریقہ ہی سیم وہ عندلیب ہی
جو غنچہ ہی چین میں وہ ہی آستان دل

بیابانی و فراق نی جو روٹ کی
صبر و شکیبائی نی بیابانی میان دل

دیکھی جو جہلمانی شب وصل کا چراغ
فورا سسک سسک کی کھلی آبی جاہ

کشتہ ہی کشت و خون کی نشو و فراز کا
گلگون زمین دل ہی شفق آسمان دل

فریاد کی جو یوسف کعبان نی جاہ
ہم اوس فتن کی عشق میں ہم فغان دل

ہوگی کرباہ وفا کی پیر سی جھوٹ
 رکھی گی واما ندہ بندہ نہ لکھ لکھ
 بھل دی وہ چوڑی تم ہی جلو گری شرف
 روٹگی عیسیٰ لب ساغل کہاں تک تک
 لاتی ہی تیغ یار ہی کیا تازہ چلکی رنگ
 دستک لاتی ہی بیار گلستان او گل کی رنگ
 متصف جو ہو وہ بکھی باری کی رنگ
 بہرہ دی عین شعرو عین کس کی رنگ
 یار یہ برق طور بیلا دی کلیم کو
 یسا جگر جگر کری اونکا تل کی رنگ
 کس کس ہما می ہی لیا ہی چل کی رنگ
 مسند کی کا تم جو دیکھی ہو ماتہ ملی رنگ
 سنی لگا زین عین میں او چل کی
 تنک تنک گیا ہمیشہ زمانہ بدل کی رنگ
 اب ہی شباب دیکھی کوئی آجکل کی
 عاشق میں ہم جائیگی بی زور ملی
 اکثر تو گر پڑا ہی حنا کا پھسل کی
 کیا کیا کہلی میں یار تھی مل کی ملی
 دوسیر گلو نکا کم نہیں تو یا چل کی رنگ
 یاد آ گیا ہی کونسا اسد شہید باز
 آ یا گلو نکو پوش جو فصل بیار میں
 شیرنگی مزاج ہی اونکی نہ چل سکا
 طفلی میں گوج مزاج میں شیرنگی اونکی تھی
 پوچھنگی ایسی یار کی دمن میں شکر
 اللہ ری صفای کف دست یار کی
 نازک مزاجوں بہ تر سی رہی میں گل
 اللہ ری نازکی کہ وہ پتی میں کروین

برسونین جانگنی کی شکل سوئی آبی
نکلا ہی دم ابی تو تھا اترتا رات
کچھ قفس میں ممتو بیدم بڑی ٹپکن
یعنی میں بستنی سی پولونکی مارا تگ

دم ای شرف او کڑی سوئی کی بجری سن

سکنا تو دل چکا ہی سر پر ہی یارا تگ

بڑھی گا زلف معنبر ہی کیا زمانہ مشک
تیار ہوئی ختن میں ٹپکن کی شانہ
سنواری زلف جو او کی ختن میں شاطہ
دساوی خسرو تا مار کار خانہ مسک

پیم فرق حلقہ گیسو میں آور نامہ ملی
وہ مرغ دلکا نشمین پیم آشیانہ
نشیم زلف جو سوئی تو ہوئی آوارہ
تمام شہر بچا ور کمری خزانہ مسک

تمہاری خال سیم میں مناسبت کیا
ہمیشہ سنکتی میں اس بند ہوئی دائرہ مشک
بڑھی گی شانہ سی کیا قد نافہ
کہاں معرب گیسو کہاں لگانہ مشک

چیر ٹاکی زلف کا چلہ کہاں ابرو پر
اور ادھی نافہ میں تیر نظر نشانہ مشک
تمہاری زلف کی خوشبو جو کی او میں سی
ازل میں نافہ فی جو روانہ آستانہ مشک

کسی زلف کی ہونی ختن کو ٹوٹا ہی
مٹا کی نافہ کو غارت کیا ہی چاہہ مشک
تمہاری خال کی خوشبو کا حوت موٹہ
سنا کسی جہاں میں نہ ہر فسانہ مشک

شرف جو حسرت گیسو میں روتی میں

نزع میں سورہ یوسف کوئی لکھ نہ پڑے
دہم ہی نکلی تو مردوں سنگی میں فساد عشق

ڈبڈبائی مری سہکس تو کیا کہتی ہیں
دیکھو کبریا میں جھلکنی سیہ پیادہ عشق

ای شرف کوئی دلی مقابل ہو گا

ایک ہی ساری خدائی میں ہی مردانہ عشق

خاطر میں کیوں نہیں لاتی میں معشوق
کیا جس خدا داد پہ اتراتی میں معشوق

ہم عشق میں ہمیل میں وہ حسن میں لکھا
ہم چاہی والی میں وہ کھلاتی میں معشوق

اللہ کی قدرت نظر آجاتی ہی سب کو
جستان خود آرائی کی دیکھلاتی میں

کرتی ہیں ہماری دل تیا کی بی چین
ان شوخی و انعام سی شرماتی میں

شیدا ہوں کسی میں گنگا رن میں
بورا سطلی کنوا سطلی دھمکتی میں

دیوانہ تمہارا نہیں ستا ہی کسی کی
خود بخود میں جا کی او سی مہمکتی

ای یار تری کی خیر اغونگو ہی لرزا
کیا جس کا ہی رعب کہ تہرائی میں معشوق

خاطر میں مری آئی میں صحرا کو لبانی
رہی کو بیان جہاؤ بیان جہاں میں

جہاں ہی لگاتی میں حج و لیر تو وہ بھی
بسل کھڑے مٹی پڑیاتی میں معشوق

کرتی میں ہمیشہ مری نیکا تا صنف
کیا تا تہ میں کو کر بھی جہاں میں

مرتا ہوں تو کہتی میں صدی تہننگی
اب دل کی کہانی کی قسم کہانی میں

<p> سوز کی پہل جاتی ہیں انسا پہلی منزل کی طرف کیا کرینگے ہو کی مہشت پر عدا دل کی طرف خاص بندی تیری ہو جاتی ہیں سیال سبب جانانہ جاننا او سکی بسمل کی طرف تم ہو آسائش کی جانب ہم میں مشکل کی طرف آنکھ اوٹا کر ہر نہ دیکھا ماہ کامل کی طرف اک صفحہ میرا کلیجہ ہی میری دل کی طرف ہو رہی کیوں رجوع خلق عدا دل کی طرف اک نظر دیکھا تھا اوس ظالم کی بسمل کی طرف حسن انگیر ہی اوس مشوخ جاہل کی طرف شانجی پردائی ہوگی اوس کی محل کی طرف قیس اک یاس میں دیکھا ہی محل مستحق ہی دلیلی تو رہو نکا شرف میں یہ دو پردی برای نام محل کی طرف آئینہ ہوگی جو بھی لب دیدار صاف تیری تصویر نظر آتی ہی یواری صاف </p>	<p> ہی کوئی ایسا محیط اسی دل خدا کی راہ لیکھ کر صیاد کو عبرت ہوئی شش و درجہ مانگتا ہوں جب دعا میں کی آتی ہے صیغہ عشق پر پڑ کا ہوا اسی دل جو مستعد مری بہیم میں جان تم لینی یہ ہو جان جان حسنی تری اکبار صورت کیلی کوئی ہی اسکا طرفدار اور الفت میں حشر کیوں نہ رہا ہی کی پیدا کس خلاونی آتش برہ ہو گیا آتشو کبھی نہمتی نہیں فوج و لشکر کی حقیقت کیا ہی اوس کی سینہ مٹ بھی بیٹگی سائیک کی جو خاطر عشق بار رحم آہی جائیگا اگر جائیگا لیل کا دل مستحق ہی دلیلی تو رہو نکا شرف میں یہ دو پردی برای نام محل کی طرف آئینہ ہوگی جو بھی لب دیدار صاف تیری تصویر نظر آتی ہی یواری صاف </p>
--	--

ضعیف فی سہل ہی بجا میرا	سحر کا وقت ہی کو نکر نہ جملایا
دوبئی آئی سری شمع کو مغل میں	جلو میں کسی سروادہ کو نہ لائی
بہاں دل ہی تصور میں سگی گسی کی	کہ جیسی منی کا لیکلی جملایا
کیا تھا کسی محروم یہ ناز تری	نیم صبح معین ہی جو برائی
جڑوائی ملی خوشیوں فی ہول تری	ہمیشہ کو بکھن و قیسی جملایا
دکھا دوں شعلہ داغ جگر میں اونکو	نہ پر نگاہ میں سروانو کی سمانی
نہ فوق ہو گا مری دلی مقرر ہی	نہ در الفت پروانہ آزمائی
شب فراق کی صدمہ میں مغل و ناقت	لرز لرز کی نہ دنگوری جملایا
ازل کی دے ہی روشن سگی شعلہ	ہوئی ہی داغ جگر میں ہی نہائی

سواری شوق گل ہو گیا کنول دل کا

یہ آندہ ہی جہاں کہ صدائے شوق بجائی جرائے

کینچی ہوئی اجل دلی جاتی ہی سوئی	حسرت میں خرویں توں بروئی
عالم میں کرتی ہی حق و ناحق جو فصل	دروئی دہن کی یہ بکڑی ہی قوی
ایدل لبے لبے کی جہاں زخم کدائی	باس میں ہی دلہن جو میں مکیوں گوی
مجھ پر واکا زمین پر رہنی ہی لہو	کیوں یار ہوئی ڈالنائی آبروئی

محل میں تری ہو گئی بیکانہ دل

ہر بزم میں ہو جائیگی بیروانہ

دکھاتی ہیں محکوری دیوانہ

لی دیکھ جلوداری شانہ دل

سنتی جو کسی بزم میں افانہ

اوس گل کی شرف ہو گئی روشنی آئین

اندھیری رکھ تباہی خانہ دل شمع

فی الفور جلایا اسی والوں سے بلی

مفتوں خو چراغ رخ روشن کا ٹوکا

سب داغ شب بھر میں میں مٹی

بیروانوں کی کیا اصل ہی ان غول کی

بیروانہ تھاری رخ روشن کا ٹوکا

اوس گل کی شرف ہو گئی روشنی آئین

اندھیری رکھ تباہی خانہ دل شمع

درد کی لہو تری یا ربانی وقت

دیر تک یا جو میں ای یا ربانی وقت

مرتی مرنی خاطر اوسکی درد و دل

سبب رخصت گئی جاتی ہی رک سنا

نہیں آئی جاتی ہی سوسن توئی جاتی

مرزا کو کون گرواتی ہی محراب

کیسی سوسن جاتی موت آتی

جان دہم گشت رہا ہی سوسن جاتی

اتنی مہلت دی بھی ای جانفشانی

بیرخی تھی محکوری آرمانی وقت

اڑیاں گر گریں مگر کی با سبانی وقت

محکومے ڈالتی ہی ناتوانی وقت

ہو گئی زنجیریں شب خوابی کمانی

ای اصل کرتی ہی کون جگر خوانی

سنتی ہم نسیم اگر اوسکی زبانی

کبش کش میں تری ہی زندگانی

جان دہم گشت رہا ہی سوسن جاتی

عاشق و معشوق مٹی تا ہی ایسا مکر
جسکی بن مڑتی سر میں کوئی تدبیر
جان لیتی مین او کی دل خود تابی
ای مکرین آکی میری پاسداری

یہی ہی اسی شرف کج شہید امین بھی

کس قدر دشمن ہوئی ہی میری تقدیر خفیہ

آرزو ہی یار کا پیغام لائی و تھی
کوئیدم میں ہم نونگی ہوگا روٹنا
راہ کی جنت کی آخر دم میں کی موت
جس طرف کو یار ہوگا رخ مرا ہوگا دور
جان لینی میں شہابی اس قدر کی موت
دیکھنی آؤ حذر اتم ہی دم ہر کھلی
دم لبو میر ہوگا کلمہ میں ہوگا یار کا
قبض کین روچیں شہید و نکی جو غرر دل
جسہی دیکھی حکم کی مجھ میں سانس اور دوتا
مڑتی مڑتی آمد آمد نکی او میں محبوب

جسکی بن مڑتی سر میں کوئی تدبیر
کس قدر انسان کو ملتی ہی تقدیر
کس غصہ کی محبت تم کرتی ہو تقدیر

نامہ بریار فرشتہ بنکی آئی وقت
دیکھنا ہو ہو جو جسکو دیکھ جائی وقت
ایسے سبز باغ اسنی دکھائی وقت
لاکھ محکو قبلہ رو کوئی لٹائی وقت
درو دل ہی یار سی کہنی نیائی وقت
جمع ہوئی جاتی میں اپنی پیرائی وقت
جسکا جی جاسی وہ ہم بات آزمائی
بہول اون نازک ماغونکو سنگائی
آنسو و غم و سو تو نکی ہم نہائی وقت
کھینسی ہم او شہ عینی کو تملائی وقت

کیون جان اپنی کوتاہی شوق زندگی
 ای عند لب کیا تھی صیاد غرض
 بوخسنگی محبت کی نگیریں کیا شرف
 رکھتا تھیں میں عالم ایجاد ہی غرض

ہوئے کتا جو کرتی تھی ہمارے ضبط
 صد مہ در و حکر کا ہی بہت دستور ضبط
 کس قدر زخمی تھیں وہ خبر ہم جڑ کا گیا
 ہورٹا ہی یا رکی سرکار میں رنگار
 درد تباہی میں کیا ہوتا میری نگاہ
 صبر ہی آزر وہ خاطر آوری آزر ضبط
 کر چکی زلف معبر مشک کی بستی اوجا
 آجکی ضبطی ختن کی موچکا تار ضبط
 آفریں صد آفریں آفریں ای عند لب
 وادہ کیا نالہ کیا ہی ہو لی شکار ضبط
 جان جان لوٹا تو لوٹا اس دل پر غم کو
 رتبہ کرنا توں کسی مظلوم کا گھر بار ضبط
 کیا کرو گی ضبط اسی کو گئی نیم زہار
 دولت تکی کثرت سی ہی میرا دل غنی
 کیا گنہ مینی کیا ہی اس شب تباہی کا
 کیوں کہی ہیں اسنی مہری طالع بندار
 اہل حرفہ کو جو آیارم مجھ بودای ہر
 کر لیا اس بادشاہ میں فی بازار
 دیکھ لی قاتل ہماری تو فی جان بازمان
 حسین کی تحسے لیسکر کی تری تلوار ضبط
 لوٹتی ہو تم جی ہر جان تک جتنی نہیں
 دولت امید تک تھی ہو تم ای یار
 بر بھی افسوس عمل ہو تو اویا
 کی خزان فی دفعتاً کیفیت گلزار ضبط

جان بلیک غنیمت کوئی سورہ یوسف
دل ہمارا تو حسناں جان گری
ای سرور یہ روش کسکو عین
کیونکہ شہرت ہو خود آرائی سائیں
مول کوئی حسن بیچو گی گلوری و نکو
ہر روز زرخشاں حرم میں ہو بس و انوکو
عشق کی نشہ میں محمور رہا کرتی ہو
کچھ حقیقت یہی سمجھیں گی وہ پروانگی
بند رہتی ہی صبارتلی میں جس صحرائیں
خال عارض ہی بدلا منتک کو نسبت
کیونکہ میں دیکھو یہ بھی گائی کہوں
دمتیاں کر کی تو دیکھو کہی میری کا
ہر طرف مجمع محشر میں تھی کوڑھوں ہڈیا
کیونکہ اوڑھ کر تری محفل میں مرادلی جاٹی
جگر و دل کامری ہی ہی خدا ہی حافظ

گرمیوں میں مروت سسکی میں افسانہ خاص
عشق منزل ہی یہ کہتی میں سیریاہ خاص
نوش دارو بھی جو لبریری ہمانہ
خلوت آئینہ ہی ہی شانہ سی بارانہ
جان جان روح و جگر میں تری تیرانہ
خاص ہو گونگی لٹی جا لٹی بیجانہ
تیری متوالی میں شہور میں ستانہ
آگ میں کووڑیگی تری جوانہ خاص
ہوگا عالم ہی ہمارا جو ویرانہ خاص
تل سی آنکھوں کی ہی بہر ہی سیدانہ
دوس پر سر و کا پیم شہور ہی کاشانہ
شیر ہی ہی نہ کہی چکی گاؤں زانہ
حشر کو شہر نہ سمجھا ترادوانہ خاص
بی پروا ہی دھوس یہ پروانہ
محرم عشق ہوں ہو نیکی ہی جرمانہ خاص

جھوٹ قدم چوئی گلی جھوٹ لگایا
 چھوٹی جھوٹ تو خفا ہوئی وہ بولی
 حسرت کسی معشوق سی ملنی کی نہ رہا
 سرتابی کا پھر ٹکوک ہی بل ہی ہوتا
 آئی ہو تو ای یار نہ شرم او نہ گیراؤ
 بہر نعمت دنیا کا کسی نام نہ لیتا
 غل ہوگا اسیران حین میں کہ مبارک
 ای یار سنوارو لگا تری کسیوی بھی
 چوڑا ہی گلستا نہیں شگوفہ جو کتنی
 ہوگا گل شاداب داغ جگر کا
 دل ملنی لگایا رکی غیرت یہ ہمارا
 سنستا ہوں وہ او سرور گل محبتی ملنگی
 جامہ سی جو یا سر ہو ترف مار خم شکی
 ہوا آئی ہو کسی اہل تعافل سی ہم آغوش
 گھسن سی صاحب تو قبر ہی خاموش
 بیٹھا ہی وہ خاموش کہ تصویر ہی خاموش
 جنت میں ہوا صاحب دلیل سی ہم آغوش
 ہوتی نہیں اس شور سی اس غل سی
 ہوا آئی حسرتو نہیں جزو کل سی ہم آغوش
 ہوتی جو کہ عاشق کا کل سی ہم آغوش
 کیا جلدی ہی میں ہو لگاتا مل سی ہم
 ہوتا جو کہ اہل تو کل سی ہم آغوش
 صیاد جو ہوگا کسی بلبل سی ہم آغوش
 رویا میں ہوا ہوں جو میں سبیل سی
 غنچہ کسی ہوتی نہیں بلبل سی ہم آغوش
 قسمت جو کر لی تھی اوس گل سی ہم
 شہت نہوئی خوف تزلزل سی ہم
 گل ہو شکی جس دن کسی بلبل سی ہم
 جامہ سی جو یا سر ہو ترف مار خم شکی
 ہوا آئی ہو کسی اہل تعافل سی ہم آغوش
 گھسن سی صاحب تو قبر ہی خاموش
 بیٹھا ہی وہ خاموش کہ تصویر ہی خاموش

بہرہون بہار لونی میں فی موافقت کی
 لیکر مری مراد میں آئیگی ناز کرتی
 سیال کا پر و یاد دل دولت او سکو
 بی یار کیون گئی تھی کرنی علاج دل کا
 کبر ہی لکڑے مانہ آمدنی ہی کسی
 راہ و فاسی آکی لیجا نیگا وہ محشی
 لائی نہ نکلت گل صیاد کی مکائین
 تمیر فریفتہ ہوں دل دیکھی ٹکڑا پنا
 ہوتا ہی دل تصدق الفت کی عاضی
 مگر او کھاد و اپنا تم مسکرا کی محکو
 اوس گل سی میں رما خوش محشی کل
 تیری کرم ہی کیا کیا ہوگی مری دعا خوش
 ناپوس جسکو دیکھا فی الفور اوس کی خوش
 تاثیر زہر خشنے پکیر ہوئی دوا خوش
 عالم میں جسکو دیکھو کر تہا ہی جا بجا
 محنت و صول ہوگی خبر و زودہ ہوا خوش
 کیا کیا کیا ہی دیکھو بلبل کی ای صبا
 اتنا تو کد و محبتے راض تم ہوا خوش
 دیکھو تو کیا ہوا ہی رہن سی رہنما
 ہو جاؤں میں ہی خوشدل رہی خوش

کیونکر نہ ہر عطا ہو ماغ ارم شرف کو
 اللہ خوش غنی خوش خشن و راضی خوش

دیکھتی ہی اوس پر کیو آئی اور جاہیں
 یار آتا ہی تو ہم دل ہر کی دیکھیں کس طرح
 عالم و حشر میں ہر ملتا نہیں لکھا نشا
 غش جاتا ہی تو دو دین میں آتی
 بخودی جا جاتی ہی شریف لیجاتی
 کونے صحر میں کس جانب نکلتی ہی خوش

روز تم انکو کونین سیکڑون جھکواتی
 اسلمی شیفہ چاہ دقت میں ہوں
 خاک جنواں لگا خوش باشوں نے لڑائی
 سسکے سب تیری زمانیکا جلیں تیں
 عالم یا میں نہ کونکر ہو تمس منصف تو
 آلی پر ہو گئی میں زخم کمن میں ہوں
 کوچہ یار میں امیدیں جانی کی
 جسکی بلبل میں چٹائی وہ چین میں
 ای شرف جسم میں رب و حکم خست ہی قرب

تندرستی میں سب اعفائی بدن میں ہوں

مریں کی بعد ہی نہ گئی یار کی تلاش
 پریش جو کی فرشتوں فی اطہار کی تلاش
 دی یار و کوہ طور کہاں تو دین کہاں
 لائی بھی بیان تری دیدار کی تلاش
 جلوہ دکھا کی حال کسی کا نہ پوچھی
 بیخود میں سب کچھ ہمشیار کی تلاش
 مرض میں لیجائی میں بھی کیوں ملائکہ
 کس بادشاہ کو ہی نگہار کی تلاش
 زخموں کی بدہیاں مری گردن میں لڑیں
 زخموں کی بدہیاں مری گردن میں لڑیں
 لکلی میں میں ڈھونڈ ہی جو بلبل منت پر
 کس بادشاہ کو ہی نگہار کی تلاش
 آئینہ ہو کی مشا و کہا دی پر لسی شکل
 قاتل کی گھر میں جا کی جو کی یار کی تلاش
 لکلی میں میں ڈھونڈ ہی جو بلبل منت پر
 کرتی تھی گل کو پیار جو منتہار کی تلاش
 آئینہ ہو کی مشا و کہا دی پر لسی شکل
 کرتی میں عشق باز ہی کس یار کی
 لکلی میں میں ڈھونڈ ہی جو بلبل منت پر
 کیا جانی کون سے ہی گرفتار کی تلاش
 زخموں کی بدہیاں مری گردن میں لڑیں

قریر میری بنائی جائیگی دو تہرتن
قیس کا دل مورہا ہی دفن میری دل کی

دوسرا دریا بنایا میری آنکھوں کے شرف

روتی روتی جانجی تہرت بنی ساحل کی بس

حسرت افزا سو کی اونسی خوب حاصل کی ہو

لائی تھی دنیا میں ہر کو تیری محفل کی ہو

عمر کم ہو نیلگی اور آرزو بڑھتی ہو

روح جتک جسم میں تھی ولولہ تھا قفس کو

اوسکا نظارہ ہم عشق سرور کی کیا

اشتیاق یار کی ہو نیلگی جسم پر

محرکہ آرائی جان بازی ہو راہ عشق میں

خون ہو گا عمر ہر حسرت ہو کر دہن میں

عالم ارواح سے نکلی ہو سکود نوذرتی

خانہ عبادت کی اور اگر کوئی گل

آرزو میں تو یہ ہی خلوت ہو اویس جی

لاکھ نقش حبی بڑھ کر بھی دیکھ کر

میری آنکھوں کی ہونے لگیں مقابل کی ہو

نارسا ہی چل بسی دین ری دل کی ہو

اشتیاق یار کی دھن جو نازل کی ہو

اب نیلگی کی تمنا ہی نہ محفل کی ہو

خوب وق و شوق کی کی سہل مشکل کی

عاشق کی میری آج کل میں شام کی

امتحان کی آرزو ہی تیغ قاتل کی ہو

درد کہ میں ہی نکلی ہو ق و سل کی

وہ ساقی کہ روح و جا ہی منزل کی

ای عبادت گاہ کی عبادت کی ہو

دیکھو ہر رنگی نہ ہی بیرون محفل کی

علوی و سفلی کی پرواہ نہ عامل کی ہو

یار سنلی کا جو نگر انجین سیر کی آواز

ہوا ہی گر تیرے چھوٹے سبزہ کیا سسر
 زمین نجد کی ہی سبز لون مرا سسر
 بنار میں مری تربت رہی سدا سسر
 جبرٹاؤ بولونکی چادر کی ساتھ چادر
 خدا علی ڈر بھی کھلو کی زبرد بچ نہ کر
 گواہی شاہد کیو ہو بجائی خیر سسر
 ریاض ابرہہ کی گس سب ہی سون ہوگی
 کھنسی لائینگی دوس سبزہ رنگ کی رنگت
 ہوا کری جو میں شمشاد اور صنوبر
 عجب رنگ ہی تھر زردی کا تری
 نہر ارباع مٹوں اسی نمونگی چکر سسر
 نہر تربت بلبل کا سبزہ ہوو گیا
 گلابلے اسی سینچیں تو مو مقرر سسر
 کروں شارت تری خط یہ میں مرد کو
 کہاں یہ لوز کا سبزہ کہاں ہر سسر
 خاصا سب بڑی دوز کی گھن کی گھن
 کہ اندلی تو میں سرخ اور باہر سسر
 نہیں وہ باندھی میں تعویذ دانی اگر
 لگائی حوئی زرد کی قدرتی پیر سسر
 بیار میں ہمیں مارا سبزہ رنگوں نے
 ہماری خو لگا یا رو بناؤ محقر سسر
 قبا بنائی کا فضل بیار میں مٹوں
 اسی کو دید میری قبر پر کی چادر سسر

شرف کا قول ہی کہ جو مٹا وہ مٹا
 ہوئی نہیں کی گھر رنگ زرد ہو کر سسر

ایسی ہونیں جاوےں شکو پر سیر
میں سواری لگاؤ گی بدن میں اپنی
بس ناز کر لگا نفس عیسیٰ

ہا پر یو لب معشوق ہمیشہ سمجھا

ہر دم ای یار عیادت کیلئے آتا

ہوئے جان باز مرا خون جو بہ جاتا

نا توانی میں محبت کو ہی غفلت مزا

دفن کی بعد کسی کوئی نہ پرسان ہوگا

رحم کر رحم خطا وار ہونے نہ توبہ

خوش کیا سی بھی ہو کر لب معشوق اپنی

جان بلب سے جگر و دل میں سگان

کسکو ہی روح کی قابی جہدی منظور

جان بلب نہ کرو شربت دیدار

ایسے ہوگی مری مٹی تمسک ای بار

اوس پر یو کی جو ہوگی لب گفتار

رسقدر دینی کیا ہو سہ سو فار

کیا مسمیٰ کو ہوئی میں تری ہمار غریر

جو ہو لہنی ہی سو اکرتی ہی تلوار غریر

سیم غشت وہ ہی جسے کرتی ہی تلوار

قبر تک آور میری سہا تہ میں دو چار

اب گنہ گونہ کرو لگائیں گنگار

ہی بری مٹی ہی سو اب جو سیم سو فار

دبو چینی نہ لگا رحم کرا ی بار

کون ہی خیلو نہیں ہی سیم گرو فار

ای شرف ترک و عشق میں سکا کیونکر

جانے بڑ کی ہی وہ شونہ طر حدار غریر

گوش ز وقت سحر ہو جو گھر کی آواز غافل جانو اوسے کوس سفر کی آواز

کسب بینی نوزنگ او سس گلانی جو نوا گلال
رحم کر محکوب بجایی ایخراوند کریم
جامہ جسم اسقدر آخر کو بوسیدہ ہوا
ڈھونڈ سنی جاتی ہی میت عالم نابود
کسکی شکر گانی حکمی اسقدر لرزادما
جامہ گل میں سس میا سیم جو بوی دلفریز
سیکڑوں صیاد آتی طواف قبر کو
اسبلی میں سو نگہ سیر تا سون سو بلی
میری مینابی یہ پیچیر و نکی آسنوگر ٹری

جائینگے جب اسکی محفل میں ملائقہ اشرف

سو نگے شادی مرگ ہم رنج و محن جی بکر

محکوبی ہم توڑنی دمی ہم اسبلی تہ توڑ
ایک سو سہ لیلی لیلی ظالم منہ نہ سیر
دل میرا ہی تیری تصویر خیالی کا حجاب
تیری محبوبہ ہی لیلی رنج لیلی کوئی

سبرخی او سس گلانی لعل میں جی بکر
مین بیابان مرگ سو تا سون وطن
مرگنی بوی حیات اس سیر سس ہی
رات کو کم سو گلی ہی روح تن جی بکر
گر بیڑی کیوں جوٹ سورجی لہر
سوگی مفقود انجرا اس سیر سس ہی
مرگیا سون کونے ناوک گل سس
اک نفس میں جاکی سنسائی جی سس
خاک سیر پڑکا میں او سس ناوک فگر

سوں ترا سدر دھندہ دیکی میرا دل توڑ
صدہ فی اعتنائی سس دل سیال توڑ
ایسے ٹینہ کا ملنا سوگا پر مشکل توڑ
دل سبیل اپنا دم ای محنون سس محل

تری شد بر سیم کو نساج روح دنیا
یہ خوشبو منی سنی اس تمکی کسکی آتی

کیا نہی تھی جاری ہو سکے بی نیاز کیا
بہر و سازندگان کا ہی دنیا میں دولت

سمجھتی ہیں یہ کیا تفسیر تیری مصحفی
خون کا دلے خون کی فراہم گزنی ٹنگا

دلا ساتم خود دیتی ہو تو شادی گزشتہ
سرا سادہ پرو میری زانو پر رکھ لگا

امید کی برفانی میں اسنی ہی کوشش کی
جنور بقدر لائی ہی گسائی کی حسرت میں

جگر بکری ہوئی دنیا کیوں عالم میں ترقی ہو
مشرف تمام تو سب نازان ہی معشوقہ نکی شکوہ

روح غائب گئی افسوس تنہی جو تکر
داع دل چمکا ہی نصف مرشکن ہو کر

نجد میں کس کس لپٹا پیر ہون ہو کر
ای خون مجھوں پہ کیا گزری وطن ہو کر

یہ کسکی خون کی دھبی بڑی میں امن میں
ہوای چھٹ رہی تھا ہنسن ہر او ہنسن

جلی ہو بادشاہ حسن ہو کر کسکی آئین
مسافر خانہ میں نازان تو امکان ممکن

جو اکثر نزع والی جان دیتی میں میں
کیا ہی وجد میری استان حشر آگن

غضب میں جان پڑتی ہی جو رحم آگن
نزار و شکر کی سجدی کو رو لگا خستہ

دعا کس یاس سی مانگی تھی نازان ہو کر
تسلیں مٹی ہوئی دیکھا ہی حسرتی تخت زرین

جیل بسی یوسف کی خوشبو میں پی
آفتا حشر کھلا ہی گن سی چوٹ کر

تم اپنی زحمیو کا حسن سامان کی کوکھ تو
 جہان کو ج کرتی ہیں گلوں کا کار و بار
 محمد بن نزع میں محشر میں محکوم رہا
 مری شش موٹی ہی امتحان پر امتحان
 موسیٰ کی لکائیگی ہمارا مسال آئی تو
 نہ خاطر نہی دھوئی میرش نہی صحت ہی
 ستانی آئے یا لگا کسکو غم عشق کا
 ہمیں ایسی مصفیہ و لعلیا صیا گلشن سی
 چمن میں سیر سی سیرنی جسی لگای
 تر دیوانہ اپنی باتوں جفت ڈنڈی و لگا
 برابر کر بریگی ٹکڑی ٹکڑی پڑیاں کر
 بسا نی جاتی ہیں کج قفسی و نہی
 ہوئی گل زرد اور ایسی لکھ موسیٰ کا
 جہان کو ج کرتی ہیں گلوں کا کار و بار

مریض عشق کی دیکھتے وقت نہیں رہتی

کرنا نہیں جس جہان ہی موسیٰ کا ناتوان ہو کر

رجوع ہوئی میں یارب یہ خوب رو کو کر
 کسکی رن نکلے ہی آرزو کو کر
 دیا ہی کو نسا او سکوفریہ شاطہ
 ہوئی ہی یار کی آئینہ دار کو کر
 کسکی یہ وار کر ہی اولگی مجھ پر ہی
 چادوں یار کی تلوار کو لہو کو کر
 جنون کی درجے و رقت نہیں میں آنجنو
 جہان میں خاک اور ڈانی میں چارو
 گناہگاروں کو سنی بھی بلایا ہی
 غصہ سی جاؤ لگا میں رو سکی و رو

ناز نکیر کا شکر یہ ادا کیونکر ہو
 لوٹا ہون تری قدموں پہ جو سہل ہو کر
 جلوہ گر تو نیلگی پیش نظر شکل او کی
 صورت وصل ہوئی ذوق میں کامل
 زندہ در گور ہوئی ہو کی جدا ہم تھی
 زندگانی کا تراب کیا حاصل ہو کر
 بندہ عشق اوسی اللہ کی رحمت جانی
 سہل ہو جائی کوئی کام جو مشکل ہو کر
 نوجوانوں کی جوانی یہ خدا رحم کری
 گل نہ ہو جائی کوئی دید کی قابل
 پاؤں مجھ پر سی اوٹھالی کہ ٹریٹ لوٹا لم
 ڈرنہ تو تجھ سے میں کیا بیٹو لگا بسمل ہو کر

ای شرف بیتی میں آنسو جو مری نگہوں سے
 یار کی دیکو سیلہ اینگی ساحل ہو کر

گیا تہا لینی کو او میں شوخ فتنہ گر کی خبر
 سنائی آئی سنگائی جو نامہ بر کی خبر
 تباہی صبح شب وصل سے سن ملتا
 نہ بھکو دلی خبر ہی نہ ہی جگر کی خبر
 کسی یہ آنکھ پڑی تو برق کو زندگی
 اوڑی گی چشم زدن میں تری نظر کی
 پیام سہا ہی اوسنی مزاج یو جوا کی
 امانت ہی خبر دار اس خبر کی خبر
 سنا کسی سارگ گل کسی سے شہ جانی
 مگر کسلی نہ مفضل تری کھر کی خبر
 صبا ہی دھوم اوڑائی جو بوی گھسبو کی
 جانیں ہر نہ سنی غبر و اگر کی خبر
 دم اخیر تم آئی تو کیا ہوا ای یار
 بشری لپی میں اس وقت میں بشر کی خبر

اڑی آجاتی ہی قربان تیری رحمت کی
 کام بکامہ محشر میں ہمارا کیا تھا
 بیٹی بیٹی جو خداوند کو غصہ آیا
 کیا میں جمعیت محشر میں ہیکر ہاؤن
 دل ہمارا جو لیا اوسنی کف روشن
 دفن کو آئی جو میت تری حواری کی
 کوزہ پشتو نکلی طرح جب گئی سرو
 ساحل و ادیر کیا نہ جو نظر کی با
 چاہنی والی کو دیدار ترسائی ہو
 زیر شمشیر نہوتی جو نہ انفت کی

عیب پوشی یہ کیا کرتی ہی ہر وہ
 ہم فقط آئی تھی مشتاق تھا شاہ کو
 خاک میں مل گئی دنیا تہہ بالا کو
 اک کفن تھا سو وہ مٹی ہو اصلا کو
 رہ گیا تہہ میں اوسکی یہ بیضا کو
 خاک گلزار اور ڈرائیگی صحرا کو
 بون مٹایا قد بالائی دو بالا کو
 میری اشکوں فی ڈلو یا بھی دریا
 منہ چسپائی ہو مرصون مسخی ہو
 واجب قتل ہوئی ہم تری شیدا کو

دی شرف انسی جو کرتی ہو پر نرادر نشی

آدمیت سی گذر جاتی ہیں سو دہا کو

ضبط کیا تو فی کیا ہی متجمل ہو کر
 عاشق بازیکا مزا توٹی کا مل
 کی رسائی تودہ کی عشق میں کا مل ہو کر
 عمر بیا کی بلو میں رہا دل ہو کر

واہ رہی دل کہ تیرا نہیں بسمل ہو کر
 چاہی یار کو اپنی ہمہ تن دل ہو کر

کیا ہی ای یار وجد کیا کیا تمہاری دلچسپ داستان
 سدا رنگا وہ خوبصورت کہی نہ کم ہوگا حسن اوسکا
 شباب اوسپر فریتہ پی ہوا ہون عاشق میں جس پر
 خدا کی بند و چین کون بندہ بتانی جاتا ہی اونکو رستہ
 مسافران عدم عدم کو روانہ ہوتی ہیں کس نشان پر
 چین کی سایہ سی بیاگتا ہون اسی پی عیا د جاتا ہون
 بہار فی دل اولٹ دیا ہی گمان قفس کا ہی آشیانہ
 وہ آزماتی ہیں ظلم اپنا ہم آزماتی ہیں دلکو اپنی
 ہوا ہی مرینکا شوق ہمکو وہ ناز کرتی ہیں امتحان پر
 نہ کر تو عشق مجازی دیدل جو کر تو عشق حقیقی ابدل
 نمود ہوتی ہی شکی اوسکی جو کوئی مرتاہی قدردان
 کیا ہی ممتاز بندہ پروز بلا کی معراج میں جو تہنی
 دکھا دو جلوہ ہی اسکوا پنا کرم کیا ہی جو مہمان پر
 شفق کی گلزنک بولنی سی ہوا شہید و نکا اوج ظاہر
 اوشا کی بجاتی ہیں فرشتی ہو شہید و نکا آسمان پر

خدا ہی ہو کو کیا ہی مفتون رہا رہا کر چار چار
جسے بنایا وہی بگاڑا تلون ایسا تمہیں خوش آیا

ہزاروں زندہ چین او جاڑی بسا بسا کر بسا بسا کر
گلو نکو ہی وجد ہو متی مین گلی کو صیاد چومتی مین

کیا ہی مفتون مخالفون کو چین مین بلبل نی چھپا کر
بسورتی مین چین مین غنچہ شگفت ہونا نہ جانمتی تھی

سکھا دیا انکو مسکرا نا ہماری زخون نی مسکرا کر
مراد دی شرم رکھ لی میری پیہ ناتھ پیلی مین تیری آگی

کریم ہی تو رحیم ہی تو قبول نا چیز کی دعا کر
وہ آتی مین او نکو دیکھ لین پیہ کہ اونہ جاتی ہی جان انکی

شرف کو بعیدم ابھی کر تو تامل اک لحظہ اچھا کر

مسکراؤ تو نہ عشا کی فریادوں
جائی افسوس کی کیا ہستی ہونا شاہد

جان جان تیری طلسمات کی ایجاد
ٹوٹی پڑتی مین پر نیراد پر نیرادوں

دلہن بیاں غنچس مین ستم ایجاد
جان کر کھلی مین مرقی مین پر نیرادوں

مستعد وہ شہ جس جوبیدادوں
نا نیرادوں کی گلی گلی مین فریادوں

دکھاتی ہیں نہیں کھلا زخم سیرت
 شہد لوٹتی ہیں تیری بانگین کی سار
 مٹا دی مشک کی بو باسِ مستدرہ کی
 تمہاری گیسوں کی لوٹ لی خون کی سار
 نہ لائی جامہ کل کو خیال میں بلبل
 جو دیکھ لی تری زخمی کی سرین کی سار
 ملا دیاض کا بیل اوسنی کشت و خون کیا
 نہال ہو گئی لوٹی جو ہمیں رن کی سار
 تمام عمر کری و جد بلبل شیراز
 گری جو شمع سے جل جل کی تیری پانی
 ہزار رنگ سے سنبل فی تھا کیا
 ہوا کرین جو یہ صبر کا میں قبول گلشن کی
 بیاض پیر جو نمائش ہوئی ہی لاکھ
 نصیب ہی ہوئی زلف پر شکن کی سار
 کہانسی لاشنگی اوس گل کی سرین
 سما گئی ہی بیان خون کو مکن کی سار

بہت تلاش کی باغ بہشت میں شرف

کسین نظر نہ پڑی اوسکی انجن کی بہار

ہزار راحت سے بڑھ کی جالون ہو ہی رلو او تم جو آکر

خوشی کروں ایسے تیری کہ دم ہی نکلی تو مسکرا کر

ہم الفت میں دیکھ لی تو ہمیں ہی ایسا بڑا زما کر

ترا یہیہ جہان گزری گا شکی ایسا ہو گیا کر

کیوں بذر اراج ہو گئی تم تو تھی خوش ترانہ
 مرد کی طرح بڑی تھی یہ منہ کو بیٹ کی
 دو دو بیچ خواب میں متواتر نہ آئی تم
 شرب کو ترش نہ آئی تھی سو تھی ہی رہ گئی
 سودا بینی کا دل کا نہ بازار حسین
 غصہ تمہیں تو آتا تھا ای بارشاد نشا
 راتوں کو سانس آتی ہی ای بارشاد نشا
 رویا میں بھی کہانی ہو دیدار شاد نشا
 چونکہ اٹھتی تھی یہ طالع بیدار نشا
 ناقد سیکڑوں میں خریدار شاد نشا

ساری خدائی اسکی خریدار ہی شرف

کہلتا ہی رہو حسن کا بازار شاد نشا

دم نکلی جائی نہ دیوانہ کیسو ہو کر
 روکنا تیرا سینہ پہ آ ہو ہو کر با
 سوز حیران دل ایسا سو اپنی پا
 اپنی ہمسریہ کہی آپکی توری نہ چڑی
 جان جان حسن کی میزان میں تم ہائی
 دیکھی کو لکھی گلشن میں برس پائی
 دوسکی تلواریں کو نہ کر نہ کلا کو اورو
 خلق میں عشق کی طوفانسی نہ تھا کو
 مشک و عنبر میں مری روح رہی ہو کر
 میری مچھرا ہی سی نکلا نہ کہی تو ہو کر
 بہ گیا آخر کار آنکھ سے آنسو ہو کر
 آئینہ کو کہی دیکھا نہ ترش رو ہو کر
 آئی یوسف ہی تو پاسنگ ترازو ہو کر
 ابر کیا جو متاجات ہی لب جو ہو کر
 میری منہ چڑھتی ہی مصورت ہو کر
 اسکو روکا ہی میری خاک کی ٹاپ ہو کر

خاک میں ملکی ہوئی جسم غائب ہوئی
کون اوس قبر میں پہرہ کی رہا میری بعد
اسی شرف نام کا میری تھیں پاس آیا

قیس سی تھی نہ لی لی مری عالمی بعد

مری گایار کی محفل کو تو ایدان نہ ہوئے
سیکڑوں کی کوئی منزل یہ منزل نہ ہوئے
محکمہ عشق کی موتی میں یاد ہی ہے
یہ خلافت ہی حسنوں کی عیال نہ ہوئے
جستجو سی جمع فوہان کی ایل باز
ہونہ دیوانہ پیر زادوں کی تو محفل نہ ہوئے
عمر رفتہ کو کہا نسلی گئی کا رنگ خضا
نوجوانی چل بسی اسکو ای عاقل نہ ہوئے
اوٹ گیا دنیا میں خالی ہوا صحرا
چل بسا قیس اس میں ہی ملی محفل نہ ہوئے
بیشک بدل دیکھائی زمانہ لاشریک
ڈھونڈا وہی تنہا کسی کو کر کی تو شامل نہ ہوئے
حال خط آنیکا اوسن دلی بدل نہ ہوئے
گلشن جنت میں بھی خاتمہ سب ہوا
حق پیر تو بیاں دعوی تامہ کامل نہ ہوئے
زندہ جاوید دنیا میں نہ کر آ کی تلاش
روح اپنی اس کشتی میں ہی غافل نہ ہوئے
خونکونی ہی اوسن کشتی دلت کی ملی
صید گاہ ناز ہی زندہ عیال بسمل نہ ہوئے
گور کی منزل ہی بدل ہے عبرت کا مقام
اب سن ملنی کا دنیا میں تھی سامل نہ ہوئے
دولت دیدار ہر گز نہ کرنا جستجو
استراحت جگہ ملی کر کی یہ منزل نہ ہوئے
یہ نہیں ملتی کسی اسکو تو ایل نہ ہوئے

شکوه من او نکامری مقسوم کاکلیا
 برون سوئی کیمی کیمی منین
 زونا تو یه می کولی می کولی کولی
 گوشتی می پر دوسری ن تانی
 الله حیرت ترمی دیر کی ای یار
 الله سی کرتی تی دعا جلد جوابی
 اشکونکی لری سلک گهری می ناو
 دشواری جان منی مسیحا کو سجانا
 کرتی من کفن سیاط کی فریاد خدا
 چو رنگ کو ترسی گی نه چکی گی مرید
 صیاد نفس من تری کشی مرید
 صیاد چکنی دی بوس اسکی اوڑاد
 چو رنگ بهارا کو نیدم من شدنی می

بیوجه جو ده گالیان دیتی من قلم بند
 مدت سی می قفل در زندان ستم بند
 آنکو نکو کئی دیتی می آنکو نکا و دم بند
 کرد می کوئی دولت و دیر قلم بند
 هم مرگئی لیکن نهوئی دیده نم بند
 کر حرکتی تی حوق خط شوق کو هم بند
 ای چشم پر آشوب کبان می بدنه دم بند
 بطرح کیا می تری باری من دم بند
 اس بس من منین منی کی هم بند
 رکونگی غلافون من نیمه شیر و دم بند
 کل همین بیت بند تی آج همین کم
 بیل کونه بهما کی کرای سبز قدم بند
 تگونه تامل می نه من مرنی من هم بند

ده نزع من کتی من شرف سوئی نجاو
 آنکسین نه کرد تگونه مری کی قسم بند

جو میری جائیگی تو پہنی اسی نکلیں گی
 چمن میں کہتی نہ نام و نشان آج
 ہمارا مقبرہ ہوگا ترافس صیاد
 مزا چکھاتی جو ہوتا ہمارا لیس صیاد
 نہ چھانی دیا فصل گل میں ہی بھگو
 پھر کسی جان بیکل جائیگی تنگ نہ کر
 گستاخی چل بسی منہ ہی گیا برس صیاد
 خزان کا حول نہ دی میری دیکو لیس صیاد
 حنا کی ساتھ وہ اب لکھنوی ملتی ہیں
 ستم ہی ایک تو بیل ہی آورد صیاد

عدم کو بیل جان شرف فی کی پرواز
 لی اب تو چین پڑا تیری دیکو لیس صیاد

رخصت کر لی شب کو بحر دو گہری کی بعد
 روئنگی خون دیدہ تر دو گہری کی بعد
 سو گا متا میو نکا سفر دو گہری کی بعد
 نکلی گی لاش تخت جگر دو گہری کی بعد
 دم نہر میں عضو میں ہوگی مفارقت
 آنکھوں پہ اوسکی حسرت کیا کیا ٹریگی ہو
 ممتاز ہوئی باب نظر دو گہری کی بعد
 اس رات کی ہوئی ہی بحر دو گہری کی بعد
 کیا اطلاع ہوگی انہیں میری ضعف کی
 جانی ہی اک قدم پہ خبر دو گہری کی بعد
 حکم خدا جو ہی شب معراج کی لئے
 مہمان ہوگا کوئی بشر دو گہری کی بعد
 وقت نہ دیگی حسرت یاد میں جو میں
 نہ نکھونکو جوڑ دی گی نظر دو گہری کی بعد

کیا ہی خشک مانتیلا ہو صیاد
 نہ ای گی جو مری بعد مری ہو صیاد
 کیا ہی کونے بیل کے صدمہ نے بچیں
 بیل در استے تو داؤد کی خوش اکائی
 سمارا کہ اتق کل بہ داستان لکھ رکھ
 نہ لکھا کہ جیڑ گوار کا مکتان مینی
 چل سیکے عمارتوں میں سمارا دیکھ
 سمارا اسود میں جو کلارے خوشبو
 خدا کی تیرے ڈر دیکھ ہے چیز عالم
 جہاں میں ایک مگرین تو دیرا دلی
 شکار و جاکر کیا جو جگر جو بیل کا
 سوکس یہ ہے کہ دم ذبح دہم مار دینا
 جیڑ کے ہی مراد میں جو کل کے سر نہی پر
 جیڑی ہر پر برابر سمارا اسکو نہیں
 جن سے ساتھ نیم بہار کو لیکر

خدا کی مری سایہ کو کچھی تو صیاد
 قفس مگرے لکھا یا کر لکھا تو صیاد
 کرا تھا ہر جگر تمام کے جو تر صیاد
 عجب طے حکما یہ بیل سر خوش کل صیاد
 نہ بد سننی کا یہ دلچ گشت کو صیاد
 مری سنن غزن غناد کی کون رسوا
 جو ہم نہونگی تو سر کا مقام سو صیاد
 دماغ میں ہر ہر مگرے کی ہو صیاد
 کہ بیلوں کا سو ہو کل کو صیاد
 قفس میں لکھ کی جو دوسیل رکھ ہی تو
 کر لکھا کیا رگ کل کے سی ر قویا
 جیڑ تلی در رہجای رہی و صیاد
 ازل سے اس میں شعل برالو صیاد
 کیے جو بیل کی سے شہا ہی قلم رو صیاد
 کر لکھی لکھت کل مری جس جو صیاد

حلاوت کو سونگہ چلی رہا جگر ملتا رہی
 قفس میں حبس نفس میں بہا سمان صبا
 خدا کی قفل سے مٹی اوکھیں کجا بیل سون
 کہ باغبان سے سوا حوزہ قدرت صبا
 قفس کی کونے صورت سے صبا نکلا
 نہ سمجھو سر کوئی نہ بوستان صبا
 اور اٹھا خاک زمیں دام مٹی چوبیس حلق
 حلال سون تو لوہو در اسکا صبا
 تر قفس میں اسیر نکلا اژدہ دم جو ہوا
 ہوا کو بر کور وادہ کا اور صبا
 سبکی سے محکوم لکھا فی در سمیعہ ذلکو
 مر قفس میں یہ اٹھی سن لہ صبا
 الہی اندر ہوا ای عابر اسمن نے
 کہ مدر سول کے دینی لگی اور صبا

شروع سے بونچہ لی تلم غم کی خیا سون

نیارہ سون میں بیل کا اڑیاں صبا

عذر مر نہیں کرنی کیا خط تغیر کے بعد
 بات چار سہ ہر جانب جو تیر کے بعد
 دل پر ای جو ترا عالی دیگر کے بعد
 دنیو جان عباد دفعی کے تیر کے بعد
 اب ہی ہم نہ اس عباد سے باہر ہو گئی
 گہر میں رکھنا نہ قدم خانہ رنج
 اسے اس ہے مٹی انکی سزا مٹی ہے
 دم ہر انسا مٹی رہا سن خود
 حیرہ بردار حذر نے قلم کو توڑا
 بیرونہ تصویر بنای تری تصویر
 کسے بر نوح کی صبا فی توبہ کر
 دام کو نیکد یا کوئے بحر

ہی تری ستمی رخ میرا مل کستان
 گر یہ تری کا انداز کا لعلی جبین
 تیرا تیری کبریاں سنہا سنہا
 خور پسند و نگر جو دل چاہی حالوں
 کوشتا سر کوی دم کو مل اور بجاتا
 بقس جیبتے نر نام جیا کرتی ہیں
 مارچ جاکی لپ جاتا اور کدو
 مکر ای دیکھیں گے تری مٹی یہ عزیز
 ناز و بردار سے ناز لیا جاتا ہے
 دیکھ لیا تمہیں ایسا جو محب بہت
 پتہ چلے میں یہ مانگے جو سے ایسا
 عشق ماروں مگر کدو دیکھو دیکھو
 یا کہ ہی شمع سے پروانہ محفل کستان
 تمہیں پر سر سر پر ہو گیا یہ لعل
 ناز و بردار مسافر سے نزل
 حق یہ تو کس سوخ فرقہ باطل
 مجھ کو شمار سے میں طوق و لکڑ
 میرا طالب جو حال سوچ کر کستان
 بیوہ یار ایسا ہوا دل
 تجھے سوچاں گے کھیلے با محمل
 چاہی دلا سے ہونا مرہ حاصل
 پردہ اولیٰ کا جو ہو گا نازل
 کس قدر تجھ سے میں ترسائل
 قدر دانوں سے سوچ کرتی ہیں باطل

یمنی انجی من وہ ایدر من شوار کے
 داد خواہی ہو شرف کرنے میں کامل کستان

ایسے صورت مگر محبوب الہی ہی خطاب
 انہی کو تاجی خدا جس کے وہ انسان ہی
 جلوہ فرما دین کو اور سو گنتا نہیں
 صاحب خانہ برہی ایسی ہمکسروں سے
 حسینان جہان دل کے اور لڑائی ہیں
 کم سن سے لڑکھائے تھے پیر الہی
 مرد و عین ناز و محبت سے جانیں اگنی
 جلوہ فرما جائے گئے عرش
 موصیہ جو ایک وقت نام اور کتب ہی
 بانے خونریزی گئے شہداء
 وہاں ہی تقریر لکھا وہاں ہی حلال
 سو گئی قرآن ماضی وہ شہداء
 عشق پر مذہب ملت سے اسکا وچا
 دو جانیں دلبر کو مسلمان
 جب بگڑتا سر سے ہر لگی رکتا نہیں
 سر کہ لڑا رہی شہداء
 کرتا ہے اور پیر پیر ادا ہی جانو گوار
 روح ہر مالتی کی جان سما
 خسرو جو وہ یوسف ہی ادا کی غلام
 عین بخش معروستہ استاد بخارا

کیا عجیب واصل کائنات میں عرش اور جبرگ
 ای شہر میں صاحب خانہ ہونے لکھا ہوا

سچ قدر ہے جلوں عروسی بہار سرخ
 کو سون چلی گئے سر گلون کی قضا دین
 عالم زرد سو کی ادا کر گلون نگارند
 غصہ سے بہہ کر کی روی یاد نہ

اس قدر دلیں تھامی حشر کی شہت، سو گنا عالم سو گیا کور غمیان
 جب قدم رکھا ہی پہنچ لور باغی تھا، لے اور اس محکوم اور زندگیمان
 ادا پرورد ویکٹر حقون تری تصویر، رنگی حشرت میں نہ کر حشر چھوڑا کیلے
 دلیں سو گنا خانہ باغ اوسین پرورد ویکٹر، سچ وہ غنیمت سر جو ہو لی گاہک تاشکی
 اسی سحر خدہ سر کس وصل کے شکی بھی، کیوں گزبان جاگے بر کر کیا
 تری حشرت نی سہن دنیا سے حشر، رہ جلیں کو بدن بیان بھی اکی مہا
 کسے غم میں نہ کر کس تہلکہ کی آنکھیں گشت، کیوں ہے حشر رزہ بیمار ہون

باغ عالم میں رہ ریحان تمام ہون

زلف معبدہ جو حشر عشق میں جا کی طبع

تری تہنکی لکھتی ہی سحر بار میں روح، کوئی کور کی مہمان جسم زرد میں روح
 شب حد میں کس طرح آنکھوں میں رو کو، نہ میرا دل پہ میرا قانونہ اختیار میں لگا
 سما لگی سر نکا ہونین حشرت ویدار، رہی آنکھوں میں ادنیٰ کی انتظار میں روح
 ادا و نامہ جانے ہی جا پر چون کے، خدائے کور کے دلی جسم زار میں روح
 جگا جگا کی نیکرین خاک اور اینگی، نہ ہی کور میں سر مجھے کھجور و زرد میں روح

کے مکتوب کی اجنبی اپنی کر زار دستہ سوکے یا سم نہ غمِ تر محفلِ کسے

خسرتِ بلی نہ بلی پر پڑا سہ سہ پردہ پوشے دلِ محزونِ حمل

دم نہ لینا دی دم پر ہی کنہ راہِ وفا مار دالی گشتگا کی پہلی منزلِ کسے

دیکھ کر اوسے دیکھ بھنی عیب گر کر غمی کیا چکی وہ بیلہ شمشیرِ قاتلِ کسے

کون سے مہمان کے اسیل کیا سہیل کشت بہ خیمہ صبرِ صوفیہ کسے

کیا کیا کلوٹکی شکر باریاں خاکیں ملین
 بکیریں نہ تیری پیشی دستار کھڑے
 ۲۸ دوسرے جو نیچے اونکی سرور کا کیا
 پٹری سوی وہ ابروی چنار کھڑے
 تاکا ماسی انکی کونے صیاد قے اسے
 دل کیوں بڑک رہی اختیار کھڑے
 بچنی من جان بجکا عقل میں بارے
 سودا ہونے پٹری باز بند کھڑے
 ڈالی من تیغ مارنے زخموں کے پیدیاں
 کیا کیا گلی بڑی مری ڈار کھڑے
 نیسار دل جو حمل تو بھر کھڑا نہ دو
 نصیب از و طبا و حردار کھڑے
 ایدل تبا تو عارضہ سر چھو کونسا
 بروم کو رہا جو چار کھڑے
 رہ رہ گئی محبت سہا پائی سرق
 جکا زدم کی یاز تلوار کھڑے
 اب سر تو غنی ہے درو عالم کی باو
 محتاج تیری دہان نادور کھڑے
 اتنے رونمائی تو سودی سواری
 کیا غم دکھا ایگ تری رخسار کھڑے

اسی میں غلامی شری کو من شرم میں
 مایہ کٹر سوئی سنی کھجور کھڑے

عیش و شادی عطر کی جو لہر تھمتے
 دوسرے سر ترناہ جا کا مری کھڑے
 عیش و شادی کچھ دین ترناہ خبر
 جھوٹا شادی دھم جانی غافل کھڑے

چھبلا کی بولی وہ جو کہی میں نے سنس وہ
کیا دین الٹی حیرت بہ الٹی سنسی لگی غریبوں کی فریاد کسطح
تغیر کستی کہ شرف او میں شاہ جس

کسطح جو بچی ادنیٰ کیا یاد کسطح

سوالیہ ہی سی ہو فروغ گر کسطح جگر کا داغ فی کی ادنیٰ تم کسطح

خدا نے سلطنت جس کی نام کرو ثناء دولت و دیار حال و ذریعہ کسطح

بڑا وہ پیر محبت کا کوئی جانا نہیں تمام عمر صاف ہی نظر کسطح

میر جلو حافی کہ تار بختوں کی شوقیں وہ اسی جل نہ سکے میری نامہ کسطح

تنہا عروس بار لیا جا کے دیکھ ایا نہیں تپا جاہ چشم تری اگر کسطح

بہانہ کرے جو تم تری تری جاتی ہو رولاو گی بھی دن پر ہی رہے کسطح

یہ محو ہو گئی ہم قہر مار میں جا کے کٹر سرہ گئے اک استون و کسطح

یہ پیر عود گے قیامت میں ہم نہ مانسگا وہاں پیر مولانا حسرت ادنیٰ کسطح

کوٹھک میں یہی تو چاہی تیرا کڑوا چری نی پیر تپا ہو گی تری نظر کسطح

اسے نہا رہے پچھانی کون سا صدمہ پچھانی دل غم تری جگر کسطح

کل توتنا لوف شرفیاد

پیر بیکی گرو و گوسم او بر تار

کردار عاقل کا اری مال ربح کما ہی کو سوخ دیگا کسیدو محبت

دونای لوں بہار سے دن اک بہار کا ہر اگلی رات ہر سو لکھی سال

کتا خاکی ساتھ اسنہ لپی کچے بس ڈال کر ناول و فکر کا جو محب سوال

نازک مزاج سوختی رگ گردانہ ایڑیاں تریانہ محبو محبو مار ڈال

بیدم سر کردی یا غم ہیرانے دی بجائے جگر نہ طول جو جو کری انصاف

دکھو عمار کلن ایجاد میں نہ لوٹ سیرابی میں نہ دی سہن ای فونٹاں

تیا ب سو کی سو سن کہا جاو کا جو زر آنا نہو کھا اوں کو مہی سو گا کمال

یار و کو محاف سماں کہا دلین نہ رکھو سمے دم انتقال

باغ ارم میں سرری دی کو سن قرار رہ رہ کی دی دہی مہیا خال

بیلوی کل کیو اسلی ترینگی باغ میں صیاد کو طرح کریگا حدل

فولینہ گچھ جو دہی غم کو شرف

گنت جگر اہل اسے تو جاو مال رح

ای شرف کرتی ہو تم حست تعبیر عبت

نہا ہی باغ گل و لاله نزار کی باعث

جد ہر گاہ کی آئی پر لسی شکل نظر

بہلا سو اکہ احباب میں کی قصا میں لی

لبسوری دیتی ہیں غنچہ پڑا ہی سناٹا

کیا تمہارے قدر انداز دلیل دل لی

سو جہاں ہی نہیں دیتا اولنگیں لنگیں

فرشتے آئی تھی ہنگامہ کر کی تربت پر

نکوی مرنگو اتمانہ پنجہ بندہ

وہی زمین یہی جسمیں ہو کا عالم تھا

نیا بیکلی ہو وہ قدرت سے گلشنِ ایجاد

قرب پر دلی ہو نیا ملی بھی معراج

ہماری خاک جنوں خیز ہی شہرِ اکملین

اوس آفتاب نی دیا ہی جگہ جو پہلو میں

شرف ہوا یہ بھی انکسار کی باعث

چیں یہ آئی یہ آفت بہار کی باعث

یہ دوق شوق بڑا عشق یار کی باعث

جنازہ اوٹا لیا دنیا سی چار کی باعث

چہل پہل تھی میں میں سزار کی باعث

سو ہی عمر داری نکالیں شکار کی باعث

ہوا یہ روک تری انتظار کی باعث

جھٹا ہی بخت پرو روکار کی باعث

یہ طمطراق ہی حجبہ جاننا کی باعث

بہشت ہو گئی میری قرار کی باعث

ہو اٹھسم یہ نقش و نگار کی باعث

بڑی یہ قدر ہی اعتبار کی باعث

لکوی اوٹتی ہیں اس غبار کی باعث

زین کنگلی لوگ نہ رستی میں دلچسپ

خود جان بلب ہوں اب اہلای تپ فریق

پر فروغ ای خزان گل شاداب نہ کر

بہر خدا مسیح کو پوشیدہ اب نہ کہہ

چکہ چکہ کی چاشنی محبت نہ ہونے چاہ

تدبیر عشق بازو کی برابری نہ کر

تا آشنا ہونے کلیم نکال لے

عانی دی قصریار میں مجھ کو نہ روک ٹوک

اتنا نہ برخلاف ہو لکھتے رحم کمر

ای لکھتے زمانہ عشاق کو لکھتے

تاراجیو نسیم کو کاظم جہان میں

ای یاس میری دلکانہ تو حوصلہ مٹا

دل چین عکاش شرف

انتاہی آہ و میکہ دم امتحان نہ توٹ

دی رہی سو محبتی اندام بیکر عیش

مجھے دیوانہ کو بہتائی سوز و غم عیش

لی چلی گریہ یہ لوٹ فی ظالم پستانہ لوٹ

ظالم رہی سہی مری تار و تار

ای موت لطف زندگی تو جوان

بیمار و کی حیات کو ای آسمان

سہرہ اس ہوس کا ترازی زباں

لکھتے یہ لکھتے سوا اکبر و ان

ای جا جان بلا کی بھی میہماں

دولت مری ساری کی ای پستان

ای انقلاب جسر پیار جہان

یوسف کی ستر شہین مہ کا و

مرضی تمہارے سوتے تو سو گئی گمان

معلوم درد مند ہی بی خانمان

کالمیں آئینہ نہ نکال

کام جلد کیاسی تم کرتی سوتا خیر عیش

واجب التعم سو تم و تمی سوتا خیر عیش

یہ چل اے بخت رسا تو جلوہ گاہ یا دین

دولت دینار و سکہ لوٹ لو جو بن سمیت

میں شہید گئے ہیں میرا کفن

دش کر جو مجھ کو خون آلودہ پیرا

بلکس تکش ہیں پیرا ہاتھ ہسی صیاوی

آنکھ میں ڈورا ہے تو جو دھون

تیرا راسی تو او سکی زخم میں بہہ و او گل

بند کرتی جاو خون دل مرا روق

دل خفا ہے زندگی سی استیقا ز لہجہ

دش کر دی کوئی جیتی عی جی جی او بھن

میں کا دیوانہ ہو بنو او جو میری بیڑیاں

لالہ و گل اک اپی سو جا لال آسن

لالہ و گل کو جلاتی ہیں جو میرا بس چلی

گلشن افروز فکرو ہو او او بھن

نکست حشت ہے تمہیں زیبا نہیں ہے ہی اشرف

پیر سر ہو بنو گریباں پہاڑ کر خامہ سمیت

پروانہ نہیں ترستی رہی نہ تمام رات

بیتابی تالیلی دیادہ تمام رات

رقت نی وی نجات نہ اکرم

رو ما آنسو و نشی رانم

و سڑ کر رہی ہے شیکو جو بچہ

دل نی مری کیا ہے ہا ہا ہا

کسوقت اونسی کوئی کری جاکی عرض حال

ناخوش وہ فکرو رستی میں رہم

تا صبح شمع ترسم کی آنسو بہا کئے

پروانہ کو جلاتی کیا

کل سے زوال حسن ہے ای جو ہو سکی جان

مہمان ہے بیہ نور کا عالم

بیان ہو گئیں جل جلالی اگر کہ صورت

خلعت فاخرہ و دلگاہی جاگیر سمیت
 جو میری حق میں وہ چاہے گا وہی ہو گیا
 اوس شہ حسن کو ہم دیکھتی ہیں رویاں
 لیلیٰ قیس کو اونس جو کہیں پوچھنا
 وادی جاٹکی شاید کسی پرانہ کی
 جان دیکھتے ہو دیکھنا زور اور تیرا
 خون ناحق کی سبب سے خدا پر چھٹکا
 تیری حسرتیں فرستادہ سجھائی تیرا
 اوسکی رحمت نی لازاجو گنہگار و نگو
 دوش بھجوائی ہے صبا کہ پر اوس گلشن
 خاک بجای اگر اوسکی اندر دولت کی
 ناحق و حق کی اگر رحمت خدا پر چھٹکا
 پار دیو انہی ہو شیار جسمی سجھائی
 لاکھ حکمت کی مگر بارہ قابو نہ ہوا
 نامہ بریا کا آئینکا جو تحریر سمیت
 اوسنی قابو میں کیا ہی ہو نقدیر
 عرضیاں لکھتی ہیں یوسف کا نقیر
 اپنی تصویر و کھاد مری تصویر
 شمع محفل میں طلب ہوئی ہے گلگیر
 بیڑیاں آج بڑھائی گئیں زنجیر
 سر طلب ہو گا ہمارا تری شمشیر
 دلیں پیکان کو دیتا ہوں جگہ تیر
 مانع جنت کی معافی ہوئی جاگیر
 حکم سرحد اوسے حاکم کرو و پھر
 کیمیا کو میں چھاؤں کرو اگر اکیر
 عاجزی اپنی کہو لگا تری تقریر
 بدی ہو لوں گی جو بھجوائی ہے زنجیر
 عقل آرا می دسری رکھیں نہ زنجیر

نام رہا ہی ذوقن کا ایشی چاہ آفتاب

باغین روتا ہو خون این گل دگر شکفت	موسم گل میں جنون این گل دگر شکفت
یون ہی تیری بزم تہی باغ و بہار کی پر	اوس پہ ہوا کشت خون
تازہ شکوفہ سنو آتی ہی فصل بہار	کھل گئی مع طالع جنون
پیر یون فی دید یک دم میری جو کھلا افتد	ہو گیا سودا فروں
زرد ہوی سیکڑوں خاکین صد ملی	ہو چل جوتہی لالہ گون
لوچین شام تک کل بھی خوش آئی تہی	آج میں صحرا میں ہو
قیس تو ہی نمنین جوشی خون تہی ہو	اس سی حد این رہون
عشوہ گرو نازین حور قاشق خوشم	اوس پہ میں عاشق نہ ہو
واہ نزاکت تری اوسہ دیکھا خواب	چہرہ سو انگلیوں

غنجہ دہن گلبدن سحر و سہی سبز رنگ

اوسکو شرف دل نہ جان این گل دگر شکفت

اوسکی دیرا کی بھی معنی اگر کی صورت	سو کی بیتیابی میں کیا اوسکی صورت
زخم دل ٹپکی ہو میں جو جگر کی صورت	غنجہ تھا سو گیا اکھ کی گل تر
میر غونین پیہ نہا کر جو کہی نہری گا	اک پری ہو گی تری تیر کی پر

دم صیقلی بن پی سوی نفس می آشف

چشم کار را سو گنا نفس و لیسین می کتب

نفس منی شاد و سو زین ناله شو لیسین مطلب

پلا سو خانه صیا و لیسین می کیا مطلب

اگر تم پیرن کی و حیا کی تو سو لیتا

مرا دل بیار و لیسین می صیقلی مطلب

پیرا پیری و کشتو کتو تم اپنی اپنی کو پچی من

شهنیدان ادا و ناز کو و فرس می کیا مطلب

سو سو می و کجکوتیری تیغ و زنگ سو و نیکی

مجموع چار آئینه می کام کیا و شش می کیا مطلب

عزیزان و فاکو و تو می می شهنیدان

سنگ کار و کجکوتیری تیغ و زنگ سو و نیکی

و کتبی منی لکاو میری و حیل می و حیل و کتو

جو کل و فرس می و جانین او و شش می کیا مطلب

نه آسکا و بان و کتو کتو کتو کتو کتو

الک می تو و تر پتا می و تر می و تر می

اراده می کتبی و کتو کتو کتو کتو کتو

و کتو کتو کتو کتو کتو کتو کتو

جنوبین و کتو کتو کتو کتو کتو کتو

و کتو کتو کتو کتو کتو کتو کتو

کیکی و کتو کتو کتو کتو کتو کتو

و کتو کتو کتو کتو کتو کتو کتو

کو و کتو کتو کتو کتو کتو کتو

و کتو کتو کتو کتو کتو کتو کتو

اول و کتو کتو کتو کتو کتو کتو

و کتو کتو کتو کتو کتو کتو کتو

مزار و کتو کتو کتو کتو کتو کتو

و کتو کتو کتو کتو کتو کتو کتو

حضرت موسیٰ کی منہ سے بہنے لگی باتیں

شاد و سوا ایل مبارک سے مبارک ہو جی

تیغ چمکانیکو وہ کہتی جو میری سامنے

راستی پر ہم ہی ہیں تم ہی نہ ہم سے الگ ہو

ہو رہی تیری کرم سی دم بخود منکر نکیر

ای پریر و کیوں ہو شہرت تری یکتا کی

خط نہ لکھنی کو او نہ نوں فی نامہ لکھا ہی

جان جان کر تا ہو میں و کی تقی کا سوال

کہ نہ پوچھو دست و پا جواب خط کا حال

سچ تباد و حرج ہی آگلی شبکو یا نہیں

خط شوق او کو کہہ پڑا تو کس طرح ہو

ای شرف روتی ہو کیوں قاصد کی صورت دیکھ کر

تمنی کیا کیا تھا او کو او سنی کیا کیا جواب

فرصت ملیگی بات کی اس نازنین سے

بی یار سو کا صبر مجھ اندوہ لیں ہم کی

ہوش ہی جاتی رہی او سنی دیا الیا جواب

شکر ہی آتی مراد آیا مری خط کا جواب

ہو جاتی بانگین دیتا او نہیں الیا جواب

سید ہی سیدی بات کا دیتی سو کیا اہم جواب

سہر جہا کر رہی الیا دیا او کو جواب

حق تعالیٰ ہی ہیں پیدا کیا تیرا جواب

ہو چکی اونے صفائی صفا آ یا جواب

مطبوع ہو جانیم و تیا جی الیا جواب

نامہ بر کی جانکر رقا ہو میں کیا جواب

کیا تمہیں منظور ہی دیتی سو کی جواب

نامہ بر کہتا ہی آئیگی بفرس دا جواب

ای شرف روتی ہو کیوں قاصد کی صورت دیکھ کر

تمنی کیا کیا تھا او کو او سنی کیا کیا جواب

چھوٹکی جان و قصہ دنیا و دنیہ کی

زندہ رہو گا پہل کی میں اور نازنین کی

خود رفتہ ہو کر عشق میں جا ہی رہی ہیں
 کی ہی جو قد سبوت فی حضور کی آرزو
 پوچھا فرسٹونے جو سنا بھی آواز
 دیکھا میرا شہنی کا پردہ کیا جواب
 بہتر نہ ہی دم مہلک کرامات کا صحیح
 مرزا ہی تجھ کیوں کیوں ہو سکتا ہے
 جیسا نہیں ہی خون ویراں شہنشاہ
 بیکار ہی ضعیف ہی حسرت شایک
 بدوار تابی کنی ہی تو پردہ اولیٰ
 پنہاں ہی بیکسچی جو باہر موزوں
 جبریل کی بلبل سورہ جو ہو گئے
 جہاں ہی سوی قید گئے کبھی نہ تھی
 دیوانہ تو مکان کی لالہ کمان کس
 انکو خدا کا لہذا زبان کس
 یوسف کوڑھٹا ہی کے کاروان کس
 بی تاب یونانی بحث کردن زبان کس
 کیا جا رہا ہے لیسا ہی مہار زبان کس
 تابوت جا ہی بھائی تخت رواں کس
 اور احتیاج ہو گا آب اسحان کس
 جو تیرے جنگیاد وہ ملی کا مال کس
 بیٹی ہو موصیٰ جا ہی مویٰ مہمان کس
 یارب گنہ ہو اسی مویٰ استخوان کس
 مطلب اعدا لیا ہے مویٰ دستاں کس
 برکے تیری کشتوں کا خون اسخان کس

خنداں اپنے آپ ہی ہو کر پڑھ لکھ لکھ
 ہم ہی سین جو خط لایا دے کیا

ت وین کل مطرغ خارج ریانیان دل لعل است تمام کبھی میدان کیا
 ہم وہ سربادین اتنی ہی جہاں میں دفتر قاتل زہار نہیں اوجھانہ کیا
 لہجہ ترانہ پر اگر ناز کیا تھا شمس وجہ یہ کیا تھی جو اتنے سے پردہ نکلیا
 گل کے سے نور اک میر دل کی لگی
 کون کون اکی شرف اس کو کھانا نہ کیا

بے پروا رہی وہ عیسے حامل کیوں آتا فلک غم کا اگر تجھ سے یہ کیوں نہیں آتا
 ازل سے یہ جہاں کیوں کیوں آتا میرا بن کر نہ کو وہ کس کیوں نہیں آتا
 رمانہ غم سے بھا تابی نعمت دیندہ دنیا کا جو ہی دیدار کا ہو گا وہ کس کیوں نہیں آتا
 چلی آتی خلقت میرے ترستے کے زار تو کس ہزار ہوں کیوں نہیں آتا
 ساقی شکر مرغا تابی کیوں کیوں آتا غریب آفت زدہ غم غم کیوں نہیں آتا
 پر صے توں سے سنبی پہ دنیا کی یہ ہر اس تحمل مانی وہ بار تحمل کیوں نہیں آتا

طرفدار میرے کتا ہی حکیم تھیں قیامت یہ ہر کیا جسم ایسی وہ عادل کیوں
 خزانہ دہوم سے جھونکا اٹھو مانی تھی جلو دار کو ناقہ کس کیوں نہیں آتا
 بہرائی چند چو اتم ہی زندہ اور کس تحمل نہیں معلوم کیا گذر مراد کیوں نہیں آتا
 مکان حیا کا باہر کیا طمع ارعالم یہاں پست صبا طبعی کر کے منزل کیوں نہیں آتا

ایسر تها تو من شرتا تها پهنوی کنی
ایچی موئی تر از او کی کنی ایس
کسیه جاد کل بی نه بیو تریت
شرف سینه کو غم و مودت کار جا مو
نه پهنو جاد مو ایچی پارسای کا

اگر تم هستی محبو تو من را کدر کن
تجبی جان تها عاشق تها ترا کوه کن
نهار ابرو را و هم تو نفس منی قضا کن
بچانا و نیز کسی معن می رسم زانو
کلیج سبب جان تو غم افروشی اگر
خدا دینا از قدرت مجرب نیست بدنی
نه منظور او که مو قهانه بزدی کلر کن
لحمی دور کل آت تر رعت جو مو جان
خراگو نه سینه کا و نه نامی جو جتهای
و ده یکس معن اگر تریت میر سمار مو تو است استخوان کا جو کس میسون بها

چاه کتغافل خویستی مود سو تو دیکوی
کی خوسرت تر دیوانگی کنجا ایست
خاک بود جانگی تجده مانی پی نندنی ریشی
نبری حسرت کا جوهر دم کلیمه شربتیا
ای دل زرده نهوا بد و کند حرم که
کشت کرب رو ترانی موهاترا جلو
تر حسرت نه کماپی چنی این نابود
اسقدر خوشتر نی تر باقیه گیسو ای موگر
پیشی مانی ری خدارا کنکارا کر
فراغ دلو میر بر باد نکر نامر بعد
استخوانو نگو میر لیکی امانت کو مهور
پسین وقت کناراه جنوبانی تمنی
کر لیا ایکا دنبار حاکو حرات
پس مانی تو نکر او کی شکایت ایل مات و ده کر نه و دوست کسحاق
دم فلکهای تو مرتی پی خدارا مویا

سجده سرت مانی او دوسه کمرانی
خاک افروزی کو دایسه زمندان
هم کو مهجان سجده گویا
رو طبقه کو سجده مانی ایمان
اسکی خاطر می چنی چایی مسلمان
دلک هم تو سجده مانی پی نندنی
عالم بود مانی محله نمانی امکان
دم ای فلکهای تو هر رقم می خندان
تر رحمت ز بربا مانی ده دامان
کیجو اسکو چراغ ای کسب بحر ان
تو دینه سجده ای گو غریبان
قبر حنونیه چربا ای گریبان
قبر پر کنی کو بهجای قران
پس مانی تو نکر او کی شکایت ایل مات و ده کر نه و دوست کسحاق
دم فلکهای تو مرتی پی خدارا مویا

خیمو غانی جو ترپنی کو مراد لیا
• دواہ روضہ صانع روضہ حسنکی
بیائی کوئی بھی اوشمانہ تر محفل سے
• تیر محفل میں تصور کھڑے ہو جائی
جلد رنگو جہر اس سب دوبارہ پیرا
• ترتیب فیس بہ وہ ہو گئی زندہ رگور
• و مومری گلبدیہ نو غلی کہ ہمارا ہو چو
بی تکلف دم را حکوتہ جانمانی
• نفس بکثر بہ اوسن وہ سنون کی
دولت حسن ثانی ہر ملی مردی
• چاہنی والونکی فریاد سنر جانسی
یچھی سن پرسترا موس دنیا
• مادیاتو بلا مچھی معتو لون مانی
• نو نوٹھون کلہ جو سو مانی
• ی کل کو غریسا غانی نہ ہی جاتی

دینان غانی ہی کوئی کھڑیہ لعل
• سجدہ سکر کمانی تر جو فانی
صاف غانہ ہی ایا تو وہ بیدل
• جان حال پسہ رون مانی کی منزل
پاسا اونکی جو ترپنا ہو البجل
• کوی بیدی کائی بلیکی نہ محفل
شور موس فریاد عناول
• پیر نہ وہ ایا وہ کہی سپہ مراد ل
مانتہ باندہ مومرا و مال سے عامل
• اگیا روم و بدیدار کا سال
کون محاکمہ خلق مانی عادل
• س منری نہ کوی پیرا کرا قابل
صو مرا ہو کرا تر و نہ ہی باطل
• ہو کرا بینا یہ چہر شکلی دل
کون لیا تر بہ جو ترپنا ہو محفل

مردارسته دل مالوس دم کراسته
کئی رخصت کنمازار ازاد ازاد

کبھی اکو بلا والا ہی پس سرفناہی

قصاص دوستی کئی میر سراج کے لیا کیا

کنا عین اینہ داجہر مانی تھا
سکتی تھی سب دہم نہ کسی کی تھی

خونہریر و نکاح جو ترانہ تھی
برہم بہار گل کا مرقع جھڑپ تھی

باغ مراد گوئی تجھ خاک برکا
صفت کا تھا وہ پہول جو دیا کفر مانی تھا

فرہ و قوس کے نہ اوپر تھی بدیہ تھی
دوست مانی جو جو خاک مہر پر مانی تھا

کلاک ران بہر داغوں سے قفس مانی
مفتاح و کل تھا جو کانا تھی

اعمال نامہ کی گزیر تھی
ایس جواب عہدہ تھی

اندر رہنی ساگر دیو تو مانی
خندہ اعنی کل لہو طرح تھی

بچہ مانی روح ہی قفس گوئی تھی
دوم بہر کتابت تھی کہ مانی زندہ تھی

میت اوئی جو کسے کرا دن جو تھی
چہر نہ تھی بد مانی نہ دہیہ تھی

روزارل غم غم مانی تھی
ای یار کاف و لون کا اثر تھی

فروسمان و نڈہ ہی ہر او کو روح
تھا کوں اوہ باغ مانی جسکی تھی

شعل کی کیا رنگ تھی تھی میرا رنگ تھی
خوشبو تر تھی مانی جس مانی

تباہ اسکو قدامت کا اندھیاں نہیں
 خزان رسیدہ سنگدہن جو پہول بدلی کو
 مراغبہ راگز شیر در سے
 رہا سہا پہی جو نہا ہوسا اثر
 بر اوت دل بسکو چھکتی ہم بی بار
 تو یہ لکا کی خراہوس شمر
 کبھی وہ حکم جو دیتی عدم کا حاکم
 سرف کا دم ہی تو خوف سے فراتے جا

دکھا راگز تنگ قدر را جیاد سے کہا کیا
 تبا و یارو پوچھنے گادہ محبہ بات دے کہا کیا
 غائب کا کلونانی خاک کا بنیاد سے کہا کیا
 نہ اردن آرد وین ہی کہو جلا دے کہا کیا
 نہ اردن بسینان آوے پھر نہ اردو سے
 ایسی موت نام کہ جانے شہر بیداد
 عشق نہ نہ کہیہ غم ہی نہ ہسبیار کا دے
 جبر میری ہی گلزار عین جو شیر کرنا ہی
 خود دار سے کہیہ مطلب نہ کہتا کر دنیا کا
 کوئی ملکون تبا ہی خون ہی کو نہ نہا ہی
 زہنی نہ وہیہ عین سے نہ بدوا کی اردی
 کوی ملکون تبا ہی خون ہی کو نہ نہا ہی
 زہنی نہ وہیہ عین سے نہ بدوا کی اردی
 گزشتگی نہ کل سے خاکیر پہول مہار
 بدو لا دنیا جسرت سے کہیہ مطلب نہا ہی
 تراغم کر رہا نہ ناز محبہ نال د

بیک زلفی زلفی دم نکلا تبار قسمی کا
کیا کہوں ای بھد خواہم سر زخم کافر
میر مرتبی میر کیا باک فکرو میر خونے

جان لعل دی ایسی تھی دم بدر خواہی
میر کیا تباہا کما می گور غریبان مانی
دم غلتی تھی کہانی ویدیا کہی وادمانی

بہمنی باندہ تھی تھی سر دم مہم عشق مانی
موت کو مچا تبارت تلوں ز تبار
کات کر گر دنیہ گردن لوتی تھی تبار

نہا و فضل الی لوی میر غمانی
میر اس بقدر لوتی تھی دم سلیمان مانی
دوسرا شغل اور او کو عبد قمر غمانی

اکت ز میر داغ و لک تھی کہی موی
اس قدر مانی نہ کیا تبار او کو پروان مانی
ای کلون سم ہی کہی او کی جھکی ہوئی

جانان طاووس کا پیر بر قمر غمانی
نور کا لوتی و موان السیم بست غمانی
داغ لار کا چکر چر گشت غمانی

چل تبار عشق مانی دل و مہر کا طرح
محبے طغیانی ہی ایضہ تھی ناز کو
سکر اور اوستی جدم دینے تھی پیر

صلب تھی ہی مانی مانی غمانی
سورہ دوسف میر مہر مانی راو غمانی
کون مہر تسم خیم خند غمانی

چشم سرت صدق مورتا کی پیدا لوتی
نہ تھی میر سنگت و بیاری تھی
صبر بیل در تبار خون بیل کا غوض

میر ان کا جو قطرہ اسیر غمانی
تبار رخت حکم لار گشت غمانی
تاتہ گل گشتی کاک گل ناسر غمانی

صحرای قریبی ضعیف او تنگ بند نو
ایستاده بود او ناله سفر
ترتیب نه برشته می مرغ می مرغ
بی بسوی می ایستاده خبر
جاتا مون حدیث فاک او تنگ بند نو
ننگا مده قیامت کا دوم
رفت می نهانی تهمتی فکلی پر تر می نه
کر تاهون شرف صیقل مده سو نهانی سنگا

سحر اول و نهانی کاپاس نکلا سمنی میچا
گواهی دی خدائی بدتر از اک عالم میچا
رہا سمنی نظر نکلیز نہ اک عالم
خدا کر کا وہی معشوق او کو سمنی
نگا سمنی لڑکائی او سو سوئے انو چو سمنی
اوس سمنی عالم او سو قاتل عالم
بہشت ک طرح ایا جو پر اسمنی جاتا
مریت کو گوار سمنی نیو کر دم
نہ اک عالم نہ سمنی مون خدائی
نہ خوشدل نہ مجبور جاتا نہ اعلیٰ
سحریت سمنی غم زده اک عالم
یہ سمنی جو تھا او کا اسے سمنی
چرا لکمی ہو نو کای سمنی او سمنی
سمنی سمنی سمنی سمنی
یہ صورت عاشق را کی مر سمنی
کہ جو دہ ز تہا مکلونہ او سمنی
چرا تہی اسقدر سمنی سمنی
عیا و نکو خور می تہی نہ او کو سمنی
مریت عشق مو کر وہی دم پر نکلا او
میر سمنی سمنی سمنی

دیا جو کرم بھی اوستی نقاوتی کو تو عجب سنی جان اس کے

کہی نہ ہمیں حقیقت سچ کا جاننا غام غمر نہ درد جگر خدائے کہا

کہا جو پستی کو اوستی اپنی پہلوئی تو روح انہی مٹ ہٹکی اس جیسا کہ کہا

مرطع کے کلیجہ بکڑ گیا اوستی فتنہ درد جگر کا پس اسناد کئی

خدا کی الکی جو جو بکلی لکی دینی کسے سہید نہ کیا بارے کدنا

تہ پہر کا الکی جو پہر بارگاہ تیری مر مر او لی گئی کہا مر مر دعا

نقل پر میری اسو تو ابرو حولا ہنسا وہ مجھ پہ نہ غم اپنا

ہو فریقہ یہ جو تیرے تلون پر یہ تو نہ کیا مر تقدیر مارا

بنا و تو اسے سچا ہی ای شرف کسنی

یہ سدا کا رات رات لیا قضا کیا

بی سمر ہو نہ کہ جو غم نہ ہو نہ ہو سکتا اوستی سو فانی تصور نظر نہیں سکتا

تنہا رکابوں پر فقر دیکھا ہی تو پہلوئی گدرا

پہلے تھا جس وقت نہیں ہو ذرہ ہی ادھر سے تو او دم نہ ہو سکتا

لیا کرتا ہوا اسکو مر اسکو مقابل نور نظری یا گزیر ہو نہ ہو سکتا

جہاں ہی تر حسن کا عکس قد اوستی اسنے تو سکنے مفر ہو نہ ہو سکتا

لکھا ہو کہ شیخ ابو علی علمبردار
 حطرات متبع علی ترائی و کفر و فحاشی
 حیات سرگرم و شہسوار
 عاقل و مدبر و مصلح و فاضل
 فوط قاضی و فوط قاضی

تمہیں جو چاہے فی حدیج جس صلیک ہو
 مراد کسی گلزاری تو بہر رواں ہو
 سستی می در بیکہا گدا جو سہل کو
 نور صمیمی کو روکی مراغے یو بھی
 وہ قل حواری نسی ہمارو کی عبادت کو
 رشتہ حسن و غش کرے دوستی حسن
 شہید کہ ہرگز نہ قتل کرے نہیں
 خانہ محرم کو کھانسی حد و مرا
 مقابلہ جو ہو احوال شہید و سنی
 شہید یا روا کرے زندہ جاوید

یہ مرگ کو کس درد کا حال ہو
 شادمانی و غم کس کمال ہو
 ترش ترش فی و کھانہ حال ہو
 کہ گل کمر کو ہوا نہ کو کمال ہو
 کہینہ بد جلد گئی کن کی انتقال ہو
 ترش ترش محسوس ہو احوال ہو
 عمارت حمید خد جاوید حال ہو
 ہوا حدائی کہ کو سر کس حال ہو
 ہوا عسکر عسکر اس حد و حال ہو
 رواں ہو کہ روئے روضہ لا مرال ہو

لونا با آبرو رو با نیا
 و پس آمد آرد او کس کرده
 آینه آینه با نیا که نیا
 شود عمل براتی و نوا نوا
 که حقیقتی نری احوال
 گوشتی بیا نوا نوا
 ابله صریح نیا نوا
 مری الکل نیا نوا
 مری قانص نری نوا
 نوز صلیح نری نوا

و طره شنبه نوا نوا

حق تعالی لی سه سدا
 دم کو جلد صیدی
 رست و صریح نوا
 رستگاری نوا
 ای کز آقا کاتبین
 مری مری نوا
 بیک نوا
 و نوا
 حوز و نوا
 حسی نوا

مری نوا
 فروغ خود و نوا
 در محو نوا
 جراح نوا
 عدلی نوا

کیوں اندھیری قہر برقع چکر لیا گیا
 گر لٹا میں لہر لیا مرا قہر کیا ہو لیا
 طبل کو نہیں فرمنا یا جان پروا تو کی
 دل ہمارا ہو منہ و دھن ہو لیا ہو لیا
 مانگنا صاحب دعا فی الفور تیری
 بی اثر کیوں ہو گئی اسکا اثر کیا ہوگا
 روئے ہی ل بہا و امیں دل کا سن
 کہہ خانہ دار میرا نور نظر کیا ہوگا
 وحی آہا کی اوسے اوسے کیا جھوٹو
 دہمیر ہو گیا ہوا میر کیا ہو گیا
 جانی بیدل دیکھ تو رگت مہم حسن عشق
 ہی اود پر شور مبارک یا وادہ پر کیا ہو لیا
 کچھ کچھ کی غم میں خل لکھ کر رہا
 بی جلاوت ہو گیا بیوں شہر کیا ہو لیا
 حوں گیل کر سو لیا لدا غم لدا
 لی کلوم ہو گیا مرا گل کیا ہو لیا
 سو گیا سر مکتہ حوریدہ غم غم
 کون گیل ہو گیا سن ویکلی سپر کیا ہو لیا
 تال لے لے لے شش روح حال حسن
 کنوں جھپٹتی ہر سہ جھپٹو ای لڑ کیا
 کی سی ظالم کون نہیں رکھ مئی غم
 وحید سر سوہنی نقش سر کیا ہو لیا
 کیوں کیا روئی تکیہ ہا کی قہر سن
 کیا سوئی لیلی نے محل اور کیا ہو لیا
 کون کرے نہ غم میں تیرا جو خوش
 نیم سوہنا تھا حور سر کیا ہو لیا
 مر گیا بیوں زبیدہ دار و صبح
 کنوں گریبان بیا نے ای کی ہو لیا
 اسداری

فرج کردانی گامیاد تھی ای بلبل
 بن تو کتا تہا نہ اتیس ملو نکا ہرگز
 کہا لیار نہ کئے خوشی ہر این
 ناوک اندرون فی جہر نوں کربدا
 میں وہ مجنون ہوں کہ سمجھاؤں
 وادی راہ وفا کا جو کوی خار
 اوسط ملک سنسن کا پلادی
 حیرت نیر رحیمی کو نکھا

پاکو امں سو شرف جہنم میں ہو نکھا

پیر میں سو بند سی دی خاک میں دستار ملدا

جسے موای عشق تری اہم ذات کا
 الوت میں مریشگی تو بوغی ہی جاگی
 بنو خلیگ تمام جو مسعود و مگر کے
 رکھی ہو جاں لینی کو چہر چھوڑ کے
 ایسا غنا ہے دیکھا کتنا شہن
 ای شمع برہم بارہ پرواہ کوں نکھا
 املو میں پھر رہی مرغ مرغ کا
 اگر خرافہ سہاسلی اس را کا
 لکھو الیا اصل زر محمد کا
 اندر سکہ آئی ہو نہ سلی لیا
 ایامی لکھی ہو طلی سورہ برک کا
 لوہیں ترسہ داغ ہر جلی و کا

دیدی خفیہ نگاہ شوق کو روضہ کیا	یار سوتا نہ محل میں دیکھتی تھی اسم آوے
کھیلنے قدرت کے آہ کو مسکاراؤں کیا	صید حیرت ہو گیا جسیر رُئی چشم سیاہ
تیری داس سے لبتگر محکوبی دامن کیا	سکرت پاپوس ہو کر خار صحرای کی
حبو حاد او کے خاطر آگ کو گلشن کیا	حس سے آرزو ہوئی سیما جنم میں آوے
مرحبا ای دماغ دل کیا قبر کو روشن کیا	تیری باعث سے کعبہ را سکی انوار دی
جان جان توئی خدای کی جہا ممکن کیا	تجربہ پر مرنیکو جان نہرا کے دنیا سے
کون طمانجی مار کی نیند راج سون کیا	اسنے کیا ایسا کیا تھا ای صبا نیرضود
عشق نے برکت سے اک دانہ کو خرمن کیا	شکر کے جاسی نہرا دن دماغ دل میں موعلی
کنسے اس تصور کو بیز رنگ و بھر غن کیا	حرف نے دیکھی مری مہرے تو بوجھنا یار نے
شہسوار کو کشف خیر حریف تو من کیا	اک طرہ میں کیا طی منزل صراج کو
یانے کو صحرا کیا ویرانہ کو گلشن کیا	ذکر قدرت کے جو دکھادی تلون تری
ایک کو بہادری کیا اور ایک کو ساویا	دونوا کہنو کو برابر آبر و رقت دی

اوس در دولت چہ پایا ای شرف سماع
 جسے شان ابھری اگر وہ ملک و مملکت
 چاہے نہ

لی اپنی صحن میں کر عقیقی کی باز پرس
 رحم الگیا تو قہر کے دریا سے دی نکاح
 کوئی خطا خراگئی نہ کی تھی سب بارے
 اس میں جو کین جسٹن رخ گل پر ہوا ہوا
 ایجان جان مزار مرا تھا مقام ہو
 چاہا تجھی نہ اکلے بڑی جان دی
 حسرتیں بڑی جسم سی نکلیں یہ کبھی
 رد مال اوس پر کیا سو بھونٹیں جو
 ہوتا ہے یہ نہ مرا کار مغفرت
 دیو ذہ میں تو بارے تنہا رو کیا ہوا
 دل بلکے حسد نکی شمعیں لڑ گئیں
 اسلئے نجات تو تابی نصیب
 طاقت مری نہ تھی جو اہل سنا تائیں
 دشمن کے ہی فراق نے مرد کی کھل کے
 سکھادی اوسکو رحم دلی میری عزت

قسمت سے کار خیر یہ جلیو سے ہو
 جیسا ارم خفا جو وہ سدا سے ہو
 ناحق عباد باغ کے بنیاد سے ہو
 غنچہ کا دل لہو مری فریاد سے ہو
 طبقہ بہشت کا تری امواد سے ہو
 بیدم خوت خوت تری ارشاد سے ہو
 اوج انوار غم قید کے معاد سے ہو
 اوس پر ہی خون بندہ فضا سے ہو
 محبوب و اہل دل کے داماد سے ہو
 اکاہ سایہ سے وہ سمر لو سے ہو
 شبکو وہ شہلکہ مری فریاد سے ہو
 دامن جبریل کے اوساد سے ہو
 یہ اور مجھ میں روز خدا داد سے ہو
 دل مر گیا جدا جوین صبا سے ہو
 محال وہ مجھ غریب کے فریاد سے ہو

ای ز شک بڑی انجمن است

سجائی پرستائیں جو بعل کو تہی

نوبدین تری کشتوں کی جو خون کی چٹنی

اجبار محبی دفن امانت چو نکرے

دم بر کو وہ اتی تو خدای میں جو

کلزار میں باد و چورسای کرسمے

محسن یہی ملتا جو کھنکھو قاتل

روحانی کی سلی سے خبر کھکو جو بومے

سلت جو غریب الوطنی سے محبی ملتا

موت کی صد غنیمت کی بنیاد نہمے

الفٹ کا فزا عالم امکان میں نہمے

بالعین سن دم خون بیجا نہیں نہمے

کلزار میں کل لعل بوختا نہیں نہمے

مردہ ہی مرا کو غریبا نہیں نہمے

کوسون کہیں دیرانہ بیباک نہیں نہمے

بہو لونکا دقیرہ مری داما نہیں نہمے

شہیدی کی سوا کچھ کر سائیں نہمے

غنیہ کہی شاداب کشتائیں نہمے

کیوں بندہ میں رہتا میں جاساں نہمے

قطرہ مری انسو کا جو منہ نہیں نہمے

عالم میں جو مجبور خدایا سلی ہے

دیوار دکھائی تو دی دہمیں سما

مردم کیا میری کج بولی کو صیاف

بیباک ہی مری زخم جگر کا جو دہ

الفٹ میں جو مرجانی انشاہ

عالم میں کوی طفل دلہائیں نہمے

عالم میں کوی طفل دلہائیں نہمے

عالم میں کوی طفل دلہائیں نہمے

عالم میں کوی طفل دلہائیں نہمے

قفس میں دیکھی کیا سوئی شام ہے
 کیا نہیں ہی بسیر انہیں جسے سوا
 اجڑ کی زندہ جسے بس رہی وہاں
 جہان کسکو سنیں دخل کو کون سوا
 ہمیشہ ہمیں شرف و جدو حال کو دہو رہا
 کس نے تباہ سنا اونکی اکھیں کسے سوا

نورانی تیری جبرہ کی نویرنی کیا
 تصویر اپنے تری تصویر نے کیا
 جسم ہو میں غریب تیری تیرنی کیا
 شکرانہ سرحد و بکھا نچرنے کیا
 العنیت کی کہ اوسنی بچو در انجمن کے
 تقدیر کا لکھا مری تدبیرنی کیا
 بسمل سی سو کی زندہ جاوید سم گئی
 روح القدس ہمیں قویٰ تنگدستی کیا
 اوسکی خطا جو کی تو گرا اوسکی رحم
 سوار کو چٹا کی ہو پر لگا دی
 تجھ پر ہی جو درد جدای کیا اسطی
 پروانہ بلبلو نکلے غورہ زن ہوئی
 چستا تا خط شوق کے میں حسد پر
 معنی نی دی بنا کی تو سکتے میں کئی
 تصویر بکھو سی تری تصویر نے کیا
 دلو پر کئی شکل تری تیرنی کیا
 دودہ نہا تو اسے ہند کی خونیں
 نہج سب

حلال سوینکی بعد اعلیٰ نہ تریا میں
 لہو سے یار کا دامن خراب سو جانا
 سترے محبت اک الحمد کی پڑھ دیتی
 حویٰ لحد کا قباور نواب سو جانا
 ہماری خوشنکی محض کو تم جو دیو دیتی
 کواہی دیتی کو مانی شہابی سو جانا
 پہاڑ پر کسی انسو جو بیری اجاے
 سمجھت سمجھتی سمندر حباب سو جانا
 بیان ہو کرتے سترے جس سترے کو
 فسانہ یوسف کتیا نکا خود سو جانا
 مدد کی سامنی اپنی جو تم خفا سو نے
 زرد رجم سے ٹکر غتاب سو جانا
 وہ سوختی کا نرا ہی کہ افش کو تا
 جو کنت دل ہی شریک کسای سو جانا
 محاسبی میں ہماری لکای اتنی دیر
 خدا ہی بہر کا تو ابھک حباب سو جانا
 محاسبہ جو گناہ منو کا سمجھتی یعنی
 معا فیون میں ہمارا حباب سو جانا
 اگر وہ ناز تلون کسی ہی کرتے
 زمانی نہر کا ابھی القدر سو جانا
 سترے رحیمی تجھی خوش فریاد کو دینا
 جو مجھ غریب پہ تراغما سو جانا

ہماری داغ کا پڑنا جو اس پہ پہی

نوا کی شرف افتاب سو جانا

لکھل کی جاوے کہ سترے انجمن سے
 حجب کی بوہوں ہوں نہ کہ انجمن سے

مابوس ہر پتی ہی جو دعا دھونڈتی ہو
 کی اور ہمار کی کلچر نے جو خوش
 سرکش و کونسا ہی کہ جس جگہ تھا
 جنوڑا جو زندہ ہی تو سکنی کو دیا
 برسان مری غرور کا ہوتا تھا کو
 وحدت سرا میں ایسے سای لبرنی کی
 باتیں جو عشق کے پری غم سے نکل گئیں
 ہر پری شرو و شریہ کیوں ہم سے تھیں
 انسان ہی دیکھ عوتی سن کچھ کھیلے
 ہم جا کی بیٹی زوہ دل اور وائیکلی لہی
 دنیا سے لکی جاتی ہیں دلہن طبع کا دم
 دسہن میں جنون کی خاک اور آتا ہوں
 بلی کی کہیں تو عمر دو روزہ سے بوجھنا

تمنی مری غرور کو غاسر کہاں کیا
 ار دستہ ملکوں سردار کیاں کیا
 یہ کہتے سر نکون تھی اسی اسماں کیا
 تجھ سے کیا تو مجھ سے نبھان کیا
 دو بول تمنی ہیک کے باغ خبا کیا
 اللہ فی حبیب کہاں کیا
 او سکوتری خدا ہی فی اک و استان کیا
 کس شفیقہ کا اپنی ایج امتحان کیا
 شوق شکاری اور سن چکڑا کیا
 حیا دنی خدنگے سوی کمان کیا
 تغیر فی جزا کی مکان بی مکان کیا
 دیوانہ ہو نہ کو مجھ کیوں ہو جوان کیا
 تونی مری حوالی کو غارت کہاں کیا

مجنون کو عشق نے نہ پہنچی دیا غم
 اوس موطن غریب کو بہم حوال کیا

اتراتی ہی جو شیریں تو او کی جان لکھ
 اسکی ہی کچھ خبر سی فراد کیا کر گیا
 کچھ قفس میں اپنی دم سے چل سل
 حب ہو کا ہو کا عالم صیاد کیا کر گیا
 اغار عاشقی میں ایل گرا نہ پڑ تو
 اب تو پڑی یہ تجسیر افتاد کیا کر گیا
 اکدن کر کیا تری جان بارونہر بجاو
 گنجہ جو رو بکا فولاد کیا کر گیا
 مر جا سکا زبا نہر دودہ آسکا جٹی
 تو حوی شیر لدا کر فراد کیا کر گیا
 چنگیز جوانی او سکو غنیمت مری بسلاو
 چو زند اب کیسکو حلو کیا کر گیا
 خفیه را کری وہ اغوا کی از روں
 طاعت کا ہو غنیمت بندہ سم لو کیا
 تصویر میں تمہاری ہم خون دل شیرنگی
 تدبیر زند و روغن ہر او کیا کر گیا
 انسان کی دلوں مفتون کرتی ہا اچھی صورت
 تعلیم عشق کوی اوستا کیا کر گیا
 کیا جان سی شرف کو رو کی جو غنیمت کوی

پابند پیر تو کیا حد لو کیا کر گیا

آہی تو زردہ مانع ریاض حیاں کیا
 پیراٹے مٹا کی اونٹنی نشان کیا
 کیا خوب ناز عشق ای جان جان کیا
 مردہ کیا تجھی تمہیں روح روان کیا
 میں نے عشق سیر لے اے باغبان کیا
 جہوڑا چمن قفس میں نہار نشان کیا
 خدم خزانے عجب وکل سہمی لگی
 خوشبو کو بلبلون کی دلوں میں نشان کیا

ظاہر روح کا ہوجانا ہی شہرِ اکبر
 کون سا کشتہ چا باز یہ ہمارا دیوال
 تم جو کہتی تھی نہ اینگی تم اٹھا کہ سن
 بار کٹا ہی بڑا باکی سہارا اسو
 تمہیں منصف سو کہ تمہی جو کمان
 چاک رہ دہکی گریبان جو بحر کوئی تھا
 خانہ دہلیں جو ہی عشق کے گہا گہی
 محبت سہار کو تیرید جو پلواتی ہو
 وجہ کھلتی نہن کچہ گور کے سنائی
 ماتہ میں تیری کل سرخ جو ہی اچھینا
 شبہ دہلیں جو ہی ہن بر برو شجر
 ہی محبت کا اثر اور اثر ہی کسا
 پہلی رہتا ہا ہا ہا کون سے گہری کسا
 یہ جو بیل کا سنن ہر تو جگر ہی کسا
 ہی شمس کا یہ اثر اور اثر ہی کسا

طفل اشک ای نشو و نما شوخ فی دیکھا

جھکو پار اتا ہی یہ نور نظر کر کے

دنیا تباہ کر کے برباد کیا کر لکا
 کجہ اور ظلم تازہ ایجاد کیا کر لکا

قیامت میں کہی جو تری جگہ نواری گاہ میرا چار یلغار فرستے ہر منجھت کا
چلائی من وہ خیر کفایت کشید انہیں تداطم عاشقوں میں ہی ہی دن قیامت کا

دعا میں نالگہ سون ای شہزادہ سون

سوس و کلوچ کی شہزادہ سون

جبرہ مری ترسین جو گلزار ہی میرا بڑہ ہر منجھت جگہ وہ دکار ہی میرا
سوں باغ رسالت کا از من خواہ بلبل سون او سیکا وہی گلزار ہی میرا
اوشہنی کی تری در پسی حشر کو ہی دیکھی جاتا سون مگر غم سوس دکار ہی میرا
عیسے وہ کہتی من تشقے مجھ ہی دیکر مین اسکا مسیحا سون مہ مبارج ہی میرا
وہ کل نظر ایانہی بلبل سون جگہ رہا جمن دہر میں دہر میں بکار ہی میرا
درو جگر و دلے مغری سون سوتا اک روگ مر جاتو از از ہی میرا
لبلی ز جو بونچو ایامری داغ جگر کو جنون نے لہ طرہ دستار ہی میرا
کہتے ہن محبت پہ مری سو کی صنادل چاہتے عجب عجب باری ہی میرا
بیلو سن سلاتا جو نہی یار کو لدا کر بنیاد رہہ کیوں طلوع سیدار ہی میرا
لڑا تاسی دنیا کو جو افسانہ محشر ادنا سا سہ بانو دہر طومار ہی میرا

کیفیت تو مری غبارنی کی جب مہر اسے اور اسحاب ہوا
 اب رہنہ ہوا جو بیل کا وہ بی ای باغبان کلاب ہوا
 سلطنت اوسکے ایک نہ رہی ہر زمانہ کو انقلاب ہوا
 منتقاری کا کہ مرانہ ملد رایسماں مفت میں شباب ہوا
 روشنی کے پہ خدا ہی ہیں ہی کون مشوق بی نقاب ہوا
 قطع دہر کے امید ہوئے لن ترانی سنہ حوای ہوا

بیکے کور پر برہنہ کو

شامیانہ شرف شجاع

۱ بیمار خلد ہوم کا سورج خورشید قیامت کا ہوا دیگا لہکا رو بکودا من سلی
 ۲ سر اپا نور ہی جلوہ نظر اتا ہی قدرت کا ہمارا دل بنا ہی ایہ کہ حق صورت کا
 ۳ کر لیا سانا خورشید کیا اوس کو قافیت نشان موج کل ہی وہ دیکھو ستہ ہی
 ۴ قیامت ہو ہی ہوم ہی نفی ہے کھارو نہیں شاید منجان او کھار
 ۵ شب وصل اوسنی ہا رات تین کین نہ نفقت کا ہوا چرچا نہ دکر ایامود
 ۶ ہمارا دل ہی ہوم خوش ہے خوش کبھی تو خوش کرو دل ناز بردار محبت کا

تصور سے غش آیا سا مہوتا تو کیا تہا
 کیا ہی خون دیکھو در اندیشی مضمت
 قریب گئے بچا باہمی تو بی وصل کے نہیں
 قیامت پر قیامت دہائی جیسے پروہی
 قدر جسے انسان بر سر ادا دل نہ دینا
 بہارانی سے خوشدل ہو قفس چھٹاتا
 لہی رہا سون قدم اوکو انھوں تصور
 شروع درو الفت میں تو ہم مرو تھے
 جسے دیکھا وہ شیر خاموشانہ موتا ہی
 مٹی پر ہی دفائی مہک غنیمت میں
 خدا عین خدا کی سی زیارت کرتے تھے
 مکان گورین گبرائی امی بوم ہم ہیں
 مری و مملو بیکاع نمک تو شکر کر ایل
 ممبر تہا تہا دو تم را ردیا میں جانا میں
 چراغ گور حشر شہید ناز کا جس

وہی جانی جو وہ جلوہ کا ہوتا تو کیا تہا
 جگر سے یار لیا ہی جدا ہوتا تو کیا تہا
 خوشی میں تو یہ الفت خفا ہوتا تو کیا
 جو فضا تو عین وہ جلوہ کا ہوتا تو کیا
 خدا نہیں اگر ظاہر خدا ہوتا تو کیا تہا
 اسیر میں بہ خوشیاں میں ہوتا تو کیا
 بہ صورت ہجر میں ایسی ہوتا تو کیا
 کمی کی تو یہ شدت سوا ہوتا تو کیا
 خدا حالی یہ ویرانہ لیا ہوتا تو کیا تہا
 ہم مرجع ہمیں جو شہر کی کلد ہوتا تو کیا
 یہ شہر مٹکی مٹ کر نہ ہوتا تو کیا
 یہ گھر دنیا میں بنی کو مٹا ہوتا تو کیا
 کسے سباز کامین نقش ماسوتا تو کیا تہا
 تو نگر سو کی کیا سہما گرو ہوتا تو کیا
 جو اسکو معن جو داؤد سے کیا ہوتا تو کیا

ورونون عالم کی لٹکا سو نہیں کہیا جاتا مومن
 جان فشانگی مری داو جی ملجائے کسے فریاد کروں کوئی عاقل ایسا
 رونما یکی عمر چشم نای جو سو گیا گنگا رتا دیدار کا سال ایسا
 بھوئی تیری ترستی میں کڑی کون ایل کوی پروانہ ہی ایسا نہ لہلہ ایسا
 دم ہی بیسی پس بائگی کہیں منزل کو پنج ویش میں ہو اسی مشکل ایسا
 غشل میت کے ہی قابل نہ رہتی فوس کشتہ ناز کو نم کرتی ہو گیا ہل ایسا

اسی شرف مہ بالعتس روزہ مو
 خطر نہ کو غمی چاہی حامل ایسا

دل کو فال کے خد گھان ستان لیا گیا صاحب خانہ کو اگر میمان لیا گیا
 جسے بیک اجل دم نہر میں لیا گیا لاش کو مقصوم کیا جانی کہاں لیا گیا
 بقیہ ارواح جو ہو مایکا افشا زار غشا سب توحید جا بگی وہ مجسپر گان لیا گیا
 سو لکا وہ تصویر میں سی اوکی صورت بیکار بار سجنی کیلی اپنا مکان لیا گیا
 نذر کون انسانی صورت نہ انگلی نظر اکیلون جوش خون محکوب مان لیا گیا
 حق نہ سجد کیا میرا یوسف محمدی محکوبی لکھ کوی کاروان لیا گیا

واہ کیا جلدی کلا کٹا ہائی مجھے بھر کا
 لدی تھی دنیا میں جس طرح راحت و آرام
 اکے قطر میں نے صفا تم بجای ہی وہاں
 مجرموں میں جس کے ہونے کے کرم و کار باز
 قیصر میں جس میں ولد تخرن سنا تعلق میں
 میری حیرانی بہ اکثر کے گور ہی مجھی
 لن ترانی کا وہاں صدم خیال یاد نے
 جان جس کے میں سن بختی ہی اس کی تہ
 کی سی جس نے سائی بارگاہ یار میں
 کسے میری جگر صحت بڑا تو نہ جب
 وہ وہاں تار تو نے کہا ہی کہ کو فتح
 جل میں جاوے لگا تو تری نرم کا نہ لگا چراغ
 دل دینی کہی دل اوسے قیامت ڈھائی مٹی
 تو اگر چاہی تو پہر جاسی اصل اسی سے

بول بالاد موع ترا شہدہ رہی تنگبر کا
 امتحان کر سکے لڑائی تھی سپان نقدیر کا
 جس جگہ پر خون بچا ہی تر نچر کا
 بے طعن میں کھینچنے والا لاشیہ نقیر کا
 مردہ جان جس میں غلو کی جاگیر کا
 سکرانا میں دیکھا ہی تری تصویر کا
 خواب ہی دیکھا تو برسوں غم راتوں کا
 فیح کرتا ہی وہ مازو تو ڈر نچر کا
 دھوم ہی اقباس کے امتنا ہی نقدیر کا
 کون سرد سیمہ سوا کیا کوچ ہی تاثیر کا
 سانس بگڑ سوتے تو دم برتی تری تنگبر کا
 میں وہ پروانہ ہوں تری حسن عالمگیر کا
 سن لیا ہی نالہ کہ خطبہ لاشیہ نقیر کا
 پاس کھینچے نہر خوردہ کو رتر اسیر کا

حب اوہی صیت تری دیوانہ فقور کے
 اک طرف حنیت عوی اور اک طرف محسوس ہوا
 حل رہے ہو نکل جلتی ہیں سبقت جنسی کے
 پہلی مہر جا پا وہ کل جا رہے ہیں باہر ہوا
 عہدے بڑے بڑے فوٹے بڑے بڑے بڑے بڑے بڑے
 رقتہ رقتہ دی تھاری خون کا محضر ہوا
 طرزہ نیرنگی دکھائی جان کہا کر بار بار
 بیکس تیرے تھوکی لعل وہ تیرے ہوا
 مجھ شکستہ مال کے طاقت وہ تیرے کی
 روح فی بردار کے حقوت سن کے ہوا
 بیجا ابی اوس کے شرم نوع و سہ سو گئی
 رو نما سنیں ہی گونگت رگ گونگت ہوا
 کہ کی وحدت کا فنا نہ غرض تک شہرت
 دعوہ اور ذکر اور اسکے حسن کی کام ہوا
 از نو کی قاصدی کی جسے راہ عشق میں
 حق نکالی نبوت دی وہ پیغمبر ہوا

دامن رحمت سایہ میں اسی ہم اسی

حلہ حنیت ہمارا دلی تیرے ہوا

* نوجوانی میں یہ عالم اوس شکر بر ہوا
 بہت بڑا جو بین حسنیہ میں بری چلے ہوا
 اک حسان ہجرت تیغ یار سے لی لے ہوا
 خون شری اور نہ عرفا اوس کی گردن پر ہوا
 شمع رو یونانی بنایا ابدہ کار اوس
 دل مرا جلیکی جو یہ ورنہ نہیں خاکستر ہوا
 پا کو اس سو گئی حقوت تو یہ نہیں کے
 قابل رحمت سے حیدم خدا کا در ہوا
 خون کر کی رکاسے حیدر کو سو کا فروغ
 سر و کر کے حاکم کو بیگ تیرے ہوا

شرف بیہ فیض کا چشمہ مری ہوئے

ہی وہ دلچسپانہ تری شیدا لیکھا تجھے ظالم کو دلی شوق ہی شوقی کا
 کبھی نازِ خدای سے خوار لائی کا اپنے توڑی دعوای جو بکتا ہی کا
 ماروا لا جی تری پاکی جو بیعت آسمن کیا گتہ یمن نی کیا تہا شربِ تنہا لیکھا
 شاخِ کل صیوم کی طرز میں سیدی جو پیرا لیکھا انکھوں میں نقشِ مری انگڑا لیکھا
 اوس سر پر دلی سچ نی ہی لکھو نازِ سنو میں جہ مشوق ہر زیبا ہی کا
 جلوہ گر میں تمہیں ہر گرسینا کارا ہوں چل رہی ہو یہ چلن کونسے ہر جا لیکھا
 رحم کر رحم مجھی ہنوزہ ناخبر سمجھ کبریا کی کیلی درسطہ بکتا ہی کا
 زندہ در گور ہی روتا ہی کیلی مگر ہی جینے دیکھا ہی جبارہ تری شیدا لیکھا
 پیس ڈالو گی تو میں اونے کر دیکھا نہ ہی امتحان کرنی ہو کیا مری شکبا لیکھا
 حسن نیرنگ دو عالم کو جو دیکھا حق تو کیا تم نظراتی تو بہرِ لطف تہا بنیا ہی کا
 مہر تابان اوٹرا یا ہی سوانیرہ بر یا کہ خضد ابہ گرا مری سودا لیکھا
 ہی تو یہ خوفِ طے کی دشتِ نوروی میں غزلوں جاں بادیہ پیمانی کا
 فونہا لکن چین باز پر غش کرتی ہن سبزہ زنگویش شہرہ تری عنایا لیکھا

جائے جو تو دُوبنی کو خمیں ابدل دریا ہی جو بہہ جا ہی تو ساحل نہ رہتا
خوش ہو جو اجا ہی محبت کا جو ہوکا منقوب ہو دیدار کی سال نہ رہتا

مردانِ خدا میں شرفِ افسانہ بگیا

وہ پیش جو مشکل ہو تو مشکل نہ رہتا

جبکہ کہ نیک زخمیں قاتل نہیں رہتا کیا مجھ کو فراہی کہ میرا دل نہیں رہتا
دم توڑ کی ہر جاکا سحی جاکر زخمیں سفوف ایکا کھیل نہیں رہتا
جیسے رمانا ہو تری عشق میں دھن جلد ہی تو اس طرحے مل نہیں رہتا
سینہ کو چین کرتی ہن خنکی تراں وہ نفس میں بہتا ہوں حج عامل نہیں رہتا
بارش کی ہوتی ہی تو بہر جانیں جل لیکر کسی رفت سے مراد دل نہیں رہتا
رکتا ہی مل شربتِ دیدار سے خالی شبستہ تو تیر ہی ہر نیکی قابل نہیں رہتا
صوفی ہو کہ مجھ کو جی فخری ہو کہ یا کو دم کوئی تراد میری قابل نہیں رہتا

اگر اوسک شرفِ صید تڑپتی ہن نہ رہا

دامن ہی ہو کے کسی سبیل نہیں رہتا

جو سامنا ہی کہی یادِ خوب رو سے سوا زمانی بہر کا پریش محبہ چارہ سے سوا

سکھتا ہے

شریت محبوبہ تا یلدا یغیو لکھا طال
دہجیا تین سپر کچے پر وہ محل نہتا
اسلمی بڑھاسہ دل نرم دینارے صویا
جسکے پروانہ تھی صم و ہارونو نخل
بہرہ تہا میں ترا لوی تفسر سہا بیوم
خشخیش آتی تہا لکیر کجمن غل

نوحس بسیم جی کجا حکو ای شرف
اک ولی اللہ کا پارانہا عامل نہتا

خدا نخواستہ واقف ہو چاہے ہوتا
کوی گری نہ غور اکہ سے ہوتا
لحد میں صین گسوتہ جو صین شمع دیتی
خبر نہ کوی اس ارادہ کا ہے ہوتا
لیٹ لیٹکی دلکشا نام اپنی جان باری
مقابلہ جو کسے کچلا دے ہوتا
بدل سہا نہ کن انگہو لے بار نہ دیکھا
ستم کا سامنا پھر ہی نگاہ سے ہوتا
سزا ہی دینی عید کر نہ کرنا شوقا
کوی قصاص ہی مجید داد خود سے ہوتا
سنائی محبو کا کہتا سن بی نیاز ہے
ہاں تو کچھ ہی شمس رسم و راہ سے ہوتا
تری بھال میں اتانہ کرو فر حیرا
خوشے میں خاک شکوہ اور چاہے سے ہوتا
تلون افکانہ جاننا جو اور بڑے غش کرتا
لبوں نے معجزہ جادو لکھا ہ سے ہوتا
تری بہت ضعیف نہ توئی ای شواو
جو عشق شہد ان لدا لہ سے ہوتا
بدل کی خواہی تھو اصر نواتا محبو
خبر جوہ مری حال تباہ سے ہوتا

نکرانی تم اگر خلوت سی ایته بین خود یعنی
 تری دور لیا قضا غم سی اتنا غم نکرانی
 خبر سوتی خدای سین جو تیری خود نمایی
 ترس لپا کر جو بنابر وصل کورانی می
 پری صد رتین تم جو نه چون دین گرتا
 پیر اپنی دم کی میریت تجو کرتی جوادیت
 خبر سی تیری ادوی جو سوتی برتر متا
 منعم عشق سین ترخه ده حبه کیش کپارتا
 امید دولت دیدار ادوی کایس کپارتا
 عویا هتی درو پیر اینده نفرت نکرانی
 خدا سین خدا کی بیزنه تما و سرتا
 اگر دل محبت جانا جگر و صدا نکرانی
 جانا سین یار نه کامه قیامت سورتا
 هم اغوشه کوفه غمزه سرم جیانتا
 کلونکا خاک سیم گز نه بیزنه سورتا
 مین جانا جان اکا مسافر کاتبانتا
 مری انگین نه پیر اینده جو تو جیانتا
 خدای او طرف سورتا مری جان سورتا
 جانا سین کون کسی طبعی سورتا
 مشکا کر نه پیر کمالیا اگر ذکر تقابوتا

خدای لن ترانی شکر کون خونش رتی تم

سرف بده اول و دیتی جو کچه جی سورتا

دل لگی او کی نه هتی خوش اسلی فالتا
 ماطه بین شکی خبری تپا منی بختا
 مطمئن محکوب کما فابو بین برادر دل نه
 توفی کی بنده نوازی سین قانیه
 کلشن عالم سین نریز بکلی بو کسین نه
 کون کل تپا جو میری خونیست مل نه

بہارِ گہنی کریبان نہ سلوایا بہر
سہد مومن فی جوہیں لک کی کفن و کسلیہ

مسکرا نا جو شرف سیکہ لیا عجبوچ

حسن کو نہ نہس مکہ کا دہن دکھلایا

گلی سین باری کی میں سرکلف قسوتھا نکلا
مراد ای اجل کی امتحان کی حوصلہ نکلا

جنازہ پیر جہازہ ہر طرفے جا بجا نکلا
ہزاروں گلی کاٹی جدہ تر قاتل مر نکلا

سلا کیا تھو ضعیفی کر کی میری تندرکانی
فقط ایجان جا اک دفع لکالی اور کیا نکلا

وہ خوشبوی وفا نکلی جارحی ناکھا
حسینو منین نہ ماری شرم کی عطر حنا نکلا

رجوع قلب کے جب کے مناجات کی ملنی
حگر تیباب ہو کی نہہ سے سحرہ دعا نکلا

علیہ درد و غم جا اوصیہ تو بگردل
گرایا نا توانی تی جو لڑیکہ و دان نکلا

تہا عالم ارواح سے کی تجہ یہ پر نہ
لشکر بہر سین سین فوٹ نہ ہی اپنی قضا نکلا

ہا شک اوس پر پی پیکر کی ارمانوں
کلیجہ پس گیا لیکن نہ ولکا حوصلہ نکلا

ہم اپنی خانہ دل کو مقام سو سمجھتی
تلاش کے جو اس گہر کی تو اس گہر میں نکلا

زین اوکلی خزانہ نذر کر نیکی تمنا
قدم پاس فی جوہی حبطہ تیرا نکلا

خدا ہی میں جو دھونڈا ہمیں لکھایا
وحید عصم نم نکلی نہ تمسا دورا نکلا

کلی مل ملکی روی تری شتاق سے ہو کر
حسینو منین جو جہا با توں باتوین تر نکلا

پہلی راہ وہ آہستہ بین قالب میں جان رکھا
 صیاد فی شکار نہ کہیں ہمارے بعد
 جب تک حکمران تری کا جل کویا سٹے
 رہ رہ گیا تری لمبی میں دل موس کو
 عبرت سی تری نام کی تحلیل ہو گئے
 سہلت کہی نہ تیری تلون دی اسے
 تنکی مری تلالتش میں صیاد فی چہتی
 اوس شاہ حسن فی جو کیا محبو گو در
 ہستے کو تری قہر فی مہار کر دیا
 عمر روان ہی کرنے کے عشق میں صنیف
 بویاس اوس میں لگی کا فور خلو کے
 نہ ڈھانکتا تھا کوی کوی دیکھتا تھا
 جو میں جو میں جا بک کر پاں ہو کا
 غم فی بہی نہ ہوئی نفسی ہدی
 غصہ میں اکی تہ جو قاتل نے کچلی

ان پر دو بین ہماری نظر سے ان کا
 برسوں چمن میں سوکے شبنم غنائ
 کھلو بیو کی سایہ میں اسکا دھوان
 ترپا کیا جو کوی کہیں مہمان را
 تازلیت نرم موم سی استخوان را
 حکمران میں غزل و نصیب کے ہر دم صان
 دیوانہ جہنم میں مری باغبان را
 ہر سون مری کے غبار کے گرد اسکا را
 بستے کہیں رہی نہ کسی کا مکان را
 وہ دلوں میں رہی کہ مراد مل جوان را
 انتادہ کوی یار میں جو استخوان را
 شب بر یہ حال سنسے تری دوان را
 مخموسے بڑکی ابلیس ناتوان را
 عیم ہی را تو حید نفسی مہمان را
 برسوں جا نہیں غلغلہ آسمان را

جو ادب کے نام کی حسرتیں خاک ہو جاتی
 وہ دلگتی تاکتی ہیں کچھ کسی اگر کرتی
 پڑک کے صورت بلبلیں شکار ہو جاتا
 تراظہر ترا انتظار ہو جاتا
 پسند خاطر سرور و کار ہو جاتا
 ہماری اونکی جو اخلاص پار ہو جاتا
 تودہ ہی دم کی طرح مستعار ہو جاتا
 جگر کا داغ کل نو بہار ہو جاتا
 جو کاف و نون بہ محبی اختیار ہو جاتا
 وہ دیکھتی کل داغ جگر کی شاد رہا
 کیسی طرح جو بسنے فکار ہو جاتا

گناہگار پہ اپنی وہ رحم اگر کرتی

شرفِ شہت طلقہ فرار ہو جاتا

+ لڑان رہی زمین جو مرا امتحان رہا
 روز ازل سے غنیمتِ دلین لیا ہی تو
 سکتے ہیں ایسے کی طرح آسمان رہا
 بہرِ محبت نبوی کل کی طرح کہیں رہا
 کبھی میرا میں ہیں مرا امتحان رہا
 عشقِ شکی خواجہ ترا آسمان رہا
 حیرت سرا صاحبِ غنیمت ہو جو دل

بوسہ

جیوتاری نی جوکی یاس نظرین پیدا
 کس ساخرنی کیا کونج یہ تڑکی تڑکی
 دونوں عالمین سی محبوب الی مشہور
 حسرت ریل کے جو کر کیا اویل
 زلف کے چوڑکے سوطر علی مل کھاتے
 مویں وہ دیوانہ جو صحیح اسطراف تعلق
 معش ایسی درزا کہ مری گنتی دی
 سونگہ لہنی کا حسن کو تمنا سم گئے
 قتل کو زمین تو جو محبوب دھوڑ
 موگی باری اور کا تمیق دل کو
 صید پر نچ ہی موی بند بکری دیسی
 کون سہنی کو موی خون یہ کیا موی
 دین موی جس کے باز میں بکریا
 خاک اکیر موی جسکو صید یا اونے
 میری انسو بہ تصویر جو جو جانا ہی

دل سنبالا تو ہوا درد جگر میں پیدا
 کوس جلت کے صدا ہی جو جگر میں پیدا
 حسن کی وہ بوماس شرمین پیدا
 تفرقہ ہو گا محبت کے اثر میں پیدا
 وہ لپکے ہی نزاکت کے مریں پیدا
 تخت بریونگی موی راہلوز میں پیدا
 خود بخود سو کا ترا نور نظر میں پیدا
 بوموی ہی وہ کل دفع جگر میں پیدا
 اسی مسافر وطن جو کا نفرین پیدا
 بچ وہ مات موی او کے خیر میں پیدا
 بی پری موگی تری تیری پر میں پیدا
 جاکر موی کرمان بحر میں پیدا
 بیٹی شہلا کا یہ جو داسا کر میں پیدا
 عمدہ گی تاو دی سے ہی زریں پیدا
 اب اس وجہ سے موی گھر میں پیدا

اور ای خاک گلیے لگا کی پروں نے
 پہا سوتا تری دیوانہ کا جو سودیکھا
 کہلی جوانکہ تو یوسفؑ کی ہمار کہا
 یہ کسا خواب میں زانو پہ نہی رستہ کیا
 نیاز و ناز کے معراج میں سنیں باتیں
 خدا کی نرم بین ہی مہمان شہر دیکھا
 ہمیں تو فتح و کل کا اتفاق پسند
 کوی فساد نہ البس میں کوی شہر دیکھا
 نشانہ ہوئی حیرت میں دل ہی دیوانہ
 تمہاری تیر میں یہ کس پر لکھا پر دیکھا
 کہی لکل جو گئی رگدڑ میں قاتل کے
 تو منے خون کا دریا کمر دیکھ
 نقاب لٹکی جو اونٹ دیکھا دی خیار
 نہ اقباب کو دیکھا نہ پیر قمر دیکھا
 تمام عمر نہ درو جگر نے فرصت دی
 رمی حسیح نی محکوم نہ اک نظر دیکھا

سازن عدم کا کوی شہر سنے

شریک حال نہ دیکھا نہ سمجھا

تم جو کہتی ہو کہ کبھی خبر چا دل کا
 منہ کو اتا سی جگر حال کس پر کیا دل کا
 درد تمہا نہیں مدد پر جگر کا دل کا
 بقول رحیم غی عجوز کلید دل کا
 تر لیا جس وقت کو شہنم سو کر
 ابلہ سوٹ گیا کونے دریا دل کا
 شوق میں فوق میں کیا کیا کر لوں باتیں
 کوی ارمان محبت میں نہ ٹکلا دل کا
 بلکہ ہو رہی کوی وہی تو نہ پس سجانہ
 تم دلا دلا دو تو ہم کرتی ہیں مدد دل کا

کیا کرت یار کی نچر و عین اور کرتا
 دکل گیل جانیکی کچہ داد بھی ملجاتا
 غم نہوتا دل بیتا کے چل لسنی کا
 زندگی اور جوانی کا خرا ملجاتا
 تیرا دسکا کوی جویش میں ہوتا پرت
 خیر کنوری کہ حکیر کار و غمنی کاٹا
 تحلیہ میں شب معراج کا لطف اور ملجاتا
 طوق اگر شوق سری فی نہا یا تو کیا
 روکی دریا میں بہانا جو وہ بہتا چل
 یار کرتا ہی عالیشان جو سے گلشن میں
 نور کے تڑکی جو تو سیر کیا طر جاتا
 کیا خوش ہوتا سن دکل درویش تبا
 نزع میں ہی تو نہ بہتا ایسی پہ انکسین

ہم بھی ہوتا دس لوٹا جو نہ بازو ہوتا
 اد کی سائے کو ایسی کو جو انسو ہوتا
 تیری بچانے اباد جو پہلو ہوتا
 جشن کرتے جو کبی یار پہ قابو ہوتا
 اک ریزدلت مراقبت بازو ہوتا
 کیا گزرتی جو کوی خیر ازو ہوتا
 جلوہ فرامری محفل میں اگر تو ہوتا
 اس گلیم کسی محبوب کا کیسو ہوتا
 سنا ابر سے وقت لبت ہوتا
 بوہی سوتا جو حسن تو تری ہوتا
 جان جاں ہی یاری کی شہو ہوتا
 شام سے الکی جو مہمان صابر ہوتا
 جان بچ جائے ار پس نظر تو ہوتا

نیم بار اہو نہ اوکی جو ہوتی مفتون

اسی شرف دینہ جگایا ہوا جادو ہوتا

عشق کامل جو میں رکھتا ہمارے کام آیا
 کس کھلتا نکا چمن پر کشتہ نظام
 خون سہو ہو کی با اس کے خلتش ہو
 بستی یہی کہی توئی نہ اولت و صلا
 سمیت عشق و کی بندہ بی طور ہو کر
 بیگنا سو ہو کیا یارینہ رخصت افہود
 روز ابا کئی وہ دیکھی حیم قید ہو
 نیم محبوس بیابی فی بولوا ایا
 انکو میں سیکر وں مشوق کو نو درین
 سن ترانی نہ صدا انیلو پر داس
 تجربہ شربت و دیار کائین فی جو کیا
 اسی شرف کے جو نکرینج پر کشتن ہے
 عالم یاسین اک شیر بد و کار

انکسار میں جو میں ہدم سوا
 تباہ عالی طرف مری خاک
 دشمنو نکو سی مرا ماتم
 جو بنا ساغر و جام جم

چاہی غمناک کرے یا چاہی کرے یا دیگر
 باغکو باغ جس کو نہ جمن سم سمجھے
 پیرہ وی ای بار خدا کیلئے نہایت نماز
 بر خندق رخنہ دوسری داکری
 فکری میں رخی تفتہ دل کے پیر
 بی انور شبابت یہ برت وارڈ
 منعت بر باد عالم چاہ کی مشقوں کو
 و فقہ ملک غمناک کو چلی کا ہونہ
 کیا لکھا و تھی کہ دل کسے لیا پلو
 اتنی تو عالم ارواح سے آنی نکلیں
 دلی انصاف کو ہی تیری خبر پر رکھا
 کل نہ سو گئی نہ کبی نہ تھر پر رکھا
 اک خانہ کی کسیکاتری در پر رکھا
 مار دالہ محسی الزام اثر پر رکھا
 کوئی پیادانہ بے زخم جگر پر رکھا
 بیگنہ یارنی جہاد یہ گھر پر رکھا
 درست تفتہ کے مری گھر پر رکھا
 کی وہ سمیت نہ نوزاد و خبر پر رکھا
 نہ اس ناز سے دوسری کل نہ کر پر رکھا
 مسعد رو حکور وقت پر رکھا

لی بھاسکے دراتک کو مشقوں

ای شرف جانچنی کو دیر نظر پر رکھا

ہی پرستانیں نہ ہی انسانیہ کا
 پال رکھی صیاد سے بلبل لیکر
 بین مدد عادیں سے دست لفتہ ایل
 عصف پر نو نکو سولہ ہی تری دیوہ کا
 مستند ہی دل بیتاب کے سبدنی کا
 نام کر عادیں سے وقت مرجانی کا

شعبد بزرگی کا قوبر سوگما عشق شیدا

حوشت چشت میں نیا مکی مہم سچھا
 مین افیت ہوں کہ خوش کو نہ محسوس
 اولی سیدی بن خیمین دل مضطرب
 کل کے رک رک حال خار کو لستر سچھا
 قاصد یار کو جبریل سے پیکر سچھا
 اوس پرورد کی بیاجی کو پیکر سچھا
 جا بجا مجمع کل و یکہ کی سحرار و عین
 دل فریوٹ لکما میں اوترا ہوا سحر
 بوریانچید میں دیکھا جو کوی افتادہ
 تیری دیوانہ معذور کا لستر سچھا
 عمر حسرت و امید کی فعالیت کے
 ہوا کی برکت نہ سنبلا نہ مقدر سچھا
 یار کی سامنی حیران محسوس کرتا ہے
 اوترا کا ایتھ کو ترنیت لکندر سچھا
 جم میں یار لہو کی جوڑ میں پر جھٹن
 کشتہ ناز نرا ہو لوٹکا لستر سچھا
 کندی زب جو اس کا لپکا پارس نے
 مین اوسے تیری خانہ کسے تیر سچھا
 ادس کو چہ میں افتادہ جو اڈر لپکا
 بھر پڑا ہوا اپنا میں کیو تر سچھا
 اکہ اپنی عورتیں ہر لکادی میں نے
 خط میں ہی دیکھی حسرت میں تیر سچھا
 اس قدر نور جہا یار کی خساروں کا
 لاکہ پردہ میں عورتا میں لپکے تیر سچھا
 وجہ کی حسن پرستوں کی شادی کی
 محسوس ہوئی مٹی تو سنگر سچھا
 عمر و عورتوں کی سیم و جہا میں گور کا
 روح کو یار کی سانس کو صر سچھا

تربت کو راطمی کل معززین ملیگی	انوس سو کا تابو او سپر سی گورن کا
اندھی نہا کرے کیں ملی ہی	کا فور سے ہی او جلد زینا جیتن کا
حاری عہد ہی کسے ذراع وفا جیتن	موجد ہی کون رکھا سکے کس جین کا
قدے فرنیہ جس کی کل شنیقہ ہو	جبریل باغبان سے بل ہو جین کا
بیروانی ہی تو جاکا پرتانہ دانی	کو نکر کسلی کے سر جہا دے انجن کا
دل کیسے نکلی شانوں نہیے کا نہی	او سپر سی بل نہ تھلا گیسو پرتن کا
جواب غیب سے نکلی اکو جی ہو گی	انداز سے ہی بیکر انداز سخن کا
یلاے کوئی کہہ ہی مخون بچ تو خدا کے	اچھی طبع او نہای مردہ ہی ہو وطن کا
بیمثل کل کو نہیں یا شب جرنج سحر	ذراع جگر میرا بالعل صرین کا
بہتی لگی جا کی صلہ فردوس عدم سے	ارمان بجلی سے دنیا سے پس کا

برقی کلام اوکا اچھا زاری شرف
 کیا بات سننے کے کہتا ہی کیا دین کا

بجہ گیا نیم میں اونسی خواہ دل سنڈا	کیا جرنج روح سو ہی سحر فصل سنڈا
سوز کیا سوز نہا گیا اک لگا تھی دین	سرد ہم ہوگی یکین نہ سوال سنڈا
مور کا جتنی ہی لگی زانہ و فاسین دلی	کر کا ہی ایسی مسافر کو ہم نزل سنڈا

دل یار کا ہلکائی برادر کی جگر
 حوٹن حوٹن میں جان و طبع کا نہ جاننا
 الفت دل و جگر گئے ہی نہ جاننا
 کیوں لشکر و حاکم جبار کی ساتھ ہی
 بھجائی اوسنی رسم محبت و عشق
 سرمہ سوئی سما گئی اونکی نگاہ میں
 راہ و فامین سایہ کو ہی ہم نہ لہنگی سا
 سید و دیلی بوی بڑ کٹائی دم مرا
 حور شیدا کا نہ کپڑے کے روپوش ہو گیا
 کیونکر بایں سو ہمن اپنی شباب سے
 تقدیر لڑکی لب مسوق ہو گیا
 روح الامیں کیا کہ عطا کی ہمیری
 فرما دقوس کے وہ فسانہ کو کون سنیں
 کیا لیکھا وہ خبر ہے اپنی خبر ہمن
 شہ گواہ دیا ہی تمہاری جو فرار کے اوس

لازم ہی ضبط اہ میں کنھوں جگر ہے کیا
 صحرا نشین سو تو سرد کار گر ہے کیا
 غیب ہے بوہرگی حلد و غم سے کیا
 دم بھر کی اس شکوہ کی کیا کفر ہے کیا
 دل تو گیا اوس سے کیا ایا اوس سے کیا
 انکھوں میں گر گیا تو کڑی لہنگی نظر سے کیا
 تنہا یکسا سفر ہے مسافر سے کیا
 اوس کل نہ خط لکھا ہی سہ ہلکے ہے
 بھجی کالو کے خیمے ہو گا قمر ہے کیا
 احوال اتفاق کا بھی دوہر ہے کیا
 تیر مراد ہی اسے کچھ نہ جانے کیا
 تمنی کیا سلوک میں نامہ بر ہے کیا
 تفسیدہ دل ہے کیا اوسے تفسیدہ کر کے کیا
 خود بخیر ہی وہ اوسے مری خبر ہے کیا
 جھلادی کیوں حضور ہوا کر کے کیا

تسلیم درخا پرین را مبار و شا کر
 قرآن کو تیری خط تقدیر میں سجھا
 اک نون کی صورت جو دلہا دی محبت
 ایل تجھی ایتھ تصویر میں سجھا
 بیتاب بیاہتا جو کیا میں نے کھی مبار
 مرانا نہ نصیر تو نصیر میں سجھا
 کی جھپٹے میت فرشتوں نے جو پر
 تیری ہی بتا ہی موی تقدیر میں سجھا
 سرنامہ پر لہا کہ نہ قابو میں با مل
 اک وحی خط شوق کی تحریر میں سجھا
 ہستے کا مکان شعبہ چند نفس بتا
 رہنا نہ مناسب کسی تدبیر میں سجھا
 دنیا میں جو دیکھا تھا حقیقت میں وہا
 تلقین سنی ہیں تو تعبیر میں سجھا

خاک اور کے نعش میں دوزر جو چھا
 حق میں شرف اپنی اپنی آکسیر سجھا

سو جہا کبی نہ عشق میں کج پیار کی
 حسرت نہ کی کوی تری دیدار کی سوا
 ایسا سوی صلی چوتس پہ رحمت جو اپنی
 کون اسکا مستحق ہر گم کار کی سوا
 لہوای افتاب کے ترابی برق کو
 کسمیں جھپٹ سرتی تلوار کی سوا
 لا کون ہی خاک واک خاک سے
 ہم منزلت کہاں تری سرکار کی سوا
 منور سخن کو سو کجا تو غیب سے
 کسمیں ہم بات صلی تری گفتار کی سوا
 خلد بین میں بیٹھ رہی جا کی متقی
 حاضرانہ کوی گم کار کی سوا

نجد اہی خطا کہیں مشک جو ہم تری زلف چھینے نہا کر کیا

نہ لوعشق کا نام یہ کہتی ہو کیا جو سوئے تللی ہی ہمارا گلا

یہی ہم کہی جا لیں خدا کی قسم تمہیں نہا کر کیا تمہیں نہا کر کیا

تری ماتم سے مین جو شہید ہو مری روح کا عشق مرید ہوا

جو حیات رہا تو نہ جوئی قدم جو موات تو طواف فراد کیا

تری شوق نے ہم کو جو خاک کیا تری فراق نے خاک سی پاک کیا

تری رنگ نے مجھ پہ کیا سوہ کرم مجھی تری چمن کا عیار کیا

تری تیرد ف کے حوک تھی مجھی بڑی حسرت بچ قفس نے مجھی

مجھی جوک گیا یہ غضب یہ ستم نہ اسیر کیا نہ شکار کیا

تجھی چاہا تو رنگ یہ مٹکی مجھی تری باغ کی خاک سی پاک ہو

میری تیرنی چمن کے حوس مین جو صبح تو عیار کو ابر بار کیا

نہ عدم کی جو جگہ سواری ملی کوئی تخت روان عمار کی

کے دو ستون مری ہو کی ہم مجھی دوشہ اپنی سواری کیا

تری حسن و جمال کے شیفہ ہن تری نور ازل فرشتہ ہن

تری عشق مین ہو گئی کشتہ غم وہی کر گئی قول جو بار کیا

اس حب کے خدا و او شرف و اعلیٰ دم آئی لبو شیر سی تو فریاد نہ کرنا

ہم نہ دیکھیں گے تری در سوا اور دوسرا

کون سی تجھ جہا نہیں پرور

واہ وای جان جان کیا عجب کھانچا آہن سکتا تمہاری پاس دم بہر دو

نفس کا ترتیب لگا ہی ہی کیا بزرگ چادر لکڑی سوا بچہ نہ بستر دوسرا

دولت و دیار کی خست نہ نہی زور ہم خبر سون تو ہم لیتی مقصد دوسرا

بروی تربت سے قید و کس کو کس محروم ایک کلوتہ اوٹھالی کلکی چادر دوسرا

کیا ہی کوہ طور پر مونے کی منی حرا عشق کے امید رکھی خاک تیر دوسرا

دبدم صیاد و کلچیں کو طر ایمای خزان فیج اک بیل گری لکڑی لکڑی دوسرا

خون ہو کر ہم ہی جابی دلیں شعلی اور لو فصد جب کھلتی نسج دتی سن نشتر دوسرا

ایٹم اوکا تربت پر جو بڑ و دالتی خاک بوڑا نیلو ختم لیتا سکندر دوسرا

اوسنے لکھائی کہ محب فوج کر کیا ہی بھر کئی اوپر چری سچو کو تر دوسرا

ایسے کنگو کو نہ تربت عافیت ملی روع فی جہا کخانہ بھر جا کر کوی درو

جو منی جانا ہی جو دیوانہ شک استل سر شعلی کو ننگا دیتی من تیر دوسرا

کیا فوج حسن کی سر پرستی شمع کے سر ربیہ حب ہی بند کیا سر دوسرا

سے

مین نے اپنی سرشوریدہ گوشترا دالا
عاجری کی جو بلا قید او سے تھی منظور
کیا سرت اپنی پاکیزہ سی سحران الہ
باغین پہلی جو خوشبودی میرا سچ
فخر حبت میں وہ رستی میں الی صدمت
غضب از تو کی طلب بدبختی بای
ایچی اکیونین جگہ کنسے سن دی جھکو
لوٹنی دولت دیر کو دل جابای

جب دماغ اپنی خوشبودی مقرر ہوا
در نویہ بہ نسیان مقرر ہوا
واقف سایہ کی جسم مطہر ہوا
کونسا کلی سی کہ وہ طابعت ہوا
جو پڑا بھی جنس دنیا میں سیر ہوا
کیا کون پاس مویا یار کا دفتر ہوا
کون دل ہی کہ جس دل میں ترا گھر ہوا
اس مہم پر تو روانہ کوئی نکر ہوا

ای شوق شوق ہوا یاد کو خوشی کا

جانی دانو کی حق میں تو پیر ہوا

ہوئی سے فراوانی ہری یاد نہ کرتا
عادی سن بلا قید کا دیوانہ تھکا
مشکل جو محبت میں پڑی ہی تھی بدل
کیا تم ہی تری تھکا جھکا دی جو جھکو
ای یار مر دھکوا دھکوا تو او چاردا
بنوہ سوان تھارا محبی ارادو نکرنا
رندو انسن انسن بھیکی میوانہ کرنا
اطہار حسد نے ہم افتاد نہ کرنا
یہ دیوان کی ای ستم اچلا نکرنا
اب یون کیسے معلوم کو رہا نہ کرنا

رہی جا

جہیم ہوا چٹا جو چلی جھک جو خاک مال
 تیار قصر عرش الہی جو ہو چکا
 نقصان میری جان کا اکثر ہے ہوا
 ایجا و قتل کا تری شمشیر ہے ہوا
 اوئے خطا عاف توبہ معوی قبول
 بخشش معوی بری جو بین تقصیر ہے ہوا
 ہر وقت ای شرف توبہ کہلدار
 اکاہ ہی نہ قفل نہ زنجیر ہے ہوا

شب کو نظارہ دلدارنی سوئی نہ دیا
 انکہ تربت میں لگی تھی کہ ہلدا شانہ
 شاہی طلوع بیدارنی سوئی نہ دیا
 ساری گھر کو توی بیمارنی سوئی نہ دیا
 نیکو نظارہ دلدارنی سوئی نہ دیا
 ساری گھر کو توی بیمارنی سوئی نہ دیا
 توبہ توبہ کا وہ غل شب کو چایا تاج
 سبکنا ہو نہ کہ نہ ہمارے سوئی نہ دیا
 دور رہو میں تری قصر سے بہتر نہ دیا
 حشر پہلوی دلدارنے سوئی نہ دیا
 سوز و ہمارے بار بارنے سوئی نہ دیا
 نیکو نظارہ دلدارنی سوئی نہ دیا
 ساری گھر کو توی بیمارنی سوئی نہ دیا
 رستراحت کا کیا خوشی مل
 اکئی بند جو غلبہ کے جھبی تربت میں
 چو کی دید کی حکایتی رہی زبا بارو

بیری صد مہینہ میں ہم جہ کی تاسیر
 نہ دیکھا ان بزرگ جہانت و درجہ
 جلی ہیں گرد و پیر نیکیوں غنقا و نہ
 زمانہ میں جو حسن باری عالم فرسی
 ساری روح فی راہ و فامین ہوئی اولیٰ
 جسے جلوہ دکھایا کافہ با بر سو کا حایہ
 کتب معلوم کس صفات نے جو کمال کایہ
 خداے داد یعنی کو گویا ہی خون حق
 چرک کرستی مگر نہ پیر صیادنی اولیٰ
 دکھا اسی حسن اللہ رخو کی محو تصویر
 ہیں یہی ناز ہی اوس رسم و کمال کار کا
 تمنا میں مفقود انجیر ہوئی ہے
 ترا فہم چو متی کو سنی ہی مینو ایگرادی
 سنا ہی فصل مرا جلی تبار ستی
 تبار تو بزرگوں کو کسطنی را سو قابو میں
 نہ اپنا دل ہی قابو میں نہیں اختیار کیا
 تو اوس کل نے مری اکتون کو سنا نہ
 گلہ میں باری کی شاید و تر تازی عبادت
 نقش میں ہوا فل رست پہلی سبقت
 نہ اپنی گر کو گر حایانہ چنانہ مراد اپنا
 عروس کل کو سیر بس سبقتی ہی ہار اپنا
 کہ برسوں ہو گئی سر اکتون حل کھا اپنا
 خضوع ہم کر چاہا ہر سو فی قیلہ عبادت
 قفسی مرنی مرنی ہمے سر شکار اپنا
 موقع جبکہ صدقہ میں اوتروادی ہار اپنا
 بگو جانی جو بکڑی سنو حایہ کالار اپنا
 قضا فی اللہ ہو کر کی تجوڑا یاد کار اپنا
 فی ایشیا ہر جہا سبالی ای کسوا اپنا
 دکھا بنگی و تاسو قدر اپنی اقتدار اپنا
 حل کھا لیکر لیتی سو کو بزر اختیار اپنا

گہرا کی تم اوہ جانی ملاقات نہوتی
 ای یا رجبی ہمیش جو تاخیر میں آتا
 موتا نہ مقابل کی مردان جوانی
 لشکر سی جگر نکو جو رنجیر میں آتا
 سینہ سیر کی مری سہولتی نہ یہ شہرت
 قاتل کے جو میں عبرت شمشیر میں آتا
 کہانی زمانہ کہ میں وہ خواب عدم میں
 بنام اجل علی مری تعبیر میں آتا
 عوامی کلیجہ سے جو پارای قدر انوار
 یہ توڑ کہانے طر تری تیر میں آتا
 سہ جاتی شبہ اپنی کشتی کی جو بزرگ
 حلد ہو بہر نی کو تصویر میں آتا
 قصہ تری شیوا یلکا باہر ہی بیانی
 سرگزنہن کنجائش تقریر میں آتا

صوائے تری صبح یہ تانی ہی شرو کو

یا شیر سی جگر اہوا رنجیر میں آتا

ارمان مرآتونی سی صحر نہ نکالدا
 صوائے تری خاک کو باہر نہ نکالدا
 صیاد کی سہاکی تراضون کی خنک
 اک روز دلا سے سی مواد نہ نکالدا
 جو بانی نظارہ سی اسکو نہ سدا
 انکس تو نکالین دل مضطر نہ نکالدا
 مشتاقونے تر یا نیکو رو میں بیٹی
 بہر تمنی قدم سی کبی باہر نہ نکالدا
 کیا بوجہ کچا تجربہ کوئی افیلم لقا
 جب ہونڈ کی دنیا میں تو گر نہ نکالدا
 منظور سی تھا کہ افیت میں رہی
 قاتل نے جو دلے مری خبر نہ نکالدا

۴ جان جان لہ اپنی شربت دیداری اکی تر و احابی بر شیر محبہ بیمار کا
 ۴ نیچہ کو بند کونی جلوگی میری ساتھ در جل جا بگا حیدم طالع بیدار کا
 ۴ ہر کی تیشوین غبار اپنی شہید ناز کا ای بریدو اسکونان کبھی حصار کا
 کیا سین و سہکارا ہی لی تو اتالی مہ تر چو فیکلی قبضہ چور ز تلور کا
 خاک پاپ اگر چادری حبیب دم نور دہ و ابر شیر نور و ابای کیا بیمار کا
 کو کھن نچے عوی شیرای شیرین کھل ہو جا بگا اسکو کاٹا کھار کا

لوگ سچے ہیں اتی ہیں تم کٹاؤں
 جابرنا چارای شرف کرتے ہیں کھار کا

جشن ہا عیش طرب کے انتہا ہیں بادر کی بلوین جانی میر جاتی نہیں
 اونے کین حالت اہل خصل مریج کے کسک بو نجیوں بات کم ہی یا و اتی نہیں
 محکوماری کیں کے موت اگنی ہی شام شبکو گہری بادر کی باون سب اتی نہیں
 میں تر کمر مر گیا دیکھانہ دوستی خاک اوہیں شکر کو خیر برانی حیات ہی نہیں
 کیا تاباں حال از دل کا بہشت ہے دوس نہانہ میں فضا باد خدا ہی نہیں
 وعدہ لی لہیا کہ کھلو انانہ محکوموں عالم ارواح میں حسین جاتھن اتی نہیں
 صدف زنا خوشی سے جاکے دوسمین اپنی کیا کون جسد نبای کر عبادت ہی نہیں

پُر کا عواہی دل جو نہاست پہ بارگے
 گلشن میں دیکھ میں اردن یا کمن کو کیا
 رخسار میں کہ بول کسے کی کلاب کا
 غنچه نہ پر کون تو کون میں دھنکو کیا
 ندہ دم او چننی کامیری کو عروج
 سلجھار ہی ہوزلف شکن درنگ کو کیا
 جب باری کیا نہ مرا کی غم غلط
 کہو ایک ابر کوی سر سبز و محن کو کیا
 مجھ کو تو ساتھ لائی گئی کوی باریں
 فردوس میں ہی ریح توجہ مردہ کو کیا
 اکبات اوس سے سو کی مصلح کج کو
 بیونچی کا کوی باری کی غرض کو کیا

کیا تمنی اپنی شکل شاہی ہر ارف

دستار سر کمان ہی کیا پیرن کو کیا

تیری عالم کا بار کیا کہنا
 ہر طرف ہی بیکار کیا کہنا
 اف نہ کے درد پھر ضبط کیا
 ای دل بتوار کیا کہنا
 وعدہ وصل اوسے کون کو نہر
 میرا کیا اختیار کیا کہنا
 کیا ہی شہزگمان دکھای ہیں
 میری باغ و بہار کیا کہنا
 کسے عاشق میں اوسے حب کیا
 بولی بی اختیار کیا کہنا
 بہشت پر ہی لگو نکلی گرد رہی
 افین ای سہر کیا کہنا
 تیر جی نظروں سے کام کرتی ہو
 چشم بد دور یار کیا کہنا

مستقیم

معجب آتا ہی رہ رہ رکلی او کی حجر
 ہو اسی گوند غریبان یہ ابرسایہ گلن
 یہ کیا ہی جسم میں چپکا نہیں جو دنیا ہی
 کہ حسن کو دیکھ کر شش جوبی الی
 عروس کل غنیمت نہیں کیا نہیں تم
 امیدور کیا تھا حور صاف دیا
 کیا کرد وہ سچ تو کہہ دلا سا ہی
 کہ بطرح نہیں ساتھ چوڑی میرا
 لہو کو جاٹ کی سوتا ہی تیرے دم کیسا
 کنا ہکا رہے اوسنی کیا گرم کب
 تمہیں بناو کہ سوتا ہی اور کب
 بیٹ لپٹ کی اوسے مبارک نام کیا
 ہوا مبارک رہے ابر کا قدم کیا
 ہم اراج یارنی مجھ پر کیا شرم کیا
 خیر نہیں اوسن ہو تا ہی رنج و غم کیا
 شریک جان ہوئی سن غم و الم کیا

کیا بڑھتی ہی خط و شرف جان ہی
 کہلانہ جا کہ حال اوسے پتا نہ کیا

قصد سی سبیل سبیل غیب صحرایا
 عشق ہی ہم جو بنائی کہ کیو کیا کام
 کہ ہم کرتے نہی زی یار کی فصل و الو
 یونچستی کیا یوں جدا نہیں جو گوری کوی
 کوی شاق را جلوہ نے دیکھا
 دیک کیا دیکھی و کہلدا تا ہی حور ایا
 جان اپنی سر دل اپنا ہی کلیہ ایا
 دو دشن با تہوں جگر نام تو اپنا ایا
 نکو معلوم ہی سب حال کہن کیا ایا
 اسکو کیا کیجی مقصود ایا ایا

ہمارے سامنے ہے ترے میں اور ہر جگہ
 جگہ موسیٰ تاملد کی دم نکلا
 چکا دی کو رکنا ہولے سنی تو یہ کہ
 نجات کے ہیں راہیں تباہی دم نکلا
 مسیح کی جو اجازت تھی عقل صحت کو
 قضا جوتی تو شفا ہو سو اکی دم نکلا
 درجست ہو کی طبیعت بگڑ گئی اپنی
 سبب لالہ کی محبت ہوش اکی دم نکلا
 شب جدا نہیں دل بہر کی جانفشانی
 کج رجحان عجب ایذا اوٹھا کی دم نکلا
 بگڑ گئی تھی مری احتضار میں اگر
 وہ ہے روئے گئی تھی نہا کی دم نکلا

نچوڑتی تھی کس طرح روح قلب کو
 شرف حب الکی دم میں کی دم نکلا

دھن میں تجھ میں جو ای کو چہ جان سوتا
 مغرت ہوتی مجاور مراد خداں سوتا
 جان جان پر وہ سر اور نک کے نشان سوتا
 تیری خاتم جسے ملتی وہ سلیمان سوتا
 زخم دلے مری کیوں خون کی بونیں نکپن
 مسکرا کر کبھی غم نہیں گراں سوتا
 حرف شیرازہ جو ہوتی رکھان بلیکل
 پہر کلتا کھانا محبوبہ پریشان سوتا
 دھوم اور جاتی جہانیں مہر جان باریلی
 نام سوتا دہن زخم جو خداں سوتا
 مفت محبوب میں سوئی کو کی کو میں بپو
 ابو سوتا اگر چاہے رکھان سوتا
 توڑتا دم جو بری ہاتھ میں نہ ہاتھ
 قصد کہلتی تو خون اور فراوان سوتا

پرو نکو نو چکی صناید فی محبی چوڑا نہ اور مسکانہ میں مالای ایشیاں سوچا
 جہان سنا کہ وہ عیسویان فرود کشی ہا گر اڑا ادھا بیٹا میں نا تو ان سوچا
 کلوسے ملنی کی خواہش نہ پائی بلبلانی گیا جن سے جو صیاد باغبان سوچا
 نیم مٹی عشق کے مردور کی خراب سے محل میں ذکوردار رات کو دوکان سوچا
 کسکو گنج نشید انکا حوصلہ ہوا سمی نکل گئی وقت امتحان سوچا

وہ ہر قدم پہ قیامت پکڑتی ہیں
 نشان قبر طوفان محبت میں سوچا

فروغ حسی کی دلہندہ نہ سونا تھا زہی شرف محبتی روشن ضمیر سونا تھا
 کلونٹل مکمل ہی سمی نہ انکے سے دیکھی بھارتی ہی محلو اسیر سونا تھا
 سو ہی میں دل میں ترکش مری کئی تھا کوئی جگر میں بھی پوشت تیر سونا تھا
 کسے شہید کی خاک اور کی زند اور اگے کللال لعل ہوا کیون عبیر سونا تھا
 تری گل میں جو بیت ہمار دھن سونا اس اب کل کو میں کا خمیر سونا تھا
 پیہ وجہ جو دھوین شکو سی اور کئی تھا جگر کی داغ کو بدر میر سونا تھا
 بیان میں کیا کون اب باز برس کا ہوا جو مور کہ دارو گیر سونا تھا
 رما کی دھونی جو بیٹا ہو مانت تیری اسے لکیر یہ محلو فقیر سونا تھا

صدای بی آبی پر ایل نه لن توانی که
 کس بطرحه جو پرده اولت دیا جان
 به اتفاق مواری تری نه ملنی کا
 زمین شکاف جوئی تو من سما جان
 شمس نازکی هر قدر و فرشت
 برای دفن حیازه جو کر بلا جان
 دکنای شکل تو پر دیکهتی تماشام
 کلاب لاکلی جبرکتی اگر عشق اجا جان
 نصیب حاکمی ارام کرتی حنیت من
 همین جو کج شمس اندیش سدا جان
 نظریه یار کی کرجاتی هم ستم سوتا
 کسین جو یاون تم تیغ دگکجا جان
 خطای عشق به آنا ستم نکر ظالم
 معاف کر تحمل نهت موها جان
 تمهین تباو جو تمسک نه جان من
 تو بوسه کاهی کو دیتی مرا فرجان

مری هم آج رتبی رات ای شرف ای

نه ای لگا جوده آنا تو ابتک ایا

سوا خود زنده نفس دیکر اوس یار کا
 مان کا
 بوی سرفی تو زند دور اور گیا جوی
 بوی سرفی تو زند دور اور گیا جوی
 گل کشتی من سهره ی جبین لیلی کا
 بوی یار کو شاید عروزی جوی
 اراده می جوی ظالم ترا اید ارسانی
 تو بسم الله مکتوبی مرا می حاشی کا
 خوشی کیا خاک سوکتها صد کل و شکلی
 بیان دم هر سن رکتی هر سازندگی کا
 دوروزه بهار عمر انسان باغم عالم من
 غرض به چلتی بهرتی جیوا و عالم جوی کا

زخمی خون تو بونی دو کون باز برون
 کیا بات رہی کمار تلو در جو میں رو یا
 مون مستعد وقت فرما دیجی سلا
 لی دو بینگی تکی کو ہی کسب جو میں رو یا
 محبون نے کہا جو حشمت اوشن دیکلاو
 بیٹا ہوا صحران بیکار جو میں رو یا
 رحم ہی گیا اذکو کوادی مری بی
 زخمی تین جلاکار اکبار جو میں رو یا
 کی غصہ ماری پراونستہ نظر سید
 ان اکبر نو کیا سو کر بار جو میں رو یا
 بیتابی و داری پر مری اوں رحم
 دیکلا ہی دیا محکو دیدار جو میں رو یا
 آرام و کرتے ہیں روانہ محبی ایل
 شہر نیکی سو کر وہ بیدار جو میں رو یا

ای تہی عشق کل وہ کلا تہی شرف اذکو

پراونستہ وہ سو کر بیچار جو میں رو یا

تم موہیتای جهان کوی تمسانہ سوا
 جسم ہی تو خدا جسم کا سایہ سوا
 کوی اسرار خدا کا کبی اٹھا سوا
 یا علی تم کسی بات کا پر دانہ سوا
 سایہ تک جسم نفارست ہویدا سوا
 نور کا جامہ پاکیرہ تہا میلانہ سوا
 زلف شیرنگ کا تری سے سود سوا
 کوی ایسا تہا زانی من حور سوا
 مہفت جاتی رہی فرماو کی جان شیرین
 کوی ارمان ہی تاشا دو کلا پورا سوا
 تیری کشتو گلی مالیش سوی کل سو ہو کر
 خون ایس خاک سے کرکس کا ہویدا سوا

محفل میں یار کی جو تڑپا ہو جاگی ہیں
 واپس مری چڑک کے نمک مریچ یار نے
 دکھلا تاہی جو یار تلون مزا جیان
 جھیشیں پڑی ہیں تپہ جو خون شہید کے
 کس سول کا وخت لگا یا ہی یار نے
 اکدن حمد او سکود کہا یا تیار نی
 ہر دے حسرتوں کی ہم دل لوٹ جاگا
 چوڑو حیا و شرم کو آیتو میری پاس
 حمام میں نہاتا ہی جس دن وہ رکت
 پردانہ لوٹتی ہیں مزا اضطراب کا
 بیوہا ہی کس مریے کلیمہ کیا بکا
 رہتا ہیں زمانہ کو عشق اقلاب کا
 کس طرحے زند اور اہی شباب کا
 مانگا ہی سنجینی کو قریہ کلاب کا
 اوسے رخ او سر ہوا اقباب کا
 موجو بین پڑکی کون بہر و شباب کا
 اوٹو او در میانے پردہ حجاب کا
 بہتا ہی موج مار کی دریا کلاب کا

تم کہہ پور تو کو سوئی تھی اوس کی بات
 یہ سچ مہر ای شرف کہ فسانہ ہی

نہیں ہی زند گلوں کا بہار سے پیدا
 صلاب کل سے کشیدہ سول خجل سو کر
 کہاں قیام شباب اول خط جوانی میں
 نہا ہی رہی گھاس عروس کل
 ہوا ہی پر توہ روی نگار سے پیدا
 وہ بوسوی عرق روی یار سے پیدا
 روزال شمس نصف النہار سے پیدا
 جو ہی کلاب کے خوشبو بنار سے پیدا

کیجئے

بسائیں کونسا صحرا کدھر کو اور چٹان
 کہان رہیں چستہ زمین انیشیاں نہ رہا
 کہیں کا پر سن رکھا ہی سیکل کا عالم
 بزرگ موت ہی قلوب میں دل جہان رہا
 حد کو تاک کے ترکش کے کئی خانے
 خدا کا ڈر ہی اوہن کچھ پر گمان نہ رہا
 مسجہ بو بخینی اور دم حقیقت ساری
 ہمارا حال ہے صحت قابل بیان نہ رہا
 چکھائیں کیا تھی ہم چاشنی محبت کے
 جو چاہی وہ فراہمیں ای زبان نہ رہا

قصص مابہ وہ اسٹیشن کا تفریق

جہن کو سول کے نامہ انشیاں نہ رہا

کیوں جنوں اسکو ہوا تہا کھے دیوانہ
 دل ہمارا کونے محفل کے پردہ انو نہیں رہا
 دوت گانہ سلیمان تاج و دیو زونہ
 کیا کہوں میرا کوز کن کن پر بخوانو نہیں رہا
 بر ملا محشر میں گھوڑا نکا جو مگر تیار رہا
 میں نہیں کچھ جانتا سو میں دیوانہ نہیں رہا
 روز محشر میں کم تیار میرے مچا رہا
 وہ رزق دیر جب ہم سوچنا نرم رہا
 عشقاؤ نہیں مرنے کا تہا ملجا رہا
 دشت و خربت ہمارا خاک ہے چٹان
 جذب العفت کا رہو نکا عمر بر حسان
 نام ہی بار و بگولو گمانہ دیر انو نہیں رہا
 بالکل ادھر سو کر لیا اپنا جو سیکار رہا

دور بنوا دھری خاکست تریت لکی پاس باروت کی کیا کام سی چکار کیا
ہی تو ای بارقہ قاتل عالم سیرا دلربا کی کیلی نام ہی دلدار کی کا

ای سرف سوری میں خدا کا دم ہر
چو بک غفلت سے یہی کام سی چکار کیا

تیر نظر سی چپ کی دل افکار ہی نا سو رپ کی صورت سو فار ہی را
دینا سی ہی نرالی عدالت حسبنو کی فریاد جسے کی وہ نگار ہی را
سوہ اینو کی ستر کو بندم نہ کم ہوئی ہر وقت گہرین یار کی بازار ہی را
نرکس حواس مسیح کی نظر لگے اچھی نہ پیر ہوئی اوسے ازار ہی را
کلزار میں ہمیشہ کئی سہنی جیسے صیاد و باغبان کو سد احار ہی را
آئی نہ دیکھنی میں ہی تصویر یار کے ایتہ دریا میں دیوار ہی را
سروسے طور کی سہنی نہ کچھ فائدہ ہوا اکٹونکو انتظار کا آرتر ہی را
مجنون فی میر داغ جگر سر پہ رکھ لیا یہ کل وہ ہی جو طرہ و شمار ہی را
کچھ ہی نہ محض و نکاد را اندر جان چلے اک الس مجھے اوزے جو تہا پار ہی را
یولی وہ میری قبر حرو کی سے دیکھ کر یہ شخص مر کی نہیں دیوار ہی را
ممکن نہ پیر ہوئی قفس گور سی کا جو اس میں سپس گیا وہ گرفتار ہی را

بہ تم بناو کہ او کا جواب کیا ہو گا

جب پہ نظر کی سوی گئیو نظر آیا کیا قبلہ نما ہی کہ جو پہ نظر آیا
ایا جو تصور تو تر ازو نظر آیا فی الفور محیی پیش نظر تو نظر آیا
سمجھا میں اشارہ کاری انکے سے انداز جب جو گری بہر تا ہوا اہو نظر آیا
اوس قابلِ عالم کو بہت حشر میں دیکھا تھی بہتر نہ محکومہ ملا کو نظر آیا
صورت عجب اس ایزہ دل نے دکھا مشتاق تھی حکیم وہ پیر و نظر آیا
کیا دید کی کرتی ہی سوس رنگ شہلا اکون نہ تری انکے میں انو نظر آیا
دیکھا جو تمہاری نگہ باز کا لیکا دل کو جو اولٹا ہی وہ جاو نظر آیا
سروقت وہ موجود رہا باغِ جہان لیکن نہ کہ کو صفت لو نظر آیا
حبوتِ عم ای یار تادم لگی بہر نی قمری ہی دکھای دی نہ پاو نظر آیا
۲ دینا کا لو اب تو سفید ایسا ہوا ہی لالہ بی بزرگ کل شبو نظر آیا
۳ قاتل کو مری قتل سے روکا نہ کہ نے ہاں باؤنیہ کرتی ہوئی کیسو نظر آیا
انکین جو عطا کین تو رہی حسرت دیدار پینای نبای تو محیی تو نظر آیا
تا حشر از روح کو سنائی کا عالم تربت میں عجیبے کہ سو نظر آیا
ای یار تری جسم کی اندری صفا اس صحت سی اوس صحت کا پہلو نظر آیا

روح نشی مری قالیک اور الی انسی

اج پیک اجل ایسا جی غافل سمجھا

بانی انکی اجازت خود دولت پر

بادرناست اور سے مدار کا سائل سمجھا

بار دلا محبی در بدر کا جفت ادا

حق جو اثبات کو سچا تو وہ مل سمجھا

کوی دنیا میں نہیں خوف زندہ مجھ سے

جیسے دلجوی ہی کی اور سکون مل سمجھا

جو دوسوں پر اتکو چھتا جو پر غرور ادوس

حوادث اس نہ کہ نہ توای نہ کامل سمجھا

دھو دھتی دھو دھتی در باری کرم کو ترکا

لب کو تر نظر ادا تو سن ساحل سمجھا

خاک سرمہ کو کیا خوبت کو پیا

نارین توئی جو اپنا اپن مل سمجھا

ای مٹو حسن سر سے مڑا تھا چکو

دل دیا او کو جیسے کی قابل سمجھا

نواب گل الجبین عذاب کیا ہو گا

ہم لد سکے بندہ من ہمیر عتاب کیا ہو گا

شمار کون کر کیا تمہاری تشو نہ کا

یہ پیجا ب من انکا حساب کیا ہو گا

شہید نازا خلوت نہ ہو کا بوسیدہ

بلد بہشت کا حلا حواب کیا ہو گا

کبیرین عیار جیہ اوارہ کا نہ بیٹی کا

لبٹ کی رو جو رکھی سچا کیا ہو گا

مری حضور کا محبوب کی مایہی نفوت

اب اس کی بڑی کی کی کا خطا کیا ہو گا

نہلا نہ جی پر وہ اولت سکھوت

وہ تنوع ختم منی اوزے حجاب کیا ہو گا

شرف لطف حسنیو کلی ہا پرین ویکہا

زمانہ شور قیامت سی جا جان اوہا
 مری نہ آنکہ کسلی اور اک جان اوہا
 چسپی نہ حامی شہادت تھاری کشتوں
 جان پرانہ دکانے بہ کار و اوہا
 نہ انی باپی خوشے عمر ہر مری دل سن
 بیانے داغوں کا پیرہ نہ جان اوہا
 محبی تو جہانک لیا مری سانی تونی
 حجاب اوٹکی سہی پردہ نہ جا جان اوہا
 شب حداب نہیں بسین سو گئی محکو
 فسانہ گوچرا لکھی داستان اوہا
 مزا غبار سہی اور کی سوا شریک اسمن
 کیا سی تونی جو چور زبک شہباز و نکو
 حقایق سن اکی نہ بلبل نے ابرو بکری
 صنیف سو کی زمانہ کی شوگرین کہا تا
 دل عزیز کو بریاد کر کی دم نکلا
 کہا جو بارے میں نے کہ خیمہ پر تر ماسن
 قیامت ای سوا اتار حشر بلند
 چین سن ایا جو لیکر مزا قفس صا و
 چہرے کا نئی ظالم مری زبان اوہا
 کتا ہکار و نکلی لشکر کا وہ نشان اوہا
 طواف کل کسلی لکھی باغبان اوہا

جس میں تمنی نہ کیجنا سا کس کو کاٹھن
 کیا ہی قتل بھی بلکہ قاتل نے
 وصال صواب دیا تو نرم حسرت
 ہم کسے جلوہ تہی روتی مری
 کتنا کراہتی تو کوچ کر جاتے
 کلیم الے کیا بکلام ہو سکتی
 تری تلبش تہ بکوا دہی آنکلی
 چلی وہ حشر کی دن چاہ اس قہر
 ہم اونکو چاہی دیتی تو سے لیتی
 تمہاری دید میں لوت تہی نوشدارو

لباس با عین کس کل کا بور دور نہ تھا
 خدا گواہ سی میرا کوئی قصور نہ تھا
 سہارا دے جگر نہ چراغ طور نہ تھا
 وہ کیا تھا پیر عری نور کا طور نہ تھا
 مقام منزل سے میں کہہ عور نہ تھا
 بدلا سو اچھو میں حاضر حضور نہ تھا
 ارم کا شوق نہ تھا اشتیاق حور نہ تھا
 کہ دم بخود تہی سراپیل شوش صورا
 بید ہوتے نہ تھے وہ اونے دور نہ تھا
 جو تھا وہ حوم رہا کس سرور نہ تھا

کہیں گے ابلی ملاک میں وہ تجھے
 حجاب شرم جسے آونہ غور نہ تھا

ان روز کار میں دیکھا
 ناز بدل بقوار میں دیکھا
 کلو نکو چاک کریاں بار میں دیکھا
 جو عمر بیدارے انوش بار میں دیکھا

اے اہل سوس کا دل جو اعلیٰ کی آسمیں
 اور اجین تک مجمع صبا شہرت ستانی کی
 پیار و عنین صدا فراد کی تربت دلی
 ہماری خون کی حبس ترپنی میں چرچا
 شہیدان ادارے اس کے حوریں الی گئی
 طہارت کیلئے تم آریہ قوم نے قہر دھونا
 بیانات تک کا دریا حور لہے بڑھکے دھونا
 بیان تو ماتہ اپنا چسے ای کو ملک دھونا
 کیسے انوسے سیریں ای تیور دھونا
 جوتہم آب کو نرسے اپنا سیریں دھونا

کہی تو ای سرور درمائی حوریت خیرنگا

لحدے تم ہی اوں گھر گرد الوہ کن دھونا

ضرور تکب کا تحمل نہ ہو سکا
 محبوبے چاک پرودہ حمل نہ ہو سکا
 افسوس کہ تجھے میں بہل نہ ہو سکا
 کیا کیا کیا جن کو شفقہ سبار نے
 ٹکڑی ادڑائی کل کی ہوا ہی سبار نے
 چراغ و رسا دی کی محبتی نیم جان کیا
 پیمان جگر میں رہی جنکی وہ سج گئی
 قابو میں اپنی محبتے مراد نہ ہو سکا
 تہا دل دردیہ کام تہا مشکل نہ ہو سکا
 اتنا سا میرا کام ہی قابل نہ ہو سکا
 اک کل میں تیری زنت میں شامل نہ ہو سکا
 لیکن مری جگر کی مقابل نہ ہو سکا
 دو ٹکڑی تجھے بار مراد نہ ہو سکا
 جانبر خدنگ ناز کا گھال نہ ہو سکا

شرف کا رنق دل اونیر بر جو دل آیا

اور انہی خاک و لہجہ میں سنبل بنا

نہا رطریں ہی جان بر لیں
یہ دل لگی سنن پر لیس کر لیں
قریب سون بہ ایتہ چوڑ و
گلی میری اپٹ جاوہر نکہ لیں
نیا مندے کیا بی نیازی کرتی ہو
جو غیر ای تو اوس سی غور کرتی
شہید خاص یہ نوکثرہ کا ہی ایل
جہاں کا ایتہ رگ جان پہنتر لیں
دعا کو ایتہ میں اس شرط پر اوٹا تا
کون جو عرض تو اوٹو کر لیں
بیان کون جو میں درو جگر سر محفل
سب اپنی اپنی کلچہ بہ ایتہ دہر لیں
ازل حسن پرستی کا ذوق ہی سکو
کوئی حسین ہو میں چارو دہر لیں
وہ ہکے تہی میں لب طلحہ جو کرتا ہو
لی اے رات کو دل بہر کی بار لیں
تلا ملی ہی اونہی کج سے اچھا
جو فصد لیں تو خون دل و جگر لیں
محل یار تک ایل خدا جو بوجھ ساد
جگہ قیام کو گر رٹ کی قرب لیں
کریں کی اونکو ہی مرقا دم وصیت
ہمارا سوک نہ رکنا بنا و کر لیں
خدا جو سلطنت حسن ہی جوانی میں
تو یار ہے غریبوں کی ہی خبر لیں

سندن چاری گھر میں بی نقاب ہوگا
بیٹا شرمین مہمان کب افسانہ ہوگا
لیا ہوگا جو خزانہ کامل بر عتاق ہوگا
زہر جو آب ہوگا وہ ہی کلاب ہوگا
باقی سی وصل کے شرب ذغذغہ سی
ترکی ہماری دلو کو کیا اضطراب ہوگا
دیکھیں گے جاکی حبس جلوہ عروس کل کا
اپنی بھی سر پہ اور سد چتر سیاب ہوگا
کیا نہ ہی کر سکی جو اس کی سرکے شبنم
ہو لایے سر کی غنیمت خراب ہوگا
آخری وصل کے شرب سے سری ماتہ اوٹ
کتکت میں شرم ہو کی کتکت چار ہوگا
دل کیے تنکری پر سو جانے شبنم سی
کیا شکل اس کی ہو کی کیا شباب ہوگا
میرا نہ ذکر لانا اس کل سی اسی صبا
تازک فریج ہی وہ تجھ پر عتاب ہوگا
بلبل کی ہلکی سی رنجہ بسورتی ہیں
صیا و اسی اوڑادی تھکو ثواب ہوگا
بورلف کی ہو اسی حبس حق میں
نافہ سی بد نہ سرکے لیں مشکنا ہوگا
خلقت خدا کی ایدل معلوم ہی ہوگی
اگر فراس جانیں وہ انقلاب ہوگا
ہو نہا ہی کس مزیسی نہ کھڑک کر
کیا میری دل سے بڑکی بران کہا ہوگا
عقبی ہی پاک کر دی دیوانہ بنے میری
ہو گا حساب ہو گا حساب ہوگا

حسینی کہا شرف کو تمہنی ڈیوانہ نہیں

پیر کے جان نہ دیتا تو آہ کیا کرتا
 قفس سے اور بکھلی کی راہ کیا کرتا
 خدا کو دردِ جگر کا کو آہ کیا کرتا
 شکر و نسی میں بھی نگاہ کیا کرتا
 کیا تہا پہلی سبیل امتحانِ قاتلِ لی
 طلب میں تیغِ دو دم سی نہاہ کیا کرتا
 دمانِ زخمِ فی ثابِتِ مہرِ شہادت کی
 زبان سی دیکھی گواہی کو آہ کیا کرتا
 سہارِ باغ کو وہ سبزہ زنگ کتہا ہی
 حین میں جاکی میں سیرِ نہاہ کیا کرتا
 تر اسی کام ہی ای یارِ گہرِ نہا لہنا
 پر ای دلین کوی اور راہ کیا کرتا
 امید وار کیا ہی خدا کی رحمت سے
 اب اس سے بڑھ کی رسی کناہ کیا کرتا
 چراغِ کل نہ سمجھا تو کیا سمجھتا میں
 خدا کی کبر سی اوسے چکی داؤتی
 حیرتِ بیز کی طبع یہ افش کی میں
 خدا ہی دیکھ رہا تھا ستیا شبِ بحر
 کلی کو کہنوٹ کی قاتلِ فی دجِ کُردا
 تریِ ذوقِ میں تپا بہتی ملتا یوسف کا
 خدا ہی جانی اویل کر یہ چاہ کیا کرتا

ہمیشہ قفسِ دستارِ بادِ پیر رکھی
 عیش کی سامنی وہ کھیلدہ کیا کرتا

ردوس مجھ پر تری کوچہ میں مہین
 حلقہ ہی چل سوہین دینا کفن
 پانی ہی چڑھ کو انکی جھٹ ہنس یارو
 رویا ہی مری قبر پر اک کو کرن
 ایشی قدرت کی مرقع میں اوتارا
 زینا ہو ایوسف کو شیا بہر
 کلاردو عالم میں نظیر او سکا نہیں ہی
 معشوق ملا ہی سہیں کل ہر
 حور فکلی مرقع میں دکھا دی جھی کو
 زلف ایسی رخ ایسا کمر ایسی
 کلدستہ مری قبر پر رکھ رکھی وہ بولی
 فروس میں ہی کوی نہیں جمن
 مشہور ہو تہا کفن فروس جہاں
 ای سو طی توئی خیر ایا وطن
 جانم ہی ہی سہی ہوئی حشر میں ای قبر
 دہبانہ لگی رکھو ہمارا کفن
 کلرنگ جو ہی خاک شہید فکلی تمہاری
 ہوتا نہیں خوشنک عساکر جمن
 نرملین محبت کی کہیں کا نہیں رہتا
 اس راہ میں لٹا ہی غریب الوطن
 تربت میں نہی ہر دم جھی اجا ہی چکی
 کرتی ہی مجھی یاد ترانہ جمن
 نوخیزی مرتا ہی تحش کا ریا صنی
 کامل سنن ہوتا ہی ٹیکل ہی فن
 اتی ہی تری کنج شہدائسی یہ آواز
 کہت ایسی شیشکی نہ بڑا ہو کارل

بوجہ بنانی سی زبا او سننی کڑی
 کیا تمنی شہر منہ ہی نکالا سنن الیا

